کتاب کا نام :	سرکار ﷺ کی آمد مرحبا
مصنف :	حضرت علامہ حافظ شیخ الحدیث فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ
ناشر :	عطاری پبلشرز کراچی۔
اشاعت :	ربیع الاول ۱۴۲۱ھ
ہدیہ :	60........................
تعداد :	2200

عطاری پبلشرز کراچی

مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی

مکتبہ قاسمیہ سبزی منڈی کراچی

ضیاء الدین پبلشرز کھارادر کراچی

حنفیہ پاک نزد بسم اللہ مسجد کھارادر کراچی

میثم قادری

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	5
2	عرض مصنف	6
3	محفل میلاد کی شرعی حیثیت	7
4	عالم اسلام میں دھوم	8
5	سوال و جواب	14
6	دلیل قرآن	16
7	استدلال از احادیث	18
8	صحابہ کرام کا معمول	21
9	میلاد النبی ﷺ خیر القرون	23
10	اسلامی فنون	24
11	تابعین کا معمول	25
12	اجماع امت	27
13	غلطی کا انکشاف	28
14	شہرت میلاد کا موجب	31
15	اعترافات	36
16	گھر کی گواہی	40
17	شہادت مخالفین	43
18	شاہان مصر	50
19	امام الحرمین	54

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
20	امام ربانی	60
21	میلاد مصطفےٰ ﷺ	64
22	وہابی مذہب کا آغاز	67
23	تحریک وہابیت کے بعد	69
24	دیار ہند میں وہابیت	72
25	دیوبندی مذہب	74
26	حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ	81
27	سید مہر علی شاہ صاحب	82
28	فضلائے دیوبند	86
29	میلاد کے چودہ سو سال	87
30	اجماع اور میلاد	89
31	قاعدہ اصول فقہ	95
32	دعوت غور و فکر	96
33	دعائے حبیب کبریا ﷺ	100
34	اختلاف کا کیا اعتبار	102
35	امام سیوطی کا استدلال	107
36	دشمن کا دل جلانا سنت ہے	111
37	تحریک وہابیت کا راز	113
38	نقوش اسلاف	116
39	شاہ اربل کا تحفہ میلاد	119
40	مروجہ میلاد شریف	120

پیش لفظ

نقیب اہلسنّت شیریں بیاں حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری دامت برکاتہم العالیہ

اللہ جل جلالہ عم نوالہ نے فرمایا "لقد جاء کم رسول" تو ہر ایمان والے نے کہا

سرکار ﷺ کی آمد مرحبا

اپنے زمانے اور دور کے مطابق حضور اکرم ﷺ کی آمد پر جشن منایا جاتا رہا۔ ہیئت ظاہری ترقی پذیر رہی صحابہ کرام کی تابعین کی اور اولیاء اللہ رحمھم اللہ وعلماء حق کی مخلص کوششیں بار آور ہوتی رہیں امت مصطفیٰ ﷺ اس بہار جانفزا سے زندگی پاتے رہے شیطان اور اس کی باطل قوتیں اپنی سی کوششیں کرتی رہیں اور ناکام ہوتی رہیں۔

ہمارے دور میں مخدومی ومکرمی رئیس التحریر۔ استاد العلماء۔ فخر اہلسنّت حضرت علامہ و مولانا الحاج مفتی محمد فیض احمد صاحب اویسی مدظلہ العالی نے اس موضوع پر کتاب تحریر فرماکر قرآن شریف احادیث مبارکہ اکابر صحابہ سے لیکر تابعین تبع تابعین کے عمل تواتر سے لیکر ...... آئمہ دین حق کے اقوال واحوال واعمال حدیہ ہے کہ موجودہ مخالفین کے اکابر سے جشن عید میلاد النبی ﷺ کا منانا ثابت کیا ہے۔ فقہہ کے اصل مصادر سے جو امر ثابت ہوجائے اس کا منکر کون ہو؟ بدبخت کے سوا۔

ایک طرف یہ کتاب دعوتِ حق حکمت کے ساتھ "وجادلھم بالتی ھی احسن" کی تصویر ہے دوسری جانب ہمارے لئے سرمایہ تقریر وخوش انجامی تقدیر ہے۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب قاری خود مطالعہ کریں اور اللہ عزوجل رسول ﷺ کی مہربانی اولیاء اللہ علمائے حق کی فیض رسانی کی زندہ تصویر صاحب کتاب رئیس التحریر مناظر اسلام استاد العلماء۔ یکتائے زمانہ فخر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد صاحب اویسی دامت برکاتہم العالیہ کیلئے دعائے صحت وعافیت عمر کی روانی میں مشغول ہوں۔

یک از خوشہ چیں

حمزہ علی قادری

عرضِ مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد۔ کتاب "سرکار کی آمد مرحبا" اس مسئلے کے اثبات میں ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ بنانا جائز ہے اور یہ کہ قرآن و حدیث۔ معمولات صحابہ و تابعین و سلف صالحین سے بھی ثابت ہے۔

بد قسمتی کے ساتھ آج کے دور میں خود مسلمان کہلوانے والے کچھ حضرات مسلمانوں میں انتشار کی فضاء پیدا کرنے کیلئے۔ شعائر اسلام پر وقتاً فوقتاً حملے کرتے رہتے ہیں اور بد قسمتی کے ساتھ ان ناپاک حملوں کو حقیقی اسلام کا نام دینے والے دراصل توحید کی آڑ میں تنقیص رسالت ﷺ اور سیرت کے پردے میں میلاد النبی ﷺ پر ہرزا سرائی ان کا اور ان کے بڑوں کا وطیرہ ہے۔

فقیر نے کوشش کی ہے کہ مخالفین کا رد بلیغ ہو۔ عطاری پبلشرز کے روحِ رواں محمد احمد قادری عطاری اور ان کے رفقاء لائق صد تحسین ہیں۔ کہ اس پر فتن دور میں انہوں نے قلیل عرصے میں کثیر تعداد میں علماء اہلسنّت کی مطبوعات شائع کیں اور عوامِ اہلسنّت تک پہنچائیں۔ اللہ پاک انہیں میلاد کے صدقے جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقیر ابو صالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ

۸ ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ

بمطابق 12-6-2000

محفل میلاد کی شرعی حیثیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ خالق الارض والسموات العلی والصلوٰة والسلام علی سیدنا و مولانا وسیلتنا فی الدرین محمد نا المصطفی۔ وعلی آلہ الطیبین الطاھرین سفینتہ النجاہ واصحابہ العزر الکرام بنجوم الھدے

امابعد! احکام شرعیہ کا استدلال قرآن و حدیث و اجماع امت اور قیاس سے ثابت ہوتے ہیں میلاد شریف بہیت کذائیہ کا استحباب ان چاروں سے بطریق اتم ثابت ہے جس طرح مخالفین دیگر مستحبات کا اثبات ان چاروں سے ثابت کرتے ہیں میلاد شریف اس سے بڑھ کر ہے اس لئے کہ یہ مستحب حضور سرور عالم ﷺ کی ذات اقدس سے منسوب ہے اور قاعدہ ہے کہ جو شے حضور نبی پاک ﷺ کی ذات اقدس سے منسوب ہو وہ اپنی دیگر جملہ ہم جنسوں سے افضل و اعلیٰ ہوتی ہے لیکن یہ وہ سمجھتا ہے جو نبی پاک ﷺ سے محبت و عشق رکھتا ہے جسے سرے سے عشق شرک و فسق ملحوظ ہو وہ خواہ مخواہ روڑے اٹکائے گا۔

منافقین سے لے کر تاحال گہرے مطالعہ کو سامنے لائے تو بات واضح ہو جائے گی فقیر اس مقالہ میں ہر چاروں (قرآن و سنت اور اجماع امت) کو سامنے رکھ کر میلاد شریف کی شرعی حیثیت کے دلائل عرض کرتا ہے خدا کرے فقیر کی یہ مختصر خدمت زاد راہ آخرت اور قارئین کیلئے مشعل راہ ہدایت ہو آمین وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی حبیبہ الکریم واعلی آلہ واصحابہ اجمعین

میلاد کے لغوی معنی

میلاد دراصل مولاد تھا واؤ ماقبل مکسور کی وجہ سے یاء سے تبدیل ہوئی ہچوں میعاد مصدر ہے۔ بمعنی بچہ جننا حضور سرور عالم ﷺ ولادت مبارکہ کی نسبت سے اصطلاح میں یہی لفظ مستعمل ہونے لگا۔

اصطلاحی معنی

حضور نبی پاک ﷺ کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں آپ کے معجزات و کمالات اور مجالس صوری و معنوی (مجمع میں بصورت جلسہ) بیان کرنا

عالم اسلام میں دھوم

حضور علیہ السلام کے عشق و محبت میں عرب و عجم میں اس قسم کی بڑی دھوم دھام کی مجلسیں قائم کی جاتی ہیں جس سے لوگوں کو محبت و عشق نبوی علی صاحبہا التحیہ والثناء میں فقط اضافہ نہیں ہوتا بلکہ ایمان کو تازگی حاصل ہوتی ہے ہر خاص و عام ایسی محفلوں سے بڑے خوش ہوتے ہیں حسب استطاعت مال لٹاتے ہیں خیراتیں کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ امت کو اپنے نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری پر بے حد خوشی و فرحت ہے کیوں نہ ہو کہ جس کی آمد پر کائنات کو انتظار تھا (جیسے فقیر نے چند واقعات (میلاد نامہ میں) درج کیے ہیں غرض یہ کہ کائنات کے چپہ پر سے صدائیں آتی ہیں

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

اس سے بحمد اللہ ہر اہل ایمان مسرور و مفروح رہتا ہے مگر بعض اب بھی ایسے بدقسمت ہیں جو اس ذکر پاک سے جلتے ہیں بلکہ کرنیوالے کو بدعتی و مشرک کہتے ہیں اور ایسے ذکر مبارک کو کنھیا کے بولتے ہیں (براہین قاطعہ) وہ ان کا ایمان ہے ہمارا

عقیدہ ہے۔

ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

اس مقالہ میں ذکر میلاد فیض بنیاد کو نہ صرف دلائل سے ثابت کرنا مقصود ہے بلکہ نفس میلاد کا بیان ہوگا تاکہ اہل محبت کو اپنے مالک و مولی حضرت مصطفیٰ ﷺ کی ولادت مقدسہ کا علم ہو اور وقتاً فوقتاً خود بخود اس مقالہ کے مطالعہ سے ذوق حاصل کریں۔

قرآن

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا **واذکرونعمتہ اللہ علیکم** "یاد کرو اللہ تعالی کی نعمت کو جو تم پر نازل ہوئی"

فائدہ! اس آیت کریمہ میں منعم حقیقی اپنی نعمتوں کو یاد کرنے کا حکم فرمارہا ہے اور محبوب خدا سید ہر دو سرا علیہ التحیہ والثناء کا تشریف لانا خدا تعالیٰ کی جمیع نعمتوں سے بڑھ چڑھ کر ہے بلکہ تمام نعمتیں انہی کے طفیل ہیں چنانچہ مولی عزوجل نے تمام کائنات کو پیدا فرمایا اور کائنات کا ذرہ ذرہ انسان کے حوالہ کیا مگر کبھی کسی نعمت پر احسان نہیں جتلایا۔ مگر جب انسان کے ہاں اپنا پیارا محبوب کریم بھیجا تو فوراً اپنی نعمت جتلا دی دیکھو فرماتا ہے **لقدمن اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم** "بیشک تحقیق اللہ تعالی نے مومنین پر بہت بڑا احسان فرمایا کہ ان میں رسول انہی میں کا بھیجا"۔ آپ قرآن مجید بلکہ جمیع کتب سماویہ کے ورق الٹا کر دیکھیں آپ کو کہیں نہیں ملے گا کہ ہمارے رب نے کسی پر کسی نعمت کا احسان جتلایا

ہے بلکہ ہمیں احسان جتلانے سے روکا ہے فرمایا **یا ایھا الذین امنو لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی** "اے ایمان والو احسان جتلا کر اور ایذاء دے کر اپنے صدقات و خیرات ضائع نہ کرو مگر سرکار مدینہ ﷺ کو جب انسانوں کے ہاں بھیجا تو بہت بڑا احسان جتلایا یہ اس لئے کہ انسان طبعاً ہی ناشاکر اور ناحق شناس ہے اسے جتنی نعمتیں ملیں کوئی قدر نہیں کرتا چنانچہ اس کی شان میں قرآن نے فرمایا **ان الانسان خلق ھلوعا اذا مسه الشر جزوعا واذا مسه الخیر منوعا** (الآیته) "بیشک انسان بہت کم ہمت پیدا ہوا ہے کہ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو جزع فزع کرتا ہے اور جب بھلائی حاصل ہوتی ہے تو بخل کرتا ہے" تو جب مولی عزوجل نے اپنے محبوب بے مثل ﷺ جیسی نعمت انہیں عنایت فرمائی تو ان کی سابقہ حالت ناشاکری کو دیکھ کر انہیں متنبہ فرمایا اور تاکید شدید آیت میں درج فرمائی چنانچہ لام تاکید جو کہ جواب قسم واقع ہوئی اور قد تحقیقہ جو علم معانی کے رو سے بہت بڑے تاکیدی حکم کا قرینہ ہے بہر حال مولی تعالی نے ہمیں حکم دیا کہ اس کی نعمت کو ہم یاد کریں۔

فائدہ! مفسرین کرام نے فرمایا کہ آیت میں نعمت سے مراد حضور سرور عالم ﷺ کی ذات اقدس ہے

بر ہر نعمتے شکرے واجب

حضور علیہ السلام نہ صرف نعمت بلکہ ہر نعمت کی جان ہیں اسی لئے اس نعمت کا شکر واجب ہے علماء کرام نے فرمایا۔

(۱) مولانا جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ تعالی فرماتے ہیں **یستحب لنا اظھار الشکر بمولده علیه السلام بالاجتماع والاطعام وغیر ذلک من وجه القربات والمسرات** (حسن المقصد فی عمل

المولد) یعنی مستحب ہے ہم کو کرنا شکر میلاد نبی کریم ﷺ کا ساتھ جمع ہونے اہل اسلام اور کھانا کھلانے کے اور اس کے سوا امور مستحسنہ اور خوشحالیوں کے۔

(۲) شمس الدین ابوالخیرابن الجزری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں **فماحال المسلم الموحدْ من امته علیه السلام بمولده یبذل ما اتصل الیه قدرته فی محبته صص لعمری انمایکون جزاه من اللّٰه ان یدخله بفضله العمیم جنات النعیم (عرف التعریف) انوار ساطعه)**

موحد کا جو امتی ہے آپ کا خوش ہوتا آپ کے مولد سے اور جہاں تک پہنچتا ہے اس کا دسترس خرچ کرتا ہے آنحضرت ﷺ کی محبت میں قسم ہے مجھ کو کہ اس کی جزاء خدائے کریم کی طرف اور کچھ نہیں سوائے اس کے کہ اپنے فضل عام سے اس کو بہشت کی نعمتوں میں داخل فرمائے۔

(۳) علامہ سخاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **ثم لا زال اہل الاسلام فی سائر الاقطار والدن الکبار یعملون الموالد لمواہب الدنیه زکر رضاعه صص** "یعنی اہل اسلام تمام شہروں اور ملکوں میں میلاد کرتے آئے" **فائدہ!** لازال سے استمرار اور اہل اسلام اجماع کا فائدہ دے رہا ہے یعنی ہمیشہ اس عمل کو اہل اسلام کرتے آئے یہ اجماع ہوا جو اجماع سے خارج ہوا تو. بمصداق اس (شذ شذ فی النار) گیا جہاں جاتا ہے چنانچہ زمانہ قدیم سے لے کر اب تک حرمین طیبین اور دیگر ممالک اسلامیہ میں اسی استحباب واستحسان محفل مولد شریف پر عمل ہے

(۴) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ محدث دہلوی فرماتے ہیں یہ عبارت علی محمد رئیس مراد آباد کے جواب میں تحریر فرمائی تھی باقی ماندہ مجلس مولود شریف پس ہائش ایست کہ بتاریخ دو از دہم شہر ربیع الاول ہمین کہ مردم موافق معمول سابق فراہم شدند و در خواندن درود شریف مشغول شند و فقیر می آید اولا بعضے از احادیث و فضائل آنحضرت ﷺ مذکور میشود بعد ازاں ذکر ولادت باسعادت و

مندے از حال رضاع و حلیہ شریف و بعضے از آثار کہ دریں ثنائی بظہور آمد بمعرض بیان می آید پس حضرت از طعام و شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آں بحاضرین مجلس میشود" "باقی رہا مجلس میلاد کے متعلق اس کا حال اس طرح کہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو لوگ سابق دستور کے مطابق جمع ہو کر درود شریف کے پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور فقیر آکر پہلے تو احادیث اور فضائل آنحضرت ﷺ کے بیان کرتا ہے پھر آپ کی ولادت باسعادت کا ذکر کرتے ہوئے رضاع اور حلیہ شریف سناتا ہوں اور وہ عجیب باتیں جو اس زمانہ میں ظاہر ہوتی ہیں وہ سنائی جاتی ہیں پھر جو حاضر ہوتا ہے اس پر فاتحہ دلا کر حاضرین مجلس پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

فوائد

(۱) آپ کے الفاظ موافق معمول سابق کے الفاظ قابل غور ہیں کہ جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے خاندان میں بہت پرانے زمانہ کی رسم ہے اسے فقیر باب الاجماع میں عرض کرے گا۔

(۲) طعام کا میلاد شریف میں لا کر اسی پر فاتحہ دلانا زمانہ حال کے منکرین کے لئے سخت ہیں مگر پیر و مرشد استاد و ماں باپ کے یہ لوگ ہمیشہ سے مخالف ہوتے ہیں چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی کو کہا گیا کہ شاہ امداد اللہ صاحب رحمتہ اللہ تعالی آپ کے پیر و مرشد ہیں وہ تو میلاد کرتے ہیں چنانچہ فیصلہ مسئلہ ہفت میں ذکر فرمایا ہے تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ جو کام پیر کرے ہمیں کوئی ضروری ہے کہ ہم بھی کریں۔

(۳) اللہ تعالی نے دوسرے مقام پر فرمایا قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون "فرمایئے کہ اے محبوب ﷺ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت پر چاہئے کہ خوشی کریں یہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے"۔ فائدہ اللہ تعالی نے اپنے فضل اور رحمت کے درود پر ہمیں خوشی کرنے کا حکم فرمایا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ولو لا فضل اللّٰہ علیکم ورحمتہ لکنتم من الخاسرین** "اگر نہ ہوتا تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تو تم گھاٹے والے ہو جاتے" **فائدہ** یہاں فضل اللہ اور رحمتہ سے مراد بعض مفسرین نے حضور پر نور ﷺ کی ذات برکات مرادلی ہے (خزائن العرفان) اب معنی یہ ہوا یہ انھیں فرمائے کہ میرے محبوب کریم ﷺ کی تشریف آوری سے خوشی کریں فلیفرحوا فرحتہ سے مشتق ہے جس کا معنی ہوتا ہے کسی پیاری اور محبوب کے پانے سے دل کو لذت حاصل ہونا یہاں پر قرآن سے فرحت کرنے کی اجازت بخشی ہے ورنہ دوسری جگہ منع فرمایا ہے۔

لا تفرح ان اللّٰہ لا یحب الفرحین نہ اترائیو اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا" دنیوی خوشی کی ممانعت ہے لیکن جس سے محبوب پاک ﷺ کے نام مقدس کا بول بالا کرنا ہو تو وہاں فقط عام اجازت نہیں ہوتی بلکہ اظہار خوشی پر انعام و اکرام عطا فرماتا ہے چنانچہ اس پر ابو لہب کا قصہ شاہد عدل کافی ہے جلد اول مواہب الدنیہ ذکر رضاع میں عبدالرزاق وغیرہما نے قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ثوبیہ ابو لہب کی لونڈی تھی اس نے ابو لہب کو حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشخبری سنائی تو اس نے خوشی میں آکر اسے آزاد کر دیا جب ابو لہب مر گیا تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدر کے واقعہ کے بعد ایک سال اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے ابو لہب تجھ پر مرنے کے بعد کیا گذرا تو اس نے جواب دیا کہ جب سے میں تجھ سے جدا ہوا ہوں راحت نصیب نہیں ہوئی مگر جب سوموار مبارک کی رات آتی ہے تو مجھکو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اس لئے کہ میں سرکار دو جہاں سید انس و جان علیہ السلام کے میلاد مقدس کو سن کر خوش ہوا تھا اور اسی خوشی کے وقت اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کیا تھا۔ **فائدہ** سب کو معلوم ہے کہ ابو لہب وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قہر و غضب کی خبر قرآن میں سنادی اور تا

قیامت اس کی کہانی پڑھی سنی جائے گی وہ ایسا مغضوب کہ قرآن نے اور کسی کافر
مشرک کو نام لیکر نہیں دھمکایا سوائے ابو لہب کے اور یہ دھمکی بھی اسی لئے دی کہ
اس بے ادب نے یہی الفاظ ہمارے آقاؤ مولی محبوب خدا ﷺ کے حق میں کہے تھے
چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ، تحت ھذہ السورہ اپنی تفسیر
عزیزی میں لکھتے ہیں کہ جب آیت و انذر عشیرتک الاقربین اے محبوب ﷺ اپنے
قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ نازل ہوئی تو آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور تمام قریبی
رشتہ داروں کو پکارا جب سب جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا اے میرے رشتہ دارو اگر
میں تمہیں ایک ایسی بات کہوں جو عقل میں نہ آسکے مثلاً" کہوں کہ اس پہاڑ کی
دوسری جانب ایک ایسا لشکر آپہنچا ہے جو تمہیں لوٹنا چاہتا ہے کیا اس بات کو تم مان لو
گے تمام چپ ہو گئے مگر یہی بد بخت کہنے لگا اے محمد تجھے ہلاکت ہو تو نے ہمیں اسی
لئے بلایا تھا جب اس نے یہ ناشائستہ الفاظ منہ سے نکالے تو حضور اکرم ﷺ تو چپ
ہو گئے مگر اس کے خدا عزوجل نے اسی کمینے کو وہی الفاظ سنا دئے اور سنائے بھی
ایسے کہ تا قیام قیامت بلکہ ابد الاباد اس کی بد گوئی ہوتی رہے گی' فرمایا تبت یدا ابی
لھب و تب میں پایا یہ ہے ابو لہب اور یہ ہے اس پر غضب مگر جب میلاد صاحب
لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشی منائی تو غیظ و غضب میں تخفیف ہو گئی۔

سوال

کافر کو تخفیف کیسی اس کے لئے تو قرآن فرمایا لا تخفف عنھم العذاب "ان سے
عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا"۔

جواب

یہ تخفیف محض شان رسالت کی کرامت کی وجہ سے ہے یعنی جس نے شان
رسالت میں ادب ملحوظ رکھا تو اسے فضل الٰہی ڈھانپ لیتا ہے اگرچہ کفر پر مرے گا

کفر والے کے لئے فقط تخفیف اور مومن تو مالا مال ہو جاتا ہے حضرت مولانا حافظ شمس الدین محمد بن ناصر رحمتہ اللہ تعالی فرماتے ہیں

اذا کان ہذا کافرا جاء !!

ذمہ تبت یدا فی الجحیم مخلدا !!

ترجمہ "جبکہ یہ کافر ہے اور اس کی مذمت قرآن میں تبت یدا آئی ہے اور یہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا"

اتی انہ فی یوم الاثنین دائما

یخفف عنہ للسرور با حمدا

ترجمہ "اور بیشک پیر کے دن اس کے لئے ہمیشہ عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے اس لئے کہ اس نے حضور کی تشریف آوری کی خوشی کی"

فما الظن بالعبد الذی کان عمرہ

باحمد مسرورا و مات موحدا

"اس ظن عبد پہ کیا گذرے گی کہ جس کی عمر حضور کے نام پہ شیدا رہا اور مرتے دم تک توحید کو نہ بھلایا (زرقانی) کیاحال ہے کیا میلاد کرنا بدعت ہے یا شرک یا میلاد کرنا شرک جیسی نحوست کو برساتا ہے اور کہیں عبرت نہ ہو تو ابو لہب کا قصہ یاد فرمائیے یہاں تو میلاد کرنا الٹا ایزدی کا مورد خاص بننا ہے حضرت شاہ عبدالحق دہلوی رحمتہ اللہ تعالی فرماتے ہیں دریں جاہ سندیست مراہل موالید راکہ درشب میلاد و آنحضرت ﷺ سرور کنند وبذل اموال نمایند (مدارج ج ۳ ص ۲۶) یعنی اس ابو لہب کے قصہ میں میلاد کرنے والوں کے لئے سند ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی شب میلاد خوشیاں مناتے ہیں اور مال لٹاتے ہیں قطعہ ذیل حضرت شیخ سعدی نے اپنے رب عزوجل کو عرض کئے احقر بے نوا اپنے مالک ہر دو سرا علیہ التحیہ والثناء کے حضور میں پیش کرتا ہے۔

اے کریمی کہ از خزانہ غیب
گبرو ترسا وظیفہ خورداری
دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری

دلیل قرآنی بطریق دیگر

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح آپ کی پیدائش ہوئی کیا کیا خوراق نمودار ہوئے فرشتوں سے کس طرح سجدہ کرایا گیا ابلیس نے انکار کیا بدلہ پایا اس کے بعد جناب ابراہیم علیہ السلام کی ولادت کا ذکر پر مغز الفاظ میں ایک کثیر التعداد آیات میں بیان کیا ہے کہ نمرود نے آپ کی ولادت روکنے کو کیا کیا کرتب کھیلے تھے آپ کی ولادت کیسے ہوئی آپ کی پرورش کس طرح پہاڑ کی ایک کھوہ میں ہوئی والدین سے مناظرہ آپ نے بچپن میں ہی کسی طرح کیا اور کس طرح وحدانیت کا جذبہ ایام طفولیت میں ہی آپ کے سینہ میں موجزن تھا۔

اس کے بعد حضرت موسی علیہ السلام کی ولادت کا ذکر مبارک کس احسان مندی اور کس عمدہ پیرائے میں یاددھانی کے طور پر ذکر کیا ہے فرعون کی ناپاک تدبیریں اور اس کی ناکامیاباں دشمن کے ہاتھ سے آپ کی پرورش ایام رضاعت میں خاص اپنی والدہ سے ملاقات اپنے خاندان کو شاہی محلات میں بسیرا کرانا فرعون کی گود میں توحید کا سبق پڑھانا یہ سب کچھ خدا تعالی نے اس طرح بیان کی ہے کہ اس کے ہر ہر حرف لفظ سے مواعظ و حکمت کے چشمے پھوٹتے ہوئے نظر آتے ہیں حضرت مریم کی ولادت کو اس پاک پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ پاک بندے شیطانی عوارض سے پاک ہوا کرتے ہیں اور خدا خود ان کا نگہبان ہوتا ہے وہاں پر خود دیکھ لیجئے کہ کس لہجہ میں قرعہ اندازی کا ذکر کیا گیا ہے کہ مریم کی

پرورش کون کرے گا کس طرح مریم کو قدرتی پرورش نے پھل مہیا کئے تھے یا کس طریق سے والدہ نے آپ کو بیت المقدس کی نذر کر دیا تھا آپ کی والدہ کی دعا آپ کے حق میں کس طرح سے منظور کر لی گئی تھی اور آپ کا نام مریم کیوں رکھا گیا تھا اسے بھی جانے دیجئے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے یحیی علیہ السلام کی ولادت کا ذکر کس بہترین لہجہ میں کیا گیا ہے کیا کیا خوارق اور معجزات بیان ہوئے ہیں حضرت زکریا علیہ السلام کو تین دن تک خاموشی کا روزہ رکھنے کیلئے کس طرح حکم دیا گیا کس طرح سو سال کے گذر جانے پر حضرت "یحیی علیہ السلام کے والدین کو قوت شباب واپس دے کر معجزات کا ظہور کیا گیا اور کس طرح بچپن ہی میں آپ کو کتاب و حکمت کا مالک بنایا گیا اور کیسے مفتخرانہ طریق سے حضرت کا نام یحیٰی ذکر کیا گیا ہے حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر ولادت کس شان سے مذکور ہے۔ ایام ولادت سے پیشتر آپ کی والدہ پر کیسے کیسے انعامات ہوئے پھر ان کی ولادت کے وقت کیا کیا عجائبات قدرت نمودار ہوئے اور ان کی پرورش کا انتظام کیا ہوا۔ مخالفین کو آپ نے بچپن میں کیسے دندان شکن جواب دیئے اور اپنی والدہ کا دامن کیسے پاک کر دیا۔

خود حضور علیہ السلام کی ولادت با سعادت کا ذکر قرآن شریف میں آیا کیسے پیارے لفظوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ "قد جاء کم نور" تمہارے پاس نور آتا ہے آسمان پر شیطان کا تسلط نہ رہا رجم شیاطین کا سلسلہ بند ہو گیا جن اور بھوت مبہوت ہو کر کہتے ہیں کہ کیا ہو گیا۔ دنیا میں انقلاب آگیا اہل ارض کی خیر ہو ورنہ آسمان پر ہمارا گذر ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے روایات میں ہے کہ اس وقت ایوان قصر اشق ہو گیا بت سر کے بل گر پڑے سماوہ کی ندی چلنے لگی جو کبھی نہ چلی تھی کعبتہ اللہ کا خود جھک کر حضور علیہ السلام کی تعظیم بجالانا آسمان کے ستارے آپ کی جائے ولادت پر جھک آئے فارس کا آتشکدہ سرد ہو گیا جو ہزار سال سے روشن تھا پھر حضور کے آنے سے

عرب کو خوشحالی کا حاصل ہونا آپ کا عبادت الٰہی میں مصروف ہونا چاند سے کھیلنا دائیہ حلیمہ کو اپنی خیر و برکت سے مالا مال کرنا اور فرشتوں کا آکر آپ سے ملاقات کرنا شجرو حجر کا سلام کہنا اور شق صدر کا واقعہ پیش آنا وغیرہ وغیرہ سب کچھ ذکر کیا گیا ہے اور ان واقعات کا قرآن شریف کی تلاوت میں دہرانا یہ ثابت کرتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت کا دوہرانا خصوصاً" اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی ولادت معجزات کے لئے قرآنی آیات کا تلاوت کرنا موجب سعادت ہے اب بھی ذکر ولادت کے متعلق کسی کے دل میں کسی کو کچھ شبہ پیدا ہو تو سب سے پہلے اس کا فرض ہو گا کہ قرآن شریف کی تمام میلادی آیات کو نکال کر مختصر کر دے ورنہ یہ تسلیم کرے کہ جو شخص ذکر میلاد کی اہمیت کو نہیں سمجھتا اس نے خود قرآن شریف پر اس طریق سے کبھی غور نہیں کیا خلاصہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کا میلاد قرآن و حدیث میں خود مذکور ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ اس کا ذکر نہیں تو وہ "فی قلوبہم مرض" میں مبتلا ہیں میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ بجائے تسلیم کرنے کے اس مرض میں ان کا اضافہ ہو گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی "فزادہم اللہ مرضا" حق ہے ہمارا فرض تھا قرآن مجید کے دلائل سے سمجھا دیا۔

لطیفہ! یہ لوگ بھی عجیب ہیں موج میں آجائیں تو امریکہ و روس کے راکٹ کو چاند پر پہنچنے کو قرآن "لترکبن طبقا عن طبق" ثابت کر ڈالیں (خدام الدین) انکار پر آجائیں تو اپنے نبی علیہ السلام کے میلاد شریف (جو قرآن سے ثابت ہے) بدعت سیئہ کہہ ڈالیں۔

استدلال از احادیث

جیسا کہ ہم بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ میلاد شریف حضور نبی پاک ﷺ کی ولادت مبارکہ اور آپ کے معجزات و کمالات اور سیرت و صورت کریمہ کے ذکر کا

نام ہے تو یہی احادیث مبارکہ کے مجموعے کیا ہیں اور خود حضور نبی پاک ﷺ کے بیانات یعنی کردار و گفتار کا نام فن حدیث ہوا۔ اسی میں یہ ابواب علیحدہ علیحدہ بلکہ مستقل فن اختیار کر چکے ہیں اور نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ذکر ولادت کریمہ کی روایات ہمارے دعوی کی دلیل کافی ہیں تبرکا" چند روایات حاضر ہیں۔

(۱) حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا۔

حساجزکم باول امری بعوہ ابراھیم وبشارت عیسی و رویا امی اللتی رات عین وضعنی وقد خرج لھا نور اضاء لھامنہ قصور الشام (مشکوہ شریف)

"میں اب تمہیں بتاؤں گا کہ میری ابتدا کیا ہے ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسی علیہ السلام کی بشارت اور میری والدہ کا خواب جو انہوں نے دیکھا میری پیدائش کے وقت اور ایک نور میری والدہ کے لئے ظاہر ہوا شام کے محل ان کے سامنے تھے"۔

(۲) مشکوٰۃ شریف میں حضرت وائلہ بن الاسقع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا سرکار ارشاد فرما رہے تھے کہ اللہ تعالی نے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔ بعض دیگر روایات میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو اپنا صفی اور برگزیدہ بنا کر ان کی اولاد میں سے حضرت نوح علیہ السلام کو چن لیا اور نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو برگزیدہ فرمالیا۔

(۳) دلائل النبوت میں ابو نعیم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت لاتے ہیں ام المومنین رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت جبریل علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ میں تمام مشارق و مغارب میں پھرا میں نے حضرت ﷺ جیسا فضیلت والا کوئی نہ پایا نہ

خاندان بنی ہاشم کی طرح کوئی خاندان افضل دیکھا۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروفعا" مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے آباؤ اجداد سفاح سے پاک ہیں یعنی میرے والدین ماجدین سے لے کر آدم و حوا علیہم السلام تک کوئی مرد یا عورت ایسا نہیں ہوا جس نے معاذ اللہ کسی قسم کی فحاشی یا بے حیائی کا کام کیا ہو اللہ تعالی نے مجھے ہمیشہ اصلاب طیبہ سے ارحام مطہرہ کی طرف منتقل فرمایا (رواہ ابو نعیم)

فائدہ ان جیسی روایات سے واضح ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے اپنی ولادت کریمہ کا ذکر تفصیلی طور پر بیان فرمایا یہ علیحدہ بات ہے اس کا نام اس وقت میلاد نہ تھا نام بعد کو مقرر ہوا تو کوئی میلاد شریف کے ساتھ تھوڑا ہے اسلام کی تمام اصطلاحات بعد کو مقرر ہوئی ہیں مثلاً" فقہ کی اصطلاح وغیرہ اس کی تفصیل آئے گی انشاء اللہ

(۵) عن عائشته رضی اللہ عنها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یضع حسان ابن ثابت منبرا" فی المسجد قام علیه قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم وینامح قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ تعالی یوید حسان بروح القدس مانا فح و فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم (بخاری)

"حضرت بی بی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد نبوی میں ممبر بچھاتے وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور ﷺ کی جانب سے مدافعت و مفاخرت فرماتے حضور ﷺ ارشاد فرماتے اللہ تعالی حسان کی مدد جبرائیل کے ذریعے فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول خدا ﷺ کی طرف سے مدافعت و مفاخرت کرتا رہتا ہے"

فائدہ

اس روایت سے یہی سلسلہ نعت خوانی کا ثبوت ہے کہ ہم لوگ حضور نبی پاک ﷺ کے کمالات و معجزات جس طرح نثر میں بیان کرتے ہیں تو نظم میں شاعر اور نعت خوان سے سنتے ہیں تو یہ طریقہ دراصل سنت ہے اور ہیت کذائیہ کی تبدیلی کا خطرہ صرف میلاد سے ہے تو پھر تمام اسلامی طریقوں کی ہیت کذائیہ بھی ختم کر ڈالیئے۔

صحابہ کرام کا معمول

ایک دفعہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم مسجد نبوی میں بیٹھے تھے اور حضرت انبیاء ماسبق کا تذکرہ جمیلہ کا آغاز فرمارہے تھے اور نام بہ نام سب کا تذکرہ فرمارہے تھے حضور ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا۔

قل سمعت کلامکم و عجبکم ان ابراھیم خلیل اللہ وھوکذلک وموسی نجی اللہ وھو کذلک الا انا حبیب اللہ ولا فخر

"میں نے تم لوگوں کے کلام اور تعجب کو سنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور حضرت موسیٰ نجی اللہ تھے اور بیشک ایسے ہی تھے غور سے سنومیں اللہ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں"

فائدہ اس روایت میں صاف ہے کہ صحابہ کرام مسجد نبوی شریف میں ذکر خدا کے بجائے ذکر انبیاء علیہم السلام میں مصروف تھے حضور علیہ السلام نے تشریف لا کر ان کی توثیق بھی فرمائی اور اپنے ذکر خیر کی تاکید فرمائی۔

حضرت ابن عباس اور ذکر ولادت نبوی

عن ابن عباس کان یحدث نات یوم فی بیتہ وقائع ولا بتہ بقوم فیبثرون و یحمدون اذ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حلت لکم شفاعتی۔

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے مکان میں قوم کے سامنے ولادت نبوی کے حالات وواقعات بیان کر رہے تھے اور قوم حضور کی ولادت پر مسرت و حمد کر رہی تھی یکایک حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تمہاری شفاعت مجھ پر واجب ہو گئی"۔

فائدہ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو ذکر ولادت کرتے ہیں ان حضور کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پر میلاد

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میرا آنحضرت ﷺ کے ہمراہ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف گزر ہوا ہم نے دیکھا کہ حضرت عامر انصاری اپنے کنبہ والوں اور بیٹوں کو آنحضرت ﷺ کے واقعات ولادت سمجھا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی دن تھا یہی دن تھا (یعنی پیر کا دن جس میں حضور اس عالم دنیا میں رونق افروز ہوئے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ بے شک اللہ نے تمہارے واسطے رحمت کے دروازے کھول دیئے اور سب فرشتے تمہارے واسطے بخشش کی دعا مانگتے ہیں اور جو شخص بھی تمہارے جیسا کام کرے گا نجات پائے گا۔

فائدہ ان دو صحابیوں رضی اللہ عنہما سے طریقہ میلاد اسی طرح ہم کرتے ہیں اگرچہ بعض اضافے مزید ہمارے میں ہیں تو کوئی حرج نہیں ہمارے یہ اضافے اسی طرح کے ہیں جیسے قرآن مجید کی تلاوت و تعلیم اور اسلام کی اشاعت اور اس کے احکام کے ذکر کے اضافے ہیں۔

منصف مزاج خود ہی انصاف فرمائیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت و صورت اور کردار و گفتار اور حضور سرور عالم ﷺ کے جملہ حالات بیان کرنا اور ان کے ذریعے سے مستند طریقے سے ہمارے تک پہنچنے کو کیا کہا جائے گا اگر اس کا نام

میلاد پڑ گیا تو نام رکھنے سے مسئلہ کی حقیقت تو نہیں بدل جاتی۔

اصطلاحات

اسلام کے وہ جملہ شعبے جو حضور سرور عالم ﷺ کے زمانہ اقدس میں عملاً" وعلماً" مروج تھے ان کے نام نہ حضور علیہ السلام نے تجویز فرمائے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بعض اسماء دور تابعین میں سے شروع ہوئے بہت سے صدیوں بعد مثلاً" اصطلاحات تفسیر حدیث و اصول حدیث و فقہ علم الکلام تجوید نحو و صرف اور تصوف وغیرہ وغیرہ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ اصطلاح کی تجویز میں کوئی خصوصی کلیہ ہو معمولی سی مناسبت سے موضوع بحث کے لئے کوئی ایک لفظ منتخب کر لیا جائے اور یہ وجہ درس نظامی کا ہر طالب علم جانتا ہے اور اہل شعور کو بھی خوب معلوم ہے حضور نبی پاک ﷺ کی سیرت مبارکہ بیان کرنا سننا سنانا عین اسلام ہے اسے اگر حضور نبی پاک ﷺ سے لیکر تا حال بیان ہوتا چلا آ رہا ہے تو کونسا حرج ہے۔

طریقہ کار

سیرت و صورت اور اقوال و افعال کے بیان کا اگر طریقہ بدل گیا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں کیا تعمیر مسجد اور اس کے مختلف اطوار ایسے ہی قرآن مجید ایسے ہی تعلیم و تدریس وغیرہ کے طریقوں زمانہ نبوی سے لیکر تا حال کتنی تبدیلیاں آئی ہیں تو کیا مسجد کی مسجدیت اور قرآن اور اس کی تعلیم تمام کی تمام کو خیرباد کہو گے اس موضوع کو فقیر نے بدعت ہی بدعت میں تفصیل سے لکھا ہے۔

میلاد النبی خیر القرون

حضور علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں بھی اور آپ کے بعد عہد صحابہ میں بھی یہ تقریب منائی جاتی تھی مگر اس شان و شوکت اور زیب و زینت سے جیسا کہ آج

کل ملک مصر میں شاہ مصر اور اربل مصر مناتے ہیں کیونکہ عہد صحابہ میں تمام کام بالکل سادہ نمونہ پر تھے یہاں تک کہ قرآن شریف پر حرکات اور نقاط بھی نہ تھے تو جس طرح قرآن شریف پر بعد میں اور خصوصًا آج کال رنگ آمیزیاں کی گئی ہیں ان کا دسواں حصہ بھی اس وقت موجود نہ تھا اسی طرح عید میلاد النبی پر ایثار اور اخلاص کے آثار جس قدر تمدن اور فارغ البالی ہوتی گئی اسی قدر نمودار ہوتے گئے۔

امام سخاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تینوں زمانوں یعنی تابعین میں سے کسی نے میلاد شریف و بہیت کذائیہ نہیں کیا بعد کو ایجاد ہوا آپ کے بعد ہر طرف اور ہر شہر کے مسلمان مولود شریف کرتے رہے اور طرح طرح کے صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور حضور ﷺ کے میلاد پڑھنے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں اس محفل مقدس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے (محمد رسول اللہ' کتاب عربی مصنفہ شیخ رضاص ۳۳)

اسلامی فنون

جس طرح میلاد دشمنی میں یہ کہ کر ٹھکرایا جا رہا ہے یہی کیفیت اسلام کی اسلامی اصطلاحات و تصنیفات و تدوینات علوم پر بھی ہو سکتی ہیں اس لئے موجودہ صورتیں اور خیر القرون کی ہیئتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے مثلاً" قرآن، مسجد و دیگر عبادات۔ بلکہ بہت سے امور کا وہاں نام تک نہ تھا مثلاً" تقلید فقہ فن حدیث و تفسیر اور اصول اور ان کی جملہ اصطلاحات اگر کوئی میلاد دشمنی کی طرح ان سب کو ٹھکرا دے تو اسے کیا جواب دیا جائے گا یا اسے کس طریقہ سے سمجھایا جائیگا جو طریقہ ایسے منکر کو افہام و تفہیم کا ہے وہی میلاد شریف کے متعلق اختیار کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ جس طرح اصطلاحات اسلامی میں کسی کو اختلاف نہیں تو اصطلاحی میلاد اور اس کے طریقہ کار سے بھی کسی کو اختلاف نہیں ہو سکے گا سوائے ضدی کے یا جو تحریک

وہابیت کا دلدادہ اور عاشق ہے۔

فیصلہ حق

وہ روایات صحیحہ جن میں نبی پاک ﷺ نے اپنی تشریف آوری از اول تخلیق تا ولادت مبارکہ بارہا خود بیان فرمائی پھر صحابہ کرام سے لے کر تا حال وہی روایات مذکور ہوتی چلی آرہی ہیں اس کا نام بعد کو اگر میلاد کے نام سے موسوم ہوا تو شرعاً" عین مراد ہے اور صحابہ کرام کے بیانات میں تو لفظ میلاد بھی صراحتہ" مذکور ہے۔

تابعین و تبع تابعین

دوسرے بعض مستحبات کی طرح تیسری صدی تک میلاد شریف کی محافل و مجالس اسی طرح نہیں تھیں جیسے بعد کو ہوا ورنہ صحابہ کرام کے دور کی طرح تابعین و تبع تابعین اور سلاسل طیبہ کے مشائخین میں بھی میلاد شریف کے متعلق تصریحات ملتی ہیں چنانچہ حضرت الامام الحافظ علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ تعالی کی کتاب النعمتہ الکبریٰ کی چند روایات ملاحظہ فرمائیں۔

امام حسن بصری

آپ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا تو میں اسے بھی میلاد مصطفےٰ ﷺ کی نذر کر دیتا۔ **فائدہ!** آپ کا وصال ۱۱۰ھ میں ہوا (البنایہ ص ۲۸۶ ج ۱۰)

سیدنا جنید بغدادی

آپ نے فرمایا جس شخص نے حضور ﷺ کے مولود کی تقریب میں قدر و عزت سے حاضری دی ضرور وہ اپنے ایمان میں کامیاب نکلا۔

حضرت معروف کرخی قدس سرہ العزیز

آپ نے فرمایا جس شخص نے میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کیلئے لوگوں کو جمع کیا، کھانا کھلایا، چراغاں کیا، نئے کپڑے زیب تن کئے اور خوشبو لگائی، قیامت کے دن اللہ تعالی اسے نبیوں کی رفاقت عطا کرے گا اور اس کا مقام اعلی علیین ہو گا۔

حضرت سری سقطی قدس سرہ

آپ نے فرمایا جس شخص نے محفل میلاد میں شرکت کا ارادہ کیا گویا اس نے ریاض الجنتہ کا قصد کیا کیونکہ محفل میلاد میں شرکت کا سبب محبت رسول ہے اور آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے ساتھ محبت کرنے والا جنت میں میرا ساتھی ہو گا۔

امام شافعی رحمتہ اللہ تعالی علیہ

آپ کا قول امام ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں جو شخص محفل میلاد کا اہتمام و انصرام کرے، لوگوں کو جمع کرے، کھانا تیار کرائے اور اچھے کام کرے، قیامت کے دن اسے صدیقین، صالحین اور شہداء کے ساتھ جنت الفردوس میں اللہ جگہ عطا فرمائے گا (النعمتہ الکبریٰ نقل از امام فخر الدین رازی) **فائدہ!** آپ کا وصال ۲۰۴ھ میں ہوا۔

امام ترمذی

اپنی صحیح ترمذی شریف ص ۶۷۱ میں ایک مستقل عنوان لکھا ہے۔ باب ماجاء فی میلاد النبی ﷺ وہ روایات جو میلاد النبی ﷺ کے بارے میں مروی ہیں اس کے بعد ولادت مبارکہ کی روایات کا ذکر ہے۔

انتباہ!

ترمذی شریف صحاح ستہ کی تیسرے نمبر پر نہایت ہی مستند تصنیف ہے اور ان کے دور تک احکام شرعی کی اکثر اصطلاحات مرتب ہو چکی تھیں اسی لئے اسے دوسری صحاح کی کتابوں سے منفرد مقام حاصل ہے کہ اس میں امام ترمذی نے مسئلہ کے متعلق باب باندھ کر مختلف مذاہب کے ائمہ کا اختلاف بھی بیان فرماتے ہیں لیکن میلاد النبی کا باب اختلاف سے خالی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ترمذی رحمتہ اللہ تعالی کے دور میں یہ اصطلاح مروج ہو چکی ہوگی اور دوسرے مستحبات کی طرح سادہ طریقہ سے مجالس میلاد منعقد ہوتی ہوں گی جیسے آج ہم شبینہ کی مجالس اور تجوید کی محافل میں میلاد النبی ﷺ کو جوش و خروش سے منعقد کرتے ہیں اس ہیت کذائیہ سے دور سابق میں نہ تھیں جب وہ جائز ہیں تو پھر میلاد شریف کیوں ناجائز

اجماع امت

قطع نظر بیان سیرت کہ جس کا دوسرا نام میلاد ہے صرف اسی اصطلاح (میلاد) کے دور کو دیکھا جائے تو بھی تحریک وہابیت سے پہلے شرقا" غربا" عرب و عجم میں اس کا کتنا چرچا تھا ایک آدھ اگر کوئی مخالف ہوا تو وہ بھی تحریک وہابیت کی طرح مخالفت برائے مخالفت نہیں بلکہ اسکی وجہ شرعی ہوتی جس پر وہ اختلاف مضر نہ تھا اس کی درجنوں مثالیں فقیر آگے چل کر عرض کرے گا یہاں امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اساطین اور اسلام کے اکابرین کی تصریحات عرض کرنی ہے تاکہ اسلام کے عاشق کو معلوم ہو کہ میلاد شریف سے ضد ہے تو صرف بانی تحریک وہابیت کو یا اس کے مویدین اور اس سے متاثرین کو۔

قرون ثلاثہ کی مدت

عہد تابعین قرن سوم ہے اس کی مدت بقول حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی ۲۰۶ھ تک ہے اس کے بعد تبع تابعین کا دور ہے اسی دور کی امام ترمذی کی ترمذی شریف تصنیف ہے جس میں میلاد النبی کے عنوان کا ایک باب ہے امام ترمذی رحمتہ اللہ تعالی کی وفات ۲۷۹ھ میں ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے دوسرے اصطلاحات کی طرح میلاد النبی کی اصطلاح بھی اس دور سے پہلے یا کم از کم اسی دور سے شروع ہو چکی تھی۔

۵۰۰ھ حسن مثنی ندوی نے لکھا کہ سرکاری مجلس مولود (شریف) سلطان ملک شاہ سلجوقی نے ۴۸۵ھ میں بغداد میں منعقد کی۔

سلطان سلجوقی کا تعارف

سلطان سلجوقی رحمتہ اللہ تعالی کو عہد عباسی میں جب عروج ہوا تو اس کے ایک سردار ابن آبق خوارزمی نے ۴۶۸ھ میں دمشق کو فتح کیا اور خلیفہ مقتدی بامراللہ اور ملک سلجوقی کے نام کا خطبہ پڑھوایا (رسول نمبر ص ۴۵۵ ج ۲) ان کا مزید تعارف و تفصیل میلاد اور شاہان اسلام میں عرض کر دیا ہے۔

غلطی کا انکشاف

مخالفین خصوصاً" اور مورخین عموماً" یہاں تک کہ اکثر اکابر لکھتے چلے آ رہے ہیں کہ رسم میلاد بہیت کذائیہ سلطان اربل کی نو ایجاد بدعت ہے یہ غلط ہے چنانچہ دیو بندیوں کا مورخ حسن مثنیٰ ندوی سلطان سلجوقی کی مجلس مولود کا ذکر کرنے کے بعد لکھا کہ یہ سرکاری اہتمام کی مجلس تھی اس لئے تاریخ صفحات میں اس کو بعض لوگوں نے سمجھا کہ یہ مجلس مولود اور تذکار رسول مقبول کا آغاز یہیں سے ہوا یہ بڑی غلطی ہے یہ کہنا تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ عید میلاد النبی ﷺ کا آغاز قیام

پاکستان کے بعد ہوا حالانکہ سب جانتے ہیں کہ قیام پاکستان سے پہلے مجالس میلاد النبی ﷺ کتنے اہتمام سے منعقد کی جاتی تھیں ماہ مبارک ربیع الاول کی چھوٹی بڑی مجلسیں تو الگ رہیں' یہ حال تھا کہ موقع مسرت کا ہو یا غم کا' مسلمان تذکار رسول ہی کے دامن کا سہارا لیتے تھے کوئی اپنا مکان تیار کرتا تھا تو اس کا افتتاح بھی مجلس میلاد ہی سے ہوتا تھا مسلمان اس کو ہمیشہ موجب برکت و سعادت سمجھتے رہے دوسرے فیوض جو اس سے حاصل ہوتے تھے وہ علیحدہ ہیں (سیارہ ڈائجسٹ لاہور رسول نمبر ص ۲۵۶ ج ۲)

غیر مقلدین بھی مان گئے

یہی بات حکیم عبدالرحمن خلیق امرتسری (غیر مقلد نے لکھا کہ اس تقریب کا انعقاد کوئی نئی دریافت نہیں بلکہ ہمارے بعض مورخین چند صدیاں قبل موصل وغیرہ کے دیار و اعصار میں وہاں کے بعض سلاطین و عمائدین سلطنت کے اہتمام میں اس کے منائے جانے کا ذکر کیا ہے (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور)

فائدہ

ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کا میلاد کسی نہ کسی طریق سے ہمیشہ ہوتا رہا اس معنی پر مجالس میلاد کے جواز میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا ہاں یہ درست ہے کہ جس شان و شوکت سے منایا جاتا ہے پہلے اتنی شان و شوکت سے نہیں منایا جاتا تھا اس کی وجہ آغاز میں عرض کی جاچکی ہے۔

نیز ثابت ہوا کہ اس کا آغاز بہیئت کذائیہ ملک مظفر شاہ اربل نے نہیں کیا کیونکہ ملک مظفرالدین شاہ اربل کی پیدائش ۵۴۹ھ وفات ۶۳۰ھ میں ہے لیکن اس سے پہلے شاہ سلجوقی رحمتہ اللہ نے ۴۸۵ھ میں پون صدی پہلے بغداد میں یہ مجلس منعقد کی۔

۶۰۰ھ غوث اعظم شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

اسی خوش قسمت صدی سے محفل میلاد النبی ﷺ کے عروج کا آغاز ہوا علامہ امام یافعی قادری رحمتہ اللہ قرہ الناظر و خلاصتہ المفاخر ص ۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سال میں ربیع کی گیارہ تاریخ کو سرکار دو عالم کی نیاز دلوایا کرتے تھے یہ نیاز اتنی مقبول ہوئی کہ پھر آپ ہر ماہ کی گیارھویں کو اہتمام کے ساتھ حضور ﷺ کی نیاز دلواتے آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز اب خود حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی نیاز قرار پائی حالانکہ آپ کا وصال ایک روایت کے مطابق ۱۷ ربیع کو ہوا ہے ۱۱ ربیع کو نہیں۔

فائدہ

گیارھویں شریف حقیقت میں بارھویں شریف ہے حضرت محی الدین غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے نو سو برس پہلے جس کا آغاز فرمایا تھا یعنی جیسے آپ نے دین و اسلام کے امور کا بغداد سے شروع فرمایا میلاد النبی ﷺ کا بھی آغاز ہوا پھر سب کو معلوم ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ہندو ترکستان غرضیکہ دنیا کے کونے کونے تک اسلام کو نئی زندگی بخشی اسی لئے آپ کا لقب محی الدین ہے غوث اعظم نے ۹۱ سال کی عمر میں ربیع الثانی میں ۵۶۱ھ بمطابق ۱۱۶۵ء و اصل الحق ہوئے۔ آپ کا وصال خلیفہ المستنجد باللہ کے عہد میں ہوا۔

تاریخ شاہد ہے کہ عالم اسلام میں جو شان و شوکت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو حاصل تھی کسی ولی کامل کو ایسی شان نصیب نہ ہوئی یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات نماز عشاء کے بعد ہوئی تو اطراف و اکناف میں رات بھر میں خبر پھیل گئی اور لوگوں کے اژدھام کا یہ عالم ہوا کہ دن میں آپ کی تدفین عمل میں نہ لائی جا سکی بلکہ دوسری شب میں آپ کو دفن کیا گیا رات بھر اور دن بھر لاکھوں عقیدت مند آپ کا آخری دیدار کرتے رہے۔

شہرت میلاد کا موجب

میں سمجھتا ہوں کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے باقاعدگی سے ہر ماہ محفل میلاد کے انعقاد نے عالم اسلام کے کونے کونے تک اس کی اسی لئے اشاعت ہوئی کہ بدستور خانقاہی نظام غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے عقیدت مند کونے کونے میں پھیلے نہ صرف عوام و علماء و مشائخ بلکہ بادشاہوں تک اس لئے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا سکہ ولایت بادشاہوں تک حاوی تھا سلطان صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ علیہ جیسے مجاہد و غازی آپ کے ادنیٰ نیاز مندوں میں سے تھے (تفصیل فقیر کی کتاب غوث اعظم میں ہے)

شاہ اربل رحمتہ اللہ کی عقیدت

ابو سعید ملک مظفر الدین شاہ اربل کا میلاد شریف کو شاہانہ ٹھاٹھ سے منعقد کرنا بھی اسی عقیدت کی ایک کڑی ہے کیونکہ شاہ اربل حضرت صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ کا بہنوئی تھا اور ساتھ ہی آپ کی فتوحات کا ہیرو۔

جو لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ میلاد بہیئت کذائیہ کا شاہ اربل مرحوم ہے وہ تاریخی حقائق سے یا تو بے خبر ہیں یا عمداً" اس سے چشم پوشی برتتے ہیں ورنہ ظاہر ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی وجہ سے میلاد شریف کی مجالس و محافل کا چرچہ اور عروج ہوا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اس میلاد شریف کی بدولت گیارہویں شریف کا تحفہ عطا فرمایا اب یہ دونوں لازم و ملزوم کی طرح ہو گئی ہے کہ جو بارہویں (میلاد کا عاشق ہے وہ گیارہویں کا لازما" ہے وہ چشتی ہے یا سہروردی نقشبندی ہے قادری ہے یا اویسی۔

شاہ اربل و عمر بن عبد العزیز

جو لوگ شاہ اربل کو بدنام کرتے ہوئے میلاد شریف کا موجد قرار دیتے ہیں اور بدعت کا الزام لگا کر دل کی بھڑاس نکالتے ہیں انہیں چاہئے کہ یہی سزا عمر بن عبدالعزیز کو بھی دیدیں کیونکہ انہوں نے مسجد کے مینار و محراب کی بدعت کا اجراء کیا اور جب سے یہ بدعت جاری ہوئی تا قیامت جاری رہے گی تو جیسے مسجد مینار و محراب بنانا مستحب ہے اور ہے بدعت تو یونہی میلاد شریف بہیئت کذائیہ بھی مستحب ہے اس پر ناراضگی کیوں بلکہ اس پر اظہار مسرت ہونا چاہئے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مسجد کیلئے بدعت ایجاد کی اور شاہ اربل مرحوم نے مسجد والے کے لئے۔ لیکن یہ تو وہ سمجھے گا جو عشق رسول ﷺ سے سرشار ہو گا اور جو اس دولت سے محروم ہے تو وہ مجبور ہے جو چاہے کہہ ڈالے۔

ابن الجوزی

اس صدی کے نامور محدث ابن الجوزی نے میلاد شریف کے موضوع پر دو رسالے لکھے (ا) مولد النبی و مولد العروس یہی محدث ابن جوزی اپنی کتاب میلاد النبی میں لکھتے ہیں کہ۔

لا زال اهل العوب شرقا و غربا واهل الحرمين الشريفين يختلفون مجلس مولد النبى صلى الله عليه وسلم ويفرحون بقدوم هلال ربيع الاول يلبسون الثياب الفاخره ويتزينون بانواع الزينته ويتطتيبون و يكتحلون و ياتون بالسرور فى هنه الايام ويبذلون ما كان عندهم و يهمون احتماما بليغا على سماء القراء ه لمولد النبى صلى الله عليه وسلم وينالون بنلك فوزا و اجرا عظيما ومما جرب انه وحدنى تلك الايام كثره الخير والبركته مع السلامه والعافيته ووسعته الرزق و ازبيا بالمال و الاولاد الامن والامان فى البلاد والامصار والسكون والقرار

فی البیوت والدیار برکتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ "عرب کے شرق وغرب مصر و شام اور تمام آبادی اہل اسلام میں بالخصوص حرمین شریفین میں مولد النبی کی مجالس منعقد ہوتی ہیں ماہ ربیع الاول کا ہلال دیکھتے ہی خوشیاں کرتے ہیں قیمتی کپڑے پہنتے ہیں قسم قسم کی زینت کا اظہار کرتے ہیں خوشبو لگاتے ہیں سرمہ لگاتے اور ان دنوں میں خوشیاں مناتے ہیں اور میلاد النبی سنتے ہی بڑی سعی بلیغ کو کام میں لاتے ہیں تو اس کے عوض میں خدا کی طرف سے بڑی کامیابی اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں اور یہ تجربہ شدہ امر ہے کہ ان دنوں میں کثرت سے خیر و برکت پائی جاتی ہے اس کے علاوہ سلامتی اور عافیت رزق میں وسعت مال کی زیادتی دولت میں ترقی امن وامان تمام ملک میں پایا جاتا ہے اور تمام گھروں میں سکون اور آرام حاصل ہوتا ہے رسول خدا ﷺ کے صدقے یہ سب کچھ حاصل ہوتا"

فائدہ !یہ محدث چھٹی صدی کے بزرگ ہیں اور حافظ ابن تیمیہ ان کے بعد ساتویں صدی میں ہوئے ہیں یہ حنبلی مذہب کے محدث مشہور ہیں حضور پیران پیر حضرت شیخ جیلانی رحمہ اللہ کے ہمعصر ہیں اسلام میں ان کے وعظ اور تصانیف ضروریات سے زیادہ ہیں صوفیائے کرام کے کچھ مخالف بھی ہیں مگر دیکھئے مجالس میلاد کو کس طرح مسلمانوں کا قدیمی عمل کہتے ہیں اور کس طرح اس پر خیر و برکت کے ثمرات کا اعتراف کرتے ہیں ادھر دیکھئے مخالفین ایسی مجالس کو یہود ونصاری اور جنم کنہیا کی نقل بتاتے ہیں یہ کیسی نامعقول حرکت ہے لاحول ولا قوہ الا باللہ اسی محدث کا المیلاد النبوی اور میلاد العروس نہایت ہی بہترین اور اعلی رسالے ہیں۔

رسالہ مولد العروس' بیروت کے دار الکتب السبعیہ نے شائع کی ہے اصل کتاب عربی مع ترجمہ اردو حال ہی میں پاکستان میں بھی شائع ہو چکی ہے۔

علامہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمتہ کا میلاد نبوی پر ایک رسالہ بیان المیلاد النبوی پہلے شائع ہو چکا ہے جس کو فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ غلام معین

الدین صاحب نعیمی علیہ الرحمتہ نے شائع کیا۔ ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں اردو ترجمہ پھران کے بعد دوبارہ بہترین طباعت و کاغذ پر شائع ہوا ہے۔

فائدہ! محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے ان ہردو رسالوں کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کو میلاد جیسے مستحسن عمل سے کتنی عقیدت اور محبت ہے بلکہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے زیر نظر رسالہ (المولد العروس) کے صفحہ نمبر۹ پر یہ تحریر بھی اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے۔

جعل لمن فرح بمولدہ حجابا من النار و سترا و من انفق فی مولدہ برھما کان المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لہ شافعا و مشفا

"جو نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم کے میلاد شریف کی خوشی کرے وہ خوشی دوزخ کی آگ کیلئے پردہ بن جائے گی اور جو نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے میلاد شریف پر ایک درہم بھی خرچ کرے حضور صلی اللہ علیہ و سلم اس کی شفاعت فرمائیں گے اور ان کی شفاعت قبول ہوگی"

یہ دونوں رسالے پڑھنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ امام و محدث ابن الجوزی جیسے متشدد بھی آج کے عاشقان رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو تاہ قدم سمجھتے ہیں۔

چرچا

اس صدی میں میلاد شریف کا چرچہ بالخصوص میلاد کے نام سے خوب تھا امام و محدث ابن الجوزی رحمتہ اللہ کی ولادت ۵۱۱ ھ میں اور وفات ۵۹۷ ھ ہوئی اس دور کے محدث میلاد شریف کے ذکر کو لفظ لازال شرقا" غربا" سے تعبیر فرمارہے ہیں اور شرقا" و غربا" اور اہل الحرمین اور اہل العرب کے الفاظ ہمارے دلائل میں سے ہیں یعنی امام ابن الجوزی رحمتہ اللہ کے دور میں میلاد شریف کا خوب چرچا تھا اور یہ وہی

سہانا دور ہے جس میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ اشاعت اسلام میں سرگرم تھے دنیا کے کونہ کونہ میں اشاعت اسلام کیلئے اپنے خلفاء و نائبین بھیج رہے تھے پھر امام ابن الجوزی جیسے متشدد محدث سے میلاد شریف کے بارے میں ایسے پر عقیدت الفاظ لکھنا اور اس پر مستقل دو تصیفیں لکھنا بتاتا ہے کہ اس دور میں میلاد شریف کا چرچا آج کے دور سے کئی گنا زیادہ ہوگا۔

تشدد الجوزی

امام ابن الجوزی کا تشدد فی الحدیث مشہور ہے کہ آپ نے بہت سے صحیح روایات کو ضعیف اور موضوع لکھ دیا بہرحال میلاد شریف کے نہ صرف جواز بلکہ اس کے فضائل و فوائد و برکات پر امام ابن الجوزی کا دو رسالے لکھنا حضور سرور عالم ﷺ کا معجزہ اور منکرین میلاد کیلئے درس عبرت ہے۔

تعارف حضرت ابن الجوزی

حافظ جمال الدین عبدالرحمن ابن الجوزی البغدادی ۵۱۱ ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے آپ کے والد بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے آپ کی والدہ اور پھوپھی نے آپ کی پرورش کی اور تعلیم دلوائی۔ محدث ابن جوزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اگرچہ جملہ علوم متداولہ میں بڑا مقام رکھتے تھے مگر فن حدیث میں انہیں ابدی اور آفاقی شہرت حاصل ہوئی حتی کہ آپ خود کہا کرتے تھے کہ (میرے زمانے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت شدہ کوئی بھی حدیث میرے سامنے بیان کی جائے تو میں بتا سکتا ہوں کہ یہ صحت اور ضعیف کے کس درجے پر ہے)۔

آپ کثیر التصانیف شخصیت تھے تقریباً" ایک ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں فن خطابت میں بھی آپ کو وہ ملکہ حاصل تھا کہ آپ کے وعظ سے متاثر ہو کر ہزاروں گم کردہ راہ تائب ہو گئے اور صراط مستقیم کے راہی بن گئے۔ آپ نے ۱۲

رمضان المبارک ۵۹۷ ھ کو بغداد میں وفات پائی۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاجزادے ابو القاسم علی نے پڑھائی۔

آپ حنبلی مذہب کے زبردست محدث ہیں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نہ صرف ہم عصر بلکہ آپ کے مرید اور خلیفہ ہیں اگرچہ ابتدائی دور میں صوفیہ اور خود غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مخالف تھے لیکن نگاہ غوث اعظم میں بعد کو خوب رنگے گئے اکابر محدثین اور صوفیہ کرام بالخصوص شیخ سعدی رحمتہ اللہ کے استاذ ہیں۔

اکابر موافق و مخالف کے اعترافات

ابن تیمیہ نے لکھا کہ فن حدیث میں آپ کو کمال مہارت حاصل تھی۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے متعلق علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ

کان من الاعیان و فی الحدیث من الحفاظ ما علمت ان احد من العلما صنف هنا ما صنف الرجل

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علمائے امت میں سے کسی کی ہوں (تذکرہ الحفاظ جلد ۴)

غیر مقلدین کے ماہنامہ (الاسلام) دہلی میں ہے کہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمتہ کا شمار چھٹی صدی کے اکابر داعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کے حیثیت سے ہوتا ہے آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامن رحمت میں آچکے ہیں۔ (الاسلام صفحہ ۱۳، ۱۴، فروری ۱۹۵۶ء)

الحافظ ابو زرعہ العراقی

رحمہ اللہ نے فرمایا **سئل عن فعل المولد، مستحب او مکروه وهل ورد**

فیه شرا وفعله من یقتدی به قال اطعام الطعام مستحب فی کل وقت فکیف انا انضم لنلک السرور بظهور نورالنبوه فی هذاالشهرالشریف والانعلم نلک من السلف ولا یلزم من کونه بدعته کونه مکروها فکم من بدعته مستحبته بل واجبته (تصنیف الازان صفحہ ۱۳۶)

محفل میلاد کے بارے میں سوال کیا گیا کہ یہ مستحب ہے یا مکروہ؟ کیا اس کے بارے میں کوئی نص ہے یا کسی ایسے شخص نے کی ہے جس کی اقتداء کی جائے آپ نے فرمایا۔

کھانا وغیرہ کھلانا تو ہر وقت مستحب ہے اور پھر کیا ہی مقام ہو گا جب اس کے ساتھ ربیع الاول میں آپ کے نور کے ظہور کی خوشی شامل ہو جاتی ہے مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ اسلاف میں سے کسی نے کیا۔ لیکن اس سے پہلے نہ ہونے سے اس کا مکروہ ہونا لازم نہیں ہوتا، کیونکہ بہت سے کام اسلاف میں نہ ہونے کے باوجود مستحب بلکہ بعض واجب ہوتے ہیں۔

تعارف

یہ بزرگ محدث ۵۶۶ ھ میں فوت ہوئے ابن کثیر کی البنایہ والنہایہ میں آپ کے حالات پڑھے جاسکتے ہیں۔ شرح عجالہ نافعہ صفحہ ۵۰۴ مختصراس سے نقل کئے۔

صدی ۷۰۰ ھ حضرت عمر موصلی

اسی صدی میں عمر بن ملا محمد موصلی نے باضابطہ محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کی یہ ایک نیک اور متقی انسان تھے اور انکا شمار علماء امت میں ہوتا تھا۔

(فائدہ !) پھر جس بادشاہ نے ان کی پیروی کی اور سرکاری سطح پر جشن ولادت باسعادت منایا وہ سلطان اربل ملک معظم ابو سعید مظفر الدین تھے جن کا شمار جلیل

القدر بادشاہوں میں ہوتا ہے۔

فائدہ !

جشن عید المیلاد النبی ﷺ کے طفیل عالم اسلام میں سلطان اربل ابو سعید مظفر الدین کا نام روشن ہو گیا۔

تعارف

حضرت عمر بن زید بدر موصلی رحمتہ اللہ علیہ زین الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے شیخ کامل، حافظ الحدیث، فقیہ العصر تھے علم حدیث میں ایک کتاب مغنی نہایت تحقیق و تدقیق سے ترتیب ابواب تحذف اسانید تصنیف فرمائی جو آپ کی حیات میں آپ کے پاس پڑھی گئی آپ کی وفات ۶۱۹ ھ میں ہوئی۔ امام الوقت آپ کی تاریخ وفات ہے (حدائق الحنفیہ صفحہ ۲۷۳)

فیض الغوث الاعظم

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے وصال کے ساٹھ سال بعد کے یہ حضرت عمر موصلی اپنے وقت کے امام کو طریقہ میلاد نصیب ہوا تو کہاں سے ہم پیران عظام رضی اللہ عنہم کے ماننے والوں کی عادت ہے۔ کہ ہر وہ نیکی جسے مرشد خصوصیت سے عمل میں لائے اس سے خصوصی دلچسپی لیتے ہیں اسی لئے عمر موصلی کا عمل میلاد کی دلچسپی لازمی امر تھی جس سے شاہ اربل متاثر ہو کر سرکاری طور پر منانے لگا تو پھر اس پر جملہ علماء و مشائخ کا اجماع ہوا اس پر مزید تبصرہ آگے چل کر عرض کروں گا انشاء اللہ۔

۷۰۰ھ صدی

اسی صدی میں میلاد شریف پر پہلی مستقل تصنیف معرض وجود میں آئی جس کا

ذکر آتا ہے اور اسی صدی میں مشہور نامور شاہ اربل نے اعلیٰ پیمانے پر میلاد شریف کا انعقاد کیا جس کی مثال نہ صدیوں پہلے ملتی ہے نہ بعد کو۔

ابو سعید ملک مظفر کا تعارف

علماء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا کہ بادشاہوں میں سب سے پہلے ملک مظفر ابو سعید صاحب اربل نے مولود شریف کو جاری کیا۔ اور حافظ ابن دحیہ نے اس کیلئے ایک رسالہ مولود تالیف کیا جس کا نام التنویر فی مولد البشیر النذیر رکھا۔ ملک مظفر نے ابن دحیہ کو اس کے صلے میں ایک ہزار دینار دیئے اور مولود شریف کیا۔ ملک موصوف ربیع الاول میں مولود کیا کرتا تھا اور اس کے پاس بڑے بڑے علماء صوفیہ کرام حاضر ہوا کرتے تھے وہ ان کو خلعت دیا کرتا تھا اور ان کیلئے عود لبان وغیرہ جلایا کرتا تھا اور مولود پر تین لاکھ دینار خرچ کیا کرتا تھا۔

ابن خلکان (مورخ) لکھتے ہیں کہ (مظفر الدین جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے عظیم پیمانے پر منایا کرتا تھا جسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ مظفر الدین اس جشن کو دینی اور دنیوی دونوں عید کی حیثیت دیتا تھا اندازے کے مطابق یہ جشن جامع مظفری (سرزمین دمشق پر حنابلہ کی بہت بڑی مسجد جو مظفر الدین نے تعمیر کروائی تھی) میں ہوتا رہا ہوگا۔

امام جلال الدین سیوطی نے سبط ابن الجوزی کی (مراۃ الزمان) کے حوالے سے لکھا ہے کہ سلطان (کاکبوری والی اربل) کے ہاں میلاد شریف میں شریک ہونے والے ایک شخص نے بیان کیا کہ اس نے خود شمار کیا کہ شاہی دستر خوان میں پانچ سو خستہ بکریاں، دس ہزار مرغیاں، ایک لاکھ آنجورے اور تیس ہزار ٹوکرے شیریں پھلوں کے لدے پڑے تھے...... میلاد شریف کی تقریب پر بڑے بڑے جید علماء اور جلیل القدر صوفیہ آتے تھے جنہیں وہ خلعت و اکرام شاہی سے نوازتا تھا۔ صوفیہ

کیلئے ظہر سے لے کر فجر تک محفل سماع ہوتی جس میں وہ بنفس نفیس شریک ہوتا ہر سال میلاد شریف پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا اس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب، جو سلطان ناصر صلاح الدین کی ہمشیرہ تھی بیان کرتی ہے کہ اس کی قمیص موٹے کرباس (کھدر کی قسم کے کپڑے) کی ہوتی تھی جو پانچ درہم سے زیادہ لاگت کی نہیں ہوتی تھی۔ کہتی ہے کہ ایک بار میں نے اس سلسلے میں ٹوکا تو انہوں نے کہا کہ میرے لئے پانچ درہم کا کپڑا پہن کر باقی صدقہ و خیرات کر دینا اس سے کہیں بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑے پہنا کروں اور کسی فقیر اور مسکین کو خیرباد کہہ دوں)۔

گھر کی گواہی

سلیمان ندوی نے محفل میلاد کے سلسلے میں سلطان مظفر الدین کے حسن عقیدت کو مزید تفصیل سے بیان کیا ہے محرم سے اوائل ربیع الاول تک لوگوں (علماء، صوفیہ، واعظین، حفاظ، شعراء.......) کے آنے کا سلسلہ قائم رہتا تھا اور مظفر الدین کا کبوری لکڑی کے قبے اور خیمے قائم کرتا تھا۔ ہر قبہ چار منزلہ پانچ منزلہ ہوتا تھا...... جب صفر کی پہلی ہوتی تھی تو ان قبوں اور خیموں میں آرائش ہونی شروع ہوتی تھی یہ قبے قلعے کے دروازے سے لے کر خانقاہ کے دروازے تک جو میدان کے قریب تھا، کھڑے رہتے تھے۔ مظفر الدین ہر روز عصر کے بعد یہاں آتا تھا اور ایک ایک قبہ پر کھڑا ہو کر گانا سنتا تھا اور سیر کرتا تھا اور خانقاہ میں رات گزارتا تھا اور اس میں بزم سماع منعقد کرتا تھا۔ نماز صبح کے بعد سوار ہو کر شکار کو نکلتا تھا، دوپہر کے قریب شکار سے قلعے میں واپس آتا تھا اور اسی طرح ہر روز، شب ولادت تک کرتا تھا مجلس میلاد ایک سال ربیع الاول کی آٹھویں کو کرتا تھا اور ایک سال بارھویں کو، جب شب ولادت کے دو دن باقی رہ جاتے تھے تو بے انتہا اونٹ، گائیں یا بھیڑ بکریاں نکالتا تھا اور ان کو باجے گانے کے ساتھ میدان تک لے جاتا تھا پھر ان کو ذبح کر کے قربان کرتے

تھے اور ہانڈیوں میں قسم قسم کے کھانے پکاتے تھے' جب شب میلاد آتی تھی تو بزم میلاد منعقد کرتا تھا' پھر قلعے سے اترتا تھا اور اس کے آگے آگے بہت شمعیں روشن ہوتی تھیں....... یہاں تک کہ بادشاہ خانقاہ تک پہنچ جاتا تھا اور اسی شب کی صبح کو قلعے سے سب سامان منگواتا تھا....... میدان میں..... محتاجوں کی دعوت ہوتی تھی اور عام دسترخوان جمع ہونے والوں کیلئے بچھتا تھا اس طرح عصر تک رہتا تھا اور پھر رات کو وہیں خانقاہ میں بادشاہ رہتا تھا اور صبح تک سماع ہوتا تھا)۔

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں (یہ بادشاہ' خود عالم' عادل' صاحب اخلاق حسنہ اور نہایت بزرگ شخص تھا) مفصل حالات فقیر کے رسالہ (شاہ اربل) میں دیکھئے۔

میلاد شریف پر ابن وحیہ کی تصنیف اول

مولود شریف کی سب سے پہلی مربوط کتاب سلطان مظفر الدین کے زیر اثر حافظ ابوالخطاب عمر بن حسن ابن وحیہ محدث اندلسی نے لکھا۔ ان خلکان نے ان دونوں (شاہ اربل اور امام ابن وحیہ کا تعارف خوب لکھا ہے فقیر کے رسالہ شاہ اربل کا میلاد اول اکا مطالعہ فرمائیے۔)

۱۔ اربل وابن وحیہ رحمہما اللہ تعالیٰ کو وہابیوں اور متعصب دیوبندیوں سے جتنا ہو سکا ان دونوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی پہلا جواب تو (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) اس لئے کہ انہوں نے جو کچھ لکھا اور کہا تمام مورخین بلکہ ان کے اکابر کے بھی خلاف ہے فقیر نے میلاد اور شاہان اسلام اور اربل کے حالات میں عرض کیا ہے۔ (اویسی غفرلہ)

تعارف ابن وحیہ رحمتہ اللہ علیہ

وہ علامہ اور امام ابن وحیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جنہوں نے سب سے پہلے میلاد

پر کتاب لکھی ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں صفحہ ۱۵۵ میں ان کا تعارف یوں لکھا ہے ابو الخطاب عمر بن الحسن بن علی بن محمد ابی ابن وحیہ الخلیفہ الکلبی شیخ الدیار المصریہ فی الحدیث ھوا اول من مشیخته دارالحدیث الکاملیہ آپ ہی پہلے دارالحدیث کاملیہ کے شیخ الحدیث ہیں آپ کی ولادت ۵۴۴ھ میں ہوئی۔

خاندان نبوت سے رشتہ

آپ باپ کی جانب حضرت سیدنا وحیہ کلبی صحابی کی اولاد سے ہیں توماں کی جانب سے سید حسینی ہیں کیونکہ آپ کی والدہ ماجدہ امتہ الرحمان سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھیں اسی لئے آپ فخریہ طور لکھتے **نوالنبین ابن وحیه بن الحسن و الحسین** ابن کثیر بغایہ و النہایہ صفحہ ۱۵۵ ج ۳ میں ابن خلکان کے حوالے سے لکھا کہ کان من اعیان العلماء و مشاهیر الفضلاء متقضا معلم الحدیث و ما یتعلق بہ عارفا بالنحو واللغتہ و ایام العرب واشعارہا آپ کاملین علما و مشاہیر فضلاء سے تھے علم الحدیث اور اس کے متعلقات کے بہت بڑے ماہر تھے صرف و نحو اور ایام العرب اور ان کے اشعار سے خوب واقف تھے۔ آپ نے ہی سب سے پہلی کتاب میلاد شریف کے موضوع پر لکھی (کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر) اسی کتاب کے بارہ میں ابن کثیر لکھتا ہے۔

وقت و قدو مشفت علی هنا الکتاب و کتبت منه اشیاء حسنته مفیده میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اس سے استفادہ کے طور پر کافی اچھے مضامین مین نے نقل کیے۔

۶۳۳ھ میں وفات پائی آپ کے محاسن میں حضرت ابو شامہ اور امام سخاوی نے بہت اچھے اشعار لکھے ہیں۔

انعام

شاہ اربل رحمہ اللہ نے آپ کو اس کتاب میلاد پر انعام و اکرام سے خوب نوازا جس کی تفصیل شاہ اربل کے ذکر خیر میں آئے گی۔

دیوبندیوں وہابیوں کا ظلم

ان لوگوں نے ایسے محدث بے مثال اور باکمال اور عالم بے نظیر و بے مثال کو میلاد شریف پر تصنیف لکھنے کی پاداش میں بادشاہ اربل مرحوم کو ملا کر کتنا ظلم ڈھایا افسوس ہے کہ اپنی جماعت کی دو چار حدیث کی کتابیں پڑھنے والے کو محدث اور شیخ الحدیث کے القاب کے علاوہ علم و عمل میں آسمان پر چڑھا دیتے ہیں لیکن وقت کے بہت بڑے امام کو جتنا گھٹانا تھا گھٹایا صرف اسی لئے کہ انہوں نے میلاد شریف پر کتاب لکھی اسے کہتے ہیں تعصب اور اسے کہتے ہیں فرقہ واریت۔

علامہ ابن وحیہ و شاہ اربل پر ناجائز تہمتوں کی تفصیل آتی ہے۔

شہادت مخالفین

سید سلیمان ندوی نے ابن خلکان کے حوالہ سے لکھا کہ حضرت ابن وحیہ وہ جید علماء اور مشاہیر فضلا سے تھے مغرب سے شام و عراق آئے راستے میں ۶۵۴ھ میں اربل کے علاقہ سے گزرے اس کے حکمران ملک معظم مظفر الدین بن زین الدین کو دیکھا وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منانے کا اہتمام کرتا ہے تو اس کیلئے کتاب التنویر فی المولد لکھی اور خود اسے پڑھ کر سنائی خود ابن خلکان کہتا ہے ہم نے اس کتاب کو سلطان کے ہاں ۶۶۵ھ چھ نشستوں میں سنا ہے اور لکھا کہ ابن وحیہ اندلسی ۵۴۴ھ میں پیدا ہوئے ۶۳۳ھ میں وفات پائی علم حدیث میں کمال رکھتے تھے۔ نحو، ادب و تاریخ عرب میں ماہر تھے۔

بہتان تراشیاں

ہفت روزہ اہلحدیث الاسلام لاہور میں شاہ اربل کے تحفہ' کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا پھر اسے ایک پمفلٹ کی صورت میں چھاپا گیا اس کے نمونے ملاحظہ ہوں۔

تاریخ ابن خلقان نمبرا کے شاہ اربل سعادت سے کوسوں دور اور شقاوت سے بھرپور فسق و فجور کا بازار ہر وقت گرم رکھتا تھا (صفحہ ۲)

نمبرا دو جگہ یہ حوالہ اسی طرح ہے اور جہالت و حماقت کیلئے صرف یہی دلیل کافی ہے اس لئے کتاب کا اصل نام ابن خلکان ہے جس غریب کو ق ک کا امتیاز نہ ہو وہ وہی لکھے گا جو اوپر مذکور ہے۔

تبصرہ اویسی

یہ سو فیصد جھوٹ ہے یہ شاہ اربل سلطان صلاح الدین ایوبی کا بہنوئی ہے ایوبی کی فتوحات اور کامیابی میں شاہ اربل رحمتہ اللہ کا بہت بڑا حصہ ہے صلاح الدین ایوبی کے دست راست پر بہتان تراشی سورج پر تھوکنے کے مترادف ہے اور فقیر نے رسالہ (شاہ اربل) تفصیل اور دلائل سے لکھا ہے کہ شاہ اربل رحمتہ اللہ کا اتقاء و پرہیزگاری اپنے دور میں ضرب المثل تھی نہ صرف خود بلکہ ان کی سلطنت میں فسق و فجور نام تک ختم تھا ہر طرف دینی اسلامی احکام کا راج تھا ان کا قصور یہی تھا کہ میلاد شریف کی مجلس و محفل ایسی عقیدت سے مناتا تھا کہ ملک بھر سے لوگ دور دور سے جوق در جوق نہایت عقیدت سے حاضر ہوتے۔

ابن وحیہ پر ظالمانہ حرکات

رسالہ مذکور میں لکھا کہ ابن وحیہ مولود میلاد کے متعلق جھوٹی روایات بنا کر

سناتا ابن وحیہ پیٹ پرست، خوشامدی، کذاب، خبیث اللسان تھا۔

تبصرہ اویسی

ابن کثیر و سلیمان ندوی جیسے متشدد و متعصب ابن وحیہ کو علامہ شیخ الحدیث امام اور اعیان العلماء و الفضلاء اور ان کی کتاب کو مفید لکھا ہے۔

امام فخرالدین رازی

اسی ۶۰۰ ھ صدی کا امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ بھی میلاد کا قائل و عامل تھا۔
امام ابن حجر مکی رحمتہ اللہ نے آپ کے میلاد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق کئی اقوال نقل فرمائے ہیں اور کھانے پینے کی مختلف اشیاء پر میلاد پاک پڑھنے کی برکات کا ذکر فرمایا ہے۔ (النعمتہ الکبریٰ)

تعارف

آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں علمی دنیا میں لفظ رازی ہی ایسا غالب ہے کہ اہل علم سنتے ہی اسی فخرالدین کا اسم مبارک سمجھتے ہیں ابن کثیر نے بجایہ نہایہ میں لکھا توفی فیھا، اسی سن ۶۰۶ ھ میں وفات پائی۔

امام رازی تنہا سند کافی ہیں

امام فخرالدین رازی کا علمی دنیا میں اتنا پلہ بھاری ہے کہ منکرین سارے مل کر بھی آپ کے علم کی گرد تک نہیں پہنچ سکتے امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کے دور کے چرچہ میلاد کے بعد سلطان اربل رحمتہ اللہ کی عقیدت اور میلاد شریف پر تن من دھن کی بازی لگا کر مجلس کا انعقاد پورے عالم اسلام کو متاثر کیا امام ابن الجوزی رحمتہ اللہ کے ایک صدی (۹۱ سال) بعد امام رازی کے قلم سے میلاد شریف کے جواز و

استحباب اور برکات و فوائد لکھنا اہل علم کیلئے کافی ہے لیکن ضد بری بلا ہے اس کا علاج کون کرے اسی ۷۰۰ ھ صدی کا امام ابو شامہ امام نووی کا استاد بھی میلاد شریف کا قائل و عامل تھا چنانچہ امام ابو شامہ علیہ رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ میلاد شریف میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تشریف آوری کی نعمت پر اللہ تعالی کا شکر اور میلاد شریف کرنے والوں کی حضور سے محبت کا اظہار ہوتا ہے وہ **فیہ اغاظہ الکفرہ والمنافقین** "اور کفار و منافقین اس سے کڑھتے اور جلتے ہیں"۔ (جواہر صفحہ ۱۱۲۲)

تعارف ابو شامہ

حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکی خلیفہ حاجی امداد اللہ رحمتہ اللہ علیہ و شیخ الدلائل الہ آبادی فرماتے ہیں کہ یہ وہی پہلے خوش قسمت عالم دین ہیں جنہوں نے دو بڑے خدا رسید بادشاہوں (نورالدین و صلاح الدین) کا زمانہ پایا اور ان کے کارناموں کو الروضتیں میں خوب واضح کیا۔

ابو شامہ رحمتہ اللہ کے علمی کارنامے صلاح الدین ایوبی کے دور میں قابل قدر ہیں ابن کثیر نے البدایہ و النھائیہ میں ان کے بیانات جلد ۱۳۔ ۱۲ میں تحریر فرمائے ہیں۔ آپ کا لقب شیخ شہاب الدین ہے آپ امام محی الدین نووی شارح مسلم رحمتہ اللہ کے استاذ مکرم ہیں آپ نے اس تقریب میلاد کے بارے میں مزید فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن جو صدقات و احسان اور زینت و خوشی کا اظہار ہوتا ہے وہ ہمارے زمانے کی بدعات حسنہ سے ہے کیونکہ فقراء کے ساتھ احسان کے علاوہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کار خیر کے کرنے والے کے دل میں نبی ﷺ کی محبت ہے اور وہ اللہ کا شکر کرتا ہے کہ اس نے ہم پر احسان کیا کہ نبی ﷺ کو پیدا کیا جو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور ہر شہر کے مسلمان مولود شریف کرتے ہیں۔

بقلم ابن کثیر تلمیذ ابن تیمیہ

ابن کثیر نے بدایہ ونہایہ صفحہ ۲۶۴، ۲۶۵ جلد ۱۳ میں آپ کا تعارف لکھاکہ عبدالرحمان بن اسماعیل الشیخ الامام العالم الحافظ المحدث الفقیہ المورخ المعروف شامہ شیخ دارالاشرفیہ یہ وہی اشرفیہ ہے جس میں امام ابو شامہ سے امام نووی شارح مسلم جیسے شاگرد فارغ التحصیل ہوئے پھر لکھا، مدرس الرکنیہ و صاحب المصنافات العدیدہ المفیدہ آپ کی چند تصانیف یہ ہیں۔

مختصر تاریخ دمشق مجلدات کثیرہ شرح شاطبیہ الروالی الامرالاول، رسالہ مبعث رسالہ فی الاسراء سب سے بڑا کارنامہ آپ کی تصنیف کتاب الروضتین فی الدولتین النوریہ و الصلاحیہ مع الذیل اس کتاب حضرت سلطان نورالدین زنگی اور سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہما اللہ تعالیٰ کے تفصیلی حالات لکھے جس سے آنے والے مصنّفین نے خوب استفادہ کیا خود ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ ہے بہت کچھ کتاب مذکور سے مواد لیا اس کی تصانیف کیلئے ابن کثیر نے العقیان (جواہر قیمتی) لکھا اور فرمایا کہ (دکان ذوفنون کثیرہ) فنون کثیرہ کے حافظ و عالم تھے **بلغ الشید شہاب الدین ابو شامہ رتبتہ الاجتہاد و بالجملہ فلم یکن فی وقتہ مثلہ فی امامنتہ وبیانتہ وعفتہ و امانتہ** حضرت ابو شامہ رتبہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے خلاصہ یہ کہ ان کے وقت میں ان جیسا ان کے علمی و عملی مرتبہ بھی اور دیانت و عفت (تقوی اور پرہیز گاری اور امانت میں کوئی نہ تھا۔ آپ پر امام اعظم ابو حنیفہ کی طرح صاحب الرای کی تہمت لگی ابن کثیر لکھتا ہے۔ **وقد قالہ اھل الحدیث و غیرھم انہ کان مظلوما** "محدثین وغیرھم فرماتے ہیں کہ آپ مظلوم تھے" شب منگل ۱۹ رمضان المبارک ۶۶۵ ھ میں وفات پائی۔

ہلاکو خان کا مظلوم

ہلاکو خان کے مظالم کس کو معلوم نہیں اس کے مظالم کے آپ بھی نشانہ بنے بڑی بے دردی سے آپ کو شہید کیا گیا چنانچہ ابن کثیر لکھتا ہے

وکان النین قتلوہ جاؤہ قبل فضربوہ یموت فلم یمت فقیل له الاتشتکی علیھم فلم یفعل و انشاء یقول

قلت لمن قال الاتشتکی ماجری فھو عظیم جلیل یقیض اللّٰہ تعالی لنا من یاخذ الحق ویشفی العلیل انا توکلنا علیه کفی فحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل

ترجمہ "میں نے اسے جواب دیا جس نے کہا کہ آپ اتنے بڑے مظالم پر شکایت بھی نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کی مدد فرمائے گا جو حق کا متلاشی ہے اور اس کا جی ٹھنڈا کرے جب ہم نے اس پر توکل کیا ہے تو وہی ہمیں کافی اور نعم الوکیل ہے"۔

امام نووی

امام شارح مسلم کو یہ فخر حاصل ہے کہ ابو شامہ کے لائق شاگرد اور آپ کے وصال (شہادت) کے بعد آپ کے قائم مقام دار الحدیث کی مسند پر بیٹھے

فیصلہ

منکرین میلاد از اول تا حال مل کر اس جیسا عالم دین پیش کریں الحمد للہ ہمیں فخر ہے کہ اس جیسے محقق علماء نے نہ صرف جواز میلاد کا فتویٰ دیا بلکہ دلائل قوی بھی قائم فرمائے۔

۸۰۰ ھ صدی

حافظ الحدیث علامہ ابو الخیر شمس الدین محمد بن محمد الجزری دمشقی رحمتہ اللہ علیہ ابولہب کے واقعہ کو لکھ کر فرماتے ہیں

فما بال حال المسلم الموحد من امته علیه السلام الذی یسر بمولده و یبذل ما تصل الیه قدرته فی محبته صلی اللّٰه علیه و سلم لعمری انما یکون جزاء ه من اللّٰه الکریم ان یدخله بفضله العمیم جنات النعیم (زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۳۹)

"کہ جب کافر ابولہب ولادت کی خوشی کرنے سے انعام پاگیا تو اس موحد مسلمان کا کیا حال ہے جو آپ کی ولادت سے مسرور ہو کر آپ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتا ہے (فرماتے ہیں) میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزاء ہو گی کہ اللہ کریم اپنے فضل عمیم سے اس کو جنات نعیم میں داخل فرمائے گا"۔

نوٹ یہ امام القراء اسی صدی میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے تھے ان کا تعارف و حالات فقیر نے تصانیف المیلاد و مصنفین میں کر دیئے ہیں۔

امام تقی الدین رحمتہ اللہ علیہ

آپ کے دو لتکدہ پر مجلس جمی تھی علماء کا اجتماع تھا نعت خواں نے یہ شعر پڑھا

وان تنهض الاشراف عند سماعه قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب

"عزت والے و شرافت والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ذکر سنتے ہی صف بہ صف یا گھٹنوں بل کھڑے ہو جاتے ہیں" (سیرت حلبی)

امام تقی الدین سبکی رحمتہ اللہ علیہ اور اسی مجلس کے تمام علماء کرام سرو قد

کھڑے ہوگئے۔ (نوٹ) آپ کی وفات ۷۷۰ھ یہ وہی امام سبکی رحمتہ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے ابن تیمیہ کی تحریک کو دبایا تھا۔

شاہان مصر

اسی صدی میں شاہان مصر نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ و سلم کا خوب چرچا کیا ۷۸۵ھ میں شاہ مصر نے محفل میلاد منعقد کی جس میں دس ہزار مثقال سونا خرچ کرنے کا اندازہ ہے

عینی شاہد

اس میلاد مبارک کا عینی شاہد خود علامہ ابن جزری ہیں جو اس میلاد میں شریک تھے المورد الروی میں۔

فائدہ

بادشاہ مصر نے صرف میلاد کیلئے بہترین سائبان بنوایا ہوا تھا جو شب میلاد اور یوم میلاد میں لگایا جاتا تھا پھر سارا سال لپٹا رہتا تھا اس سائبان کے نیچے بارہ ہزار آدمی بیٹھتے تھے (مزید تفصیل میلاد اور شاہان اسلام میں دیکھئے)

صدی ۸۰۰ھ کا عجوبہ

وہ ابن تیمیہ جو نجدی وہابی تحریک کا ملجاؤ ماویٰ ہے جسے نجد کے وہابی اور ہندوپاک کے وہابی دیوبندی شیخ الاسلام اور اسکی ہر تحریر کو حجت سمجھتے ہیں اس کے قلم سے بھی میلاد شریف کے جواز لکھا گیا چنانچہ لکھا کہ۔

فتعظیم المولد اتحانه موسما قد یفعله الناس ویکون له فیه اجر عظیم لحسن قصده و تعظیمه لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کما قد

متہ لک انہ یحسن من بعض الناس ما یستقبح من المومن المسدر
(اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ ۲۹۷)

اگر محفل میلاد کے انعقاد کا مقصد تعظیم رسول علیہ السلام ہے تو اس کے کرنے والے کیلئے اجر عظیم ہے جس طرح میں نے پہلے بیان کیا ہے (اور صاف ظاہر ہے کہ مسلمان ممالک میں محافل میلاد کے انعقاد میں سوائے تعظیم و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی بھی مقصد پیش نظر نہیں ہو سکتا۔

وکذالک ما یحدثہ بعض الناس اما مضاہاہ للنصاری فی میلاد عیسی علیہ السلام واما محبتہ للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تعظیما لہ واللہ قد یثیبھم علی ھذا المحبتہ والاجتھاد

بعض لوگ جو محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں ان کا یا تو مقصد فقط رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم ہے اگر دوسری صورت ہے تو اللہ تعالی ایسے عمل پر ثواب عطا فرمائے گا۔

فائدہ

ابن تیمیہ ۷۲۸ھ ۱۳۲۸ء میں فوت ہوا

واہ ابن تیمیہ

حضرت مولانا بلبل فرید محمد یار (گڑھی اختیار) رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ابن تیمیہ کی اگر نجات کی امید ہو سکتی ہے تو اسکی تصنیف الصارم المسلول سے کہ اس میں بڑے بھرپور دلائل سے ثابت کیا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معمولی سے گستاخی پر وجوب القتل کا فتوی صادر کیا یہاں تک لکھا کہ اگر کوئی حضور علیہ السلام کے بال مبارک اور جوتے مبارک کو تصغیر (شعر کو شعیر) نعل کو نعیل سے

بولے تو واجب القتل ہے وغیرہ وغیرہ

تبصرہ اویسی غفرلہ

نجدی وہابی تحریک کا سرمایہ ابن تیمیہ کے مذہب کا راج ہے لیکن افسوس کہ اپنے اس بڑے امام کی بھی نہیں سنتے جبکہ وہ صاف لکھ رہے ہیں کہ تعظیم و حب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ارادہ پر میلاد شریف کے انعقاد سے اجر عظیم نصیب ہوگا اور مخالفین کو یہ بھی اعتراف ہے کہ اہلسنّت عوام و خواص کا میلاد کرنا اور اتنا بڑا اہتمام محض تعظیم و حب رسول ﷺ ہی ہے اور وہابیوں' دیوبندیوں کو حیاء و شرم ہے تو ان کے لئے ابن تیمیہ کا حوالہ ہی کافی ہے لیکن بقول ابوالکلام کے والد گرامی رحمہ اللہ کے۔

وہابی بے حیاء ہیں یارو
انہیں تڑا تڑ جوتے مارو

۹۰۰ھ صدی

اس صدی میں میلاد شریف اور اس کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کیلئے قیام کا عام چرچا تھا چنانچہ شارح بخاری حضرت علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فتح الباری صفحہ ۱۱۸ جلد ۹ میں لکھتے ہیں کہ۔

نکر السہیلی ان العباس قال لما مات ابو لہب رائیتہ فی منامی بعد حول فی شرحان فقال ما لقت بعد قم القیام عند نکر ولابتہ سید المرسلین صلی اللہ علیم وسلم امر لاشک فی استعبابہ استحسانہ و ندبہ یخصل کفاعلہ من الثواب الاوفر الخیر الاکبر لانہ تعظیم النبی

الکریم ذی الخلق العظیم الذی اخرجنا اللہ بہ من ظلمات الکفر الی الایمان وخلصنا اللہ من نار الجھل الی جنات المعارف والایقان

"امام سہیلی نے ذکر کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا، ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب و مستحسن و مندوب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور قیام کرنے والے کو ثواب کثیر اور فضل کبیر حاصل ہو گا کیونکہ یہ قیام تعظیم ہے کس کی تعظیم اس نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیہ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں ظلمات کفر سے ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب سے تمہیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشت معرفت و یقین میں داخل فرمایا" اس کے بعد بہت سے دلائل نقل کر کے فرمایا۔

قد اجتمعت الامتہ المحمدیتہ من اھل السنتہ والجماعتہ علی استحسان القیام المنکور و قد قال صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالتہ

"بلاشبہ امت محمدیہ کے اہل سنت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی"۔

تعارف

یہی امام ابن حجر عسقلانی شارح بخاری ہیں جن کی فتح الباری محدثین میں مشہور و معروف ہے محدثین فرماتے ہیں کہ علامہ ابن حجر علم الحدیث کے پہاڑ ہیں آپ

تصنیف و تالیف کے اس قدر وسیع کام کے ساتھ کثیر الصوم و کثیر العبادات تھے اور طلبہ کو بھی برابر درس دیتے تھے مسئلہ میلاد و قیام میں آپ کا قول مخالفین پر اتنا بھاری ہے کہ یہ سارے مل کر بھی آپ کے علمی وزن کو نہیں اٹھا سکتے۔ (نوٹ) آپ کی وفات ۸۵۲ھ میں ہوئی

۱۰۰۰ھ

اس صدی میں جتنے آئمہ مشاہیر ہو گزرے ہیں سب کے سب میلاد شریف کے قائل و عامل ہیں بلکہ اس پر تصانیف لکھیں اور جتنا اس پر اعتراضات وارد ھو سکتے تھے سب کا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں تحریر فرمایا اور ناگہانی کی طرف سے جتنا خدشات تھے سب کا محققانہ رد لکھا چند مشاہیر کی تصریحات ملاحظہ ہوں

امام الحرمین علامہ ابن الحجر مکی رحمۃ اللہ

تعارف

آپ کی ولادت ۹۰۹ھ میں ہوئی بیس سال سے کم عمر میں علوم کی تکمیل کی ۹۳۳ھ میں مکہ مکرمہ میں مستقل سکونت اختیار کرلی یہیں پر درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے بہت بڑے مشاہر نے شیخ السلام خاتمتہ العلماء لا علوم بحر بیکراں امام الحرمین واحد العصر ثانی القطر ثالث الشمس و القمر کے القاب سے یاد کیا (شذور لذہب صفحہ ۳۷)

سلطان ملا علی القاری مصنف مرقات شرح مشکواہ اور صدی گیارہویں کے مجدد آپ ہی کے قابل فخر شاگرد ہیں آپ کی شخصیت اور علمی تحقیق کے غیر بھی قائل ہیں چنانچہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا کہ شیخ ابن حجر مکی مکہ شریف میں مفتی حجاز تھے جامع علوم ظاہری و باطنی تھے (حاشیہ تاریخ اہلحدیث صفحہ ۲۹۳)

امام الحافظ السخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

لازال اهل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن الکبار یحتفلون فی شهر مولده صلی الله علیه وآله وسلم بعمل۔
المشتمله علی الامور المبهحته الرفیعته و یتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات و یظهرون السرور و یزیدون فی المبرات و یعتنون بقراء ه مولوبه الکریم و یظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم (سبل الهدی صفحہ نمبر۴۳۹) ترجمہ وہی ہے جو پہلی عبارات میں گزرا

(نوٹ) یاد رہے کہ امام سخاوری رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۹۰۲ ھ میں ہوا ہے

تعارف

مشہور محدث اور اپنے دور میں بہت بڑے علامہ تھے درس و تدریس مشغلہ رہا ایک عرصہ تک مکہ معظمہ میں مجاورت اختیار فرمائی یہاں بھی تدریس میں مشغول رہے کئی کئی ماہ وسال حرمین طیبین رہ کر وطن واپس لوٹ آئے اسی طرح آتے جاتے مدینہ طیبہ میں وفات پائی لاتعداد علماء و مشائخ نے آپ سے علم حاصل کیا آپ کی جملہ تصانیف مفید ہیں فتح المغیث و المقاصد صدر الحسنہ والقول البدیع فی الصلواہ علی الحبیب الشفیع بہت مشہور ہیں۔ امام ذہبی کے بعد جرح و نقد میں آپ ہی تھے (شذرات الذہب صفحہ ۱۵ جلد ۸) اس کے باوجود (میلاد النبویہ) کی نہ صرف جواز کی بات کی ہے بلکہ ایسی محفل پر اہل اسلام کے طریقہ میلاد پر تحسین فرمائی ہے اور میلاد پاک کی برکات کا اعتراف فرمایا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ

آپ اپنی کتاب احسن المقصد فی عمل المولد میں مجلس میلاد کی ضروریات بیان

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

ان اصل المولد الذی هوا اجتماع الناس و قراء ه ما تیسرا من القران و روایته الاخبار الواربه فی مبداء امر النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم و ما وقع فیه من الایات ثم یمدلهم سماط یاکلون و یفرقون من غیر زیابه عندی من البدع الحسنته التی یثاب علیها صاحبها لما فیه من تعظیم قدر النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم واظهار الفرح والاستبشار بمولده الشریف

ترجمہ "مجلس میلاد میں صرف یہ چیزیں ہوتی ہیں لوگوں کا اجتماع' قرآن شریف کی تلاوت' روایات متعلقہ ولادت نبی کا دہرانا' اور ان معجزات و آیات شریفہ کا تلاوت کرنا جو اس کے متعلق واقع ہوئی ہیں اس کے بعد کھانا تقسیم کرنا اور دسترخوان پر بیٹھ کر خود کھانا (شیخ صاحب فرماتے ہیں) کہ میرے نزدیک یہ ان نو ایجاد امور میں سے ہے کہ جن پر عمل کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے کیونکہ مجلس میلاد میں حضور علیہ السلام کا اعزاز اور تعظیم اور آپ کی پیدائش پر اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔
(نوٹ آپ کا وصال ۹۱۱ھ میں ہوا)

تعارف

آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں عوام سے لے کر علماء مدرسین و مولفین و مبلغین اور طلبائے مدارس عربیہ تک مشہور و معروف ہیں کثیر التعداد تصانیف کے مصنف ہیں اور ایسی مفید تالیفات کہ صدیوں سے اہل اسلام مستفید ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک استفادہ کرتے رہیں گے آپ کو نویں صدی کا بالاتفاق تمام گروہوں نے مجدد مانا ہے اور بیداری میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زیارت سے بارہا مشرف ہوئے اور حضور نبی علیہ السلام سے احادیث کی صحت کی تصدیق کرائی آپ نے ہی امام (سیوطی رحمتہ اللہ علیہ) کو شیخ الحدیث کے لقب سے یاد

فرمایا (مزید حالات تصنیفات المیلاد و المصنفین) میں ہے۔

امام احمد قسطلانی

علامہ امام احمد بن محمد قسطلانی شارح بخاری رحمتہ اللہ علیہ میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں۔

ولازال اهل الاسلام يختلفون بشهر مولده عليه الصلواه والسلام يعلمون الولائم و يتصد قون فى لياليه بانواع الصدقات و يظهرون السرور و يزيدون فى المبرات و يعتنون بقراء ه مولوبه الكريم و يظهر عليهم من بر كاته كل فضل عميم و مما جرب من خواصه انه امان فى نلك العام و بشرى عاجلته نبيل البغيته و الرام فرحم اللّٰه امراء تخذ ليالى شهر مولده المبارك اعيابا ليكون اشد علته على من فى قلبه مرض

(زرقانی علی المواهب صفحہ ۱۳۹)

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے اور دعوتیں کرتے اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے و خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کیلئے حفظ و امان کا سال ہو جاتا ہے اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں اللہ تعالی اس شخص پر بہت رحمتیں نازل فرمائے جس نے میلاد کی راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنا لیا تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت و مصیبت ہو جائے اس پر جس کے دل میں

مرض و عناد ہے یاد رہے کہ امام قسطلانی کا وصال ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء میں ہوا۔

تعارف

آپ کی شرح بخاری ارشاد الساری المعروف قسطلانی بہت بڑی مشہور ہے مواہب لدنیہ بھی آپ کی تصنیف ہے جو سیرت کے باب میں عدیم المثال کتاب ہے (بستان المحدثین) اس پر امام زرقانی رحمتہ اللہ نے آٹھ جلدوں میں شرح لکھی ہے جو کہ وہ بھی مواہب لدنیہ کی طرح مقبول عام تصنیف ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام قسطلانی کے وعظ سننے کیلئے دنیا سمٹ آتی تھی (بستان المحدثین)

امام جمال الدین الکتانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبجل مکرم قدس یوم ولابتہ و شرف و عظم بکان وجوبہ صلی اللہ علیہ وسلم مبداء سبب النجاتؔ لمن اتبعہ و تقلیل حظ جھنم لمن اعدلھا لفرحہ بولابتہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن المناسب اظھار السرور وانفاق المیسور۔ (الجامع الطیف ص ۲۱۰)

"آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت کا دن نہایت ہی معظم، مقدس اور محترم و مبارک ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود پاک اتباع کرنے والے کیلئے ذریعہ نجات ہے جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا اس نے اپنے آپ کو عذاب جہنم سے محفوظ کرلیا۔ لہٰذا ایسے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا اور حسب توفیق خرچ کرنا نہایت مناسب ہے"۔

یاد رہے کہ امام جمال الدین کتانی رحمتہ اللہ علیہ دسویں صدی کے بزرگ ہیں یہ کتاب مکہ معظمہ کی تاریخ میں بہترین تصنیف ہے اس کا سن تالیف ۹۴۹ھ ہے۔

مصنف مجمع البحار

آپ کی یہ کتاب عالم اسلام میں ایک بے مثال تصنیف ہے علوم حدیث کے ماہرین کو معلوم ہے کہ مصنف کا اس تصنیف سے اہل اسلام پر کتنا احسان ہے یہی امام محمد طاہر حنفی نے اپنی کتاب مجمع البحار کو جب ماہ ربیع الاول میں اخیر تک مکمل کرلیا تو خاتمہ پر یہ عبارت لکھی کہ

ثم بحمد اللہ و تیسیرہ الثلث الاخیر من بحار الانوار فی اللیلته الثانیه عشرہ من شہر السرور والبہجته منبع الانوار والرحمته شہر ربیع الاول فانہ شہر امرنا باظہار الحبوب فہیہ کل عام

ترجمہ "خدا کے فضل و توفیق سے کتاب مجمع البحار کا آخری ثلث پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے ماہ ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ کی رات کو جو خوشی اور کامرانی کا مہینہ ہے اور انوار و رحمت کا سرچشمہ ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہر سال ہر اس موقعہ پر اظہار مسرت کریں"۔

تعارف

آپ کا اسم گرامی ملک المحدثین الشیخ الجلیل محمد بن طاہر بن علی گجراتی ٹپنی (انڈیا) ہے۔ آپ مسلکا" حنفی ہیں ۹۸۶‘۹۸۷ھ میں وفات پائی بڑے محدث‘ لغوی اور جامع العلوم والفنون تھے صلاح و تقوی کے پیکرعلوم و فنون کے ماہر و حاذق علماء‘ گجرات میں سے سب سے بڑے عالم حدیث تھے۔ فتنہ مہد یت کے خلاف اپنے شیخ علی متقی رحمتہ اللہ علیہ کی طرح بڑے عزم و حوصلہ سے کام کیا عہد کیا تھاکہ جب تک اس بدعت کا استیصال صوبہ گجرات وغیرہ سے نہ ہوا۔ بارہا اس پر کامیاب ہو گئے لیکن نااہل سلاطین کی وجہ سے فتنہ زور پکڑتا تو پھر آپ دستار اتار دیتے انہی فتنہ

بازوں کے ہاتھوں شہید ہوئے اخبار الاخیار از شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ میں آپ کے حالات تفصیل سے درج ہیں۔

آپ کی تصانیف میں یہی کتاب مجمع البحار الانوار اور تذکرہ الموضوعات المغنی فی اسماء الرجال مشہور ہیں (حدائق الحنفیہ وغیرہ)

۱۰۰۱ھ امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالی اپنے مکتوبات جلد سوم صفحہ ۷۲ میں اپنا معمول لکھتے ہیں کہ (امروز طعامہائے متلون فرمودیم کہ بروحانیت آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببرندو مجلس شادی بسازند)

ترجمہ "۱۲ ربیع الاول کو ہم نے حکم دیا کہ قسم قسم کے کھانے پکائے جائیں جو نیاز نبوی کیلئے ہوں اور ایک مجلس شادی قائم کی جائے" پھر اسی کے قریب تر مقام پر لکھتے ہیں کہ (در نفس قرآن خواندن بصورت حسن و قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است)

ترجمہ "صرف قرآن کی تلاوت اور نعت شریف پڑھنے میں کیا حرج ہے"۔

تعارف

آپ کی ذات محتاج تعارف نہیں آپ کو الف ثانی کا مجدد دنیائے اسلام کے تمام علماء و مشائخ نے تسلیم کیا اور ایسے مجدد سے استحباب میلاد شریف کے بعد انکار کی گنجائش ہی نہیں لیکن جسے میں نہ مانوں کا مرض ہو اس کا کیا علاج ؟

شیخ المحدثین رحمۃ اللہ

اسی صدی کے مایہ ناز عالم دین سیدنا شاہ عبدالحق دہلوی رحمتہ اللہ ابولہب کی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

دریں جا سند است مراہل موالید راکہ در شب میلاد آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود چوں بسرور میلاد آنحضرت و بذل شیر جاریہ دے بجہت آ نحصرت جزا دادہ شد تا حال مسلماں مملواست بہ محبت و سرور بذل در دے چہ باشد و لیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ انداز غنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد (مدارج النبوت صفحہ)

"اس واقعہ میں میلاد شریف کرنے والوں کی روشن دلیل ہے جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب کافر تھا جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ صلی اللہ کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے لیکن چاہئے کہ میلاد شریف عوام کی بدعتوں گانے اور حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو"۔

اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں میرے تمام اعمال فساد نیت کا شکار ہیں البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری ہی عنائت سے اس قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، محبت، وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

اے اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لئے اے ارحم الراحمین! مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی (اخبار الاخیار)

ملا علی القاری رحمتہ اللہ علیہ

آپ کو دیوبندی و اہلسنت کے علمائے بالاتفاق اس صدی کا مجدد مانتے ہیں آپ نے میلاد شریف پر ایک تصنیف (المورد الروی) لکھی ہے اب وہ اردو میں بھی شائع ہو چکی ہے اس کے اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

حمد ہے اس ذات کی جس نے ہمیں اسلام کے ساتھ زندگی دی اور امت محمدی علیہ السلام میں پیدا فرمایا جس کی انبیاء کرام نے بھی تمنا کی پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری تمام نعمت و عنایت اکرام ہے اور زمانہ ارسال و مکان ایصال میں اقبال و استقبال واجب ہے۔ (المورد الروی فی مولد النبوی عربی صفحہ ۶)

امام سخاوی علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ اہل اسلام تمام اطراف و بڑے بڑے شہروں میں ہمیشہ ماہ میلاد (ربیع الاول میں محافل میلاد منعقد کرتے ہیں ... مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور نیکیوں میں رغبت کرتے ہیں محافل میں میلاد شریف پڑھتے ہیں اور اسکی برکت سے ان پر فضل عظیم و عمیم ہوتا ہے اور یہ بات مجرب ہے (ص ۷)

امام ابن جزری علیہ الرحمتہ

نے فرمایا محفل میلاد کے خواص سے ہے کہ اس سے سارا سال امان تام حاصل ہوتا ہے بشارت نصیب ہوتی ہے اور مقاصد پورے ہوتے ہیں اور اس میں اہل ایمان کیلئے سرور اور شیطان کیلئے ذلت و رسوائی ہے (صفحہ ۷ و ص ۱۰)

عجم

اہل عرب و اہل مکہ مدینہ کی طرح، اہل عجم بھی معظم ماہ ربیع الاول کی آمد اس زمانہ مکرم میں بڑی بڑی محافل کا انعقاد کرتے ہیں خاص و عام و فقراء کیلئے کھانے کا اہتمام کرتے ہیں ختم پڑھتے، تلاوت کرتے اور نعت و اشعار سنتے ہیں مختلف قسم کی

نیکیاں حاصل کرتے اور کئی طریقوں سے سرور اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں (صفحہ ۹)

بوڑھی مائیں

(میلاد شریف کی مقبولیت کا یہ عالم ہے) کہ بعض بوڑھی عورتیں چرخہ چلا کر اور سوت کات کر رقم جمع کرتی ہیں تاکہ محفل میلاد قائم کریں علماء کرام و بزرگان دین کو مدعو کریں اور اس موقع پر اپنی قدرت و توفیق کے مطابق ان کی ضیافت کریں (صفحہ ۹)۔

علماء مشائخ

اور علماء و مشائخ اس مولد عظیم مجلس مکرم کی اس قدر تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی بھی اس میں حاضری سے انکار نہیں کرتا تاکہ اس کے نور و سرور کا ادراک کریں (صفحہ ۹)

تمنائے جمیل

حضرت ابراہیم ابن جماعہ علیہ الرحمتہ مدینہ منورہ میں میلاد شریف کے موقع پر کھانا پکاتے اور لوگوں کو کھلاتے اور یہ فرماتے تھے کہ اگر مجھے گنجائش ہوتی تو میں ماہ میلاد کے ہر دن اس طرح میلاد شریف کا اہتمام کرتا (صفحہ ۱۴)

کتابی میلاد

میں (علی قاری) چونکہ حضرت ابن جماعہ جیسی ضیافت سے عاجز ہوں اس لئے میں نے اس کتاب (المورد الراوی فی المولد النبوی) کے یہ اوراق لکھے ہیں تاکہ یہ معنوی و نوری ضیافت صفحات دہر پر ہمیشہ جاری رہے صرف کسی سال اور مہینہ سے مختص نہ رہے (صفحہ ۱۴)

علامہ ابن جوزی علیہ الرحمتہ نے فرمایا جس ابولہب کافر کی مزمت میں قرآن (سورہ تبت) نازل ہوا میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی لونڈی آزاد کرنے پر جب اسے یہ جزا ملی کہ ہر پیر کی رات (شب ولادت) اس کیلئے یہ تخفیف ہوئی کہ اسے دوزخ میں اپنی دو انگلیوں کے درمیان (ٹھنڈا) پانی چوسنا میسر آیا تو اس امتی موحد مسلمان کا حال کیا (خوش حال) ہوگا۔ جو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی مناتا ہے اور آپ کی محبت میں حتی المقدور خرچ کرتا ہے۔

ملا علی قاری، مورد الروی کے دیباچہ میں فرماتے ہیں

لازال اهل الاسلام یحتفلون فی کل سنته جدیده ویعتنون بقراء ه مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عظیم

"ہمیشہ سے اہل اسلام، ہر سال (ربیع الاول شریف کے مہینے میں) محفل میلاد منعقد کرتے ہیں اور حضور ﷺ کی میلاد خوانی کرتے ہیں جس کی برکت سے ان پر فضل خداوندی کی بارش ہوتی ہے۔ (نوٹ (آپ کا انتقال ۱۰۱۴ھ میں ہوا۔

تعارف ملا علی قاری رحمتہ اللہ

آپ مشہور و معروف وحید عصر فرید دہر محدث و فقیہ جامع معقول و منقول تھے اسی صدی گیارہویں کے بالاتفاق مجدد آپ ہیں آپ کا تعارف آپ کی مرقات شرح مشکوات کافی ہے آپ کی علمی تحقیق پر نہ صرف احناف کو اعتماد ہے بلکہ منکرین میلاد کو بھی اعتماد ہے آپ کی تصانیف شاہد ہیں کہ جس موقف پر ڈٹ گئے کسی کی کیا مجال کہ انہیں اس موقف سے ہٹا سکے آپ بڑے اعلام علماء کی کیا بات اساتذہ سے بھی ٹکرا جاتے مثلا" ایمان ابوین کے خلاف ہوئے تو آپ کے استاذ مکرم اور محقق زمان علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ کے حکم کو بھی اپنی تحقیق کے خلاف سمجھ کر موقف سے نہ ہٹے یہاں تک غیبی انتباہ کے بعد سچے دل سے تائب ہوئے تفصیل فقیر کی

تصنیف ابوین مصطفیٰ میں ملاحظہ ہو۔

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اگر یہ مسئلہ شرعی طور خلاف اسلام ہوتا تو آپ اس کی تردید میں کبھی پس و پیش نہ کرتے لیکن الحمدللہ اس مسئلہ کو ایسی عقیدت سے قبول فرمایا کہ اس پر بہترین تصنیف لکھی جس کے اوپر اقتباسات آگئے ہیں قارئین کو اس کتاب کے مطالعہ کی دعوت ہے حال ہی میں اردو ترجمہ چھپا ہے اسے پڑھنے کے بعد قارئین خود فیصلہ فرمائیں گے کہ ایسے متبحر علامہ امام مجدد وقت میلاد شریف کے استحباب کے قائل ہیں تو اسی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں لہٰذا الشہر فی الاسلام فضل و تفوق علی الشہور ربیع فی ربیع و نور فوق نور فوق نور۔ اسلام میں اس ماہ ربیع الاول شریف کی بہت بڑی فضیلت ہے اور یہ تمام مہینوں سے (سوائے رمضان) کے افضل ہے ربیع (بہار) کے موسم میں ربیع الاول کے مہینہ میں بہار عالم تشریف کی آوری نور علی نور ہے۔

صدی ۱۲۰۰ھ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن حضور کے مولد میں حاضر تھا اور لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور جو (معجزے) آپ کی ولادت کے وقت اور بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ انوار سطعت دفعہ واحدہ یکبارگی انوار ظاہر ہوئے پس میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس (میلاد) اور مشاہد مبارکہ پر مقرر ہیں نیز میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار' انوار رحمت سے ملے ہوئے ہیں (فیوض الحرمین صفحہ ۲۷) والانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ۔

یہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب (الدر الثمین)

میں لکھتے ہیں کہ

فی ایام المولد طعاما صلته بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفتح لی فی سنته من السنین شئی اصنع به طعاما فلم اصنع الاحمصا مقلیا فقسمته بین الناس فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و بین یدیه هذه الحمص

ترجمہ "میں ہر سال میلاد شریف کے موقع پر کھانا تقسیم کرتا تھا اور حضور علیہ السلام کی نیاز میں مال خرچ کرتا تھا مگر اتفاقاً" ایک سال مجھے وسعت نہ رہی کہ میں نیاز دے سکوں تو میں نے بھونے ہوئے چنے ہی نیاز میں تقسیم کردیئے تو خواب میں حضور علیہ السلام کی مجھے زیارت ہوئی اور بعینہ وہی چنے آپ کے پاس رکھے ہوئے دیکھے"۔

فائدہ

ان حوالوں میں دو بزرگوں کے نہ صرف میلاد شریف کا بیان ہے بلکہ میلاد کی مجلس و محفل پر انوار و تجلیات کی بارش اور میلاد شریف سے دیدار مصطفیٰ ﷺ کا ذکر ہے اور یہ دونوں دولتیں معمولی انعام نہیں اور نہ ہی معمولی انسانوں کو نصیب ہوتا ہے اسی لئے ہم ان دونوں بزرگوں کو اپنے بڑے اولیاء کاملین مانتے ہیں اب ان کا تعارف ملاحظہ ہو۔

شاہ عبد الرحیم قدس سرہ

آپ حضرت ولی اللہ محدث دہلوی کے والد گرامی ہیں شاہ ولی اللہ محدث رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے کمالات علمی اور ولایت و کرامات کا ذکر اپنی تصانیف میں بکثرت فرمایا ہے تبرکاً" فقیر چند باتیں عرض کرتا ہے۔

حضرت "شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ علیہ کا یہ تعارف کچھ کم نہیں کہ آپ کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی مجلس انعقاد سے حضور سرور عالم ﷺ نے زیارت سے نوازا اور آپ کے تعارف میں اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ شہنشاہ عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ کے فتاوی عالمگیر کی تدوین کے وقت ان چالیس علماء کرام کے سربراہ تھے جنہوں نے عالمگیری فتاوی کو مرتب کیا۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

آپ کی ذات محتاج تعارف نہیں اس لئے ہر تینوں فرقے (۱) دیوبندی (۲) وہابی (۳) مودودی اور اہلسنّت کے مسلم بزرگ ہیں اگرچہ وہابیوں نے آپ کے نام غلط کتابیں لکھ کر اور دیوبندیوں نے ان کے نام غلط حوالے گھڑ کر ان کی تصانیف میں داخل کر کے وہابی ثابت کرنے کی کوشش کی لیکن محققین نے شاہ ولی اللہ کو وہی ثابت کر دکھایا جیسے وہ تھے۔

حنفی تھے نہ کہ وہابی

غیر مقلد بنانے میں یہ حربہ استعمال کیا کہ شاہ صاحب نجدی محمد عبدالوہاب کے ہمنوا تھے اس لئے کہ ان کے ہمنوا ہونے کے علاوہ دو سال عرب میں رہ کر اس کی تحریک سے متاثر ہوئے اسی لئے (معاذ اللہ) وہابی تھے۔ لیکن الحمد للہ شاہ صاحب کی اپنی تصانیف اور قلمی تحاریر نے واضح الفاظ میں بتایا کہ آپ حنفی تھے۔

سنیت

انوار الباری شرح البخاری میں احمد رضا بجنوری نے لکھا کہ شاہ صاحب نے اپنے ایک شاگرد کو سند لکھ کر دی تو آخر میں لکھا (الحنفی عملاً الخ) اس کی تصدیق آپ کے صاحبزادہ شاہ رفیع الدین نے بھی فرمائی (انوار الباری صفحہ ۱۹۷) فقیر اویسی

غفرلہ نے دو جلدوں میں ایک کتاب لکھی ''التحقیق الجلی فی مسلک شاہ ولی اللہ'' اس میں ثابت کیا ہے کہ شاہ ولی اللہ حنفی، سنی، صوفی تھے۔ وہابیوں کے جوابات خوب دیئے فقیر کی تصدیقات امام احمد رضا سے لے کر فقیر کے اکابر و معاصرین رحمہم اللہ نے کی ہے۔

پر آشوب صدی ۱۴، ۱۳ھ

یہی وہ پر آشوب دور ہے جس کیلئے حضور نبی پاک ﷺ نے صدیوں پہلے (ھنالک الزلال والفتنٌ) بجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور فرمایا (یطلع قرن الشیطان) وہاں سے شیطان کا سینگ طلوع کرے گا چنانچہ حضور علیہ السلام کی یہ غیبی خبر معجزہ کے طور پر محمد بن عبدالوہاب نجدی کی صورت میں ظاہر ہوئی اس کا مختصر سا تعارف دیوبند کے شیخ الاسلام حسین احمد مدنی کانگریسی سے سنئے۔

محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطل اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اھل سنت والجماعتہ سے قتل وقتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا، ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا (الشہاب الثاقب صفحہ ۴۲)

وہابی مذہب کا آغاز

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ملت اسلامیہ میں فتنہ و انتشار پھیلانے کیلئے جو نیا مذہب ایجاد کیا اس کی بنیاد ابن تیمیہ کے عقائد باطلہ پر تھی اور اس کے نئے مذہب سے خود اس کے گھر والے حتی کہ باپ اور بھائی بھی بیزار تھے چنانچہ لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نے توحید کی دعوت دی، بس پھر کیا تھا مخالفت کا سیلاب امنڈ آیا۔ اعزہ و اقرباء درپے آزار ہوگئے خود باپ کو بھی یہ (وہابیانہ و باغیانہ) ادا پسند نہ آئی (محمد

بن عبدالوہاب مصنفہ مسعود عالم ندوی صفحہ ۲۳ شیخ ابن عبدالوہاب کے بھائی سلیمان بن عبدالوہاب ان کے مخالف تھے' اور ان کی تردید میں رسالے بھی لکھے سلیمان بن عبدالوہاب کا رسالہ الصواعق الالہیہ فی الرد علی الوہابیہ کے نام سے چھپا ہوا ملتا ہے (مختصراً" محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۳۸)

انتباہ

جب اس مذہب ابن تیمیہ کے عقائد پر تھا تو اس نے قبہ جات کو کیوں گرایا اور میلاد دشمنی میں زیادہ سرگرمی کیوں دکھائی اس کی تفصیل تو ہمفرے کے اعترافات میں ہے' جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انگریز جاسوس نے محمد بن عبدالوہاب ترکوں کے خلاف تیار کیا اور انگریزوں کے تیار کردہ کارروائی پر اس نے تحریک وہابیت چلائی۔ جو کامیاب ہوئی' چونکہ میلاد شریف اور قبہ جات برمزارات متبرکات ترکیوں کا خصوصی نشان تھا اسی لے وہابی تحریک کا انگریز سے وفا اور ترکوں سے دشمنی کا واحد حل یہی تھا کہ ترکوں کا قائم کردہ معمولات و مراسم اور نشانات مذہب کی آڑ میں مٹا کر رکھ دیئے جائیں چنانچہ آج تک وہی سلسلہ جاری ہے کہ سعودی میں جتنی دشمنی میلاد شریف اور بزرگوں کے معمولات و عقائد سے ہے اتنی انہیں اسرائیل کی یہودیت اور ہندوستان کی بت پرستی سے نہیں۔

(نوٹ)

محمد بن عبدالوہاب کے دور میں دنیا بھر کے علماء و مشائخ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے' بہت بڑے مشاہیر و آئمہ نے اس کی تردید میں ضخیم کتابیں لکھیں اور آج تک تمام ممالک میں اس کی تردید کا سلسلہ جاری ہے۔

محمد بن عبدالوہاب کی تردید میں لکھنے والے مشائخ و علماء کے اسماء گرامی اور ان کی تصانیف کی تفصیل تاریخ و حجاز میں ملاحظہ ہو اویسی غفرلہ

انتباہ

یہ وہی پر فتن دور ہے جس میں خطہ ہند میں علماء اہلسنّت مولانا فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ جیسوں کو انگریز نے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا اور اسماعیل دھلوی جیسوں کو اپنا آلہ کار بنایا اس پر فتن دور میں بھی میلاد شریف کی محافل پر رونق رہیں اگرچہ انگریز اور اس کے چیلوں نے ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا تھا۔

تحریک وہابیت کے بعد

اس تحریک کی غرض و غایت سے سب کو معلوم ہے کہ انگریزوں نے ترکوں سے تنگ آکر محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ان کے خلاف تیار کر کے اس کی تحریک وہابیت کو کامیاب بنانے پر اپنی تمام طاقت اس پر صرف کی تفصیل کیلئے دیکھئے "ہمفرے کے اعترافات اور تاریخ نجد و حجاز" وہ اپنی تحریک میں کامیاب ہو گیا تحریک وہابیت کے بعد اھل اسلام میں فرقہ بازی زور پکڑ گئی' ہر جگہ وہی مسائل و عقائد مشرک و بدعت کی زد میں آگئے جو اہل اسلام میں زیادہ مقبول و معروف تھے اس دور کا مطالعہ رکھنے والے خوب واقف ہیں کہ (تحریک وہابیت) کے خلاف کون تھے اور موافق کون ہمارے ملک ہندوپاک میں اس تحریک کے ایجنٹ مولوی اسماعیل دھلوی اور اس کا مرشد سید احمد بریلوی نے کیا گل کھلائے ان کے یہاں کے فتنے میں کون مخالف تھے اور کون موافق فقیر اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا لیکن اتنا عرض ہے کہ حق کا متلاشی تحریک اسماعیل دھلوی اور تحریک وہابیت کو آپس میں ملا کر دیکھے کہ دونوں میں اتحاد ہے یا افتراق اسی لئے اس تحریک کے بعد میلاد کی محفل مابہ الامتیاز کا موجب بنیں تاحال وہی صورت چل رہی ہے کہ میلاد دشمنی خود دلیل ہے کہ اس میلاد دشمنی کا مذہبی رشتہ کہاں ملتا ہے اور میلاد کی محافل سجانے والے کا

تعلق کس سے ہے غیر مقلدین تاحال اپنے موقف سے اس طرح ہیں جیسے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے وقت تھے لیکن فرقہ دیو بند **لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء** (کبھی ادھر کبھی ادھر) اس کی وجہ وہی ہے کہ ان کا طریقہ ہے کہ ہوا کا رخ جدھر ادھر کو چلنا چاہئے' میلاد شریف کے ساتھ ان کا یہی سلوک رہا ہے اور ہے' مثلاً" تحریک وہابیت کا غلبہ رہا تو مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی اور ان کے تمام ہمنوا میلاد شریف کے بارے میں سخت سے اور قبیح الفاظ استعمال کئے چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

(۱) مولوی اشرف علی تھانوی سے کسی نے پوچھا کہ حضور علیہ السلام کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کرنے پر جب ابولہب جیسے کھلے کافر کو آخرت میں صلہ ملا تو مسلمان اگر اپنے سرکار نامدار کی ولادت پاک میں خوشی منائیں تو انہیں کوئی اجر وثواب ملے گا یا نہیں' تھانوی صاحب نے جواب دیا کہ ہماری خوشی جائز ہوتی اگر دلائل شرعیہ منکرات کو منع نہ کرتے اور ظاہر ہے کہ مباح وغیر مباح کا مجموعہ غیر مباح ہوتا ہے (کمالات اشرفیہ مکتبہ تھانوی کراچی صفحہ ۴۰۰)

(۲) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاوی رشیدیہ میں لکھتے ہیں۔

سوال: محفل میلاد جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں' شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے فتاوی رشیدیہ کتاب البدعات صفحہ ۴۲۷)

سوال جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شرینی ہو' شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں

قارئین ان دو اکابر دیوبند کے فتوے ملاحظہ فرمائیں۔
ایک نے آمد مصطفیٰ ﷺ کی خوشی کو ناجائز قرار دیا تو دوسرے نے مجلس میلاد کو خواہ صرف قرآن ہی کیوں نہ پڑھا جائے۔

(۳) مولوی خلیل احمد دیوبندی و مولوی رشید احمد گنگوہی یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال مناتے ہیں' معاذاللہ سانگ آپ کی ولادت کاٹھہرا' اور یہ خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تاریخ معین پر کرتے ہیں' ان کے یہاں کوئی قید نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں (براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸)

اس کتاب میں محبان شان رسالت قائلین میلاد مبارک کا تمسخر اڑاتے ہوئے لکھا ہے'

مولویوں کے عقیدہ میں نجات کو یہی عمل کافی ہے مولود میں دو آنے کی ریوڑ پر جمع ہوتے ہیں کونسا احتشام ہے (براہین قاطعہ صفحہ ۱۷۲)

انتباہ

اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ لوگ اس وقت میلاد دشمن تھے اب نہیں ان کی میلاد دشمنی بدستور ہے' غیر مقلدین وہابی اور دیوبندی میلاد دشمنی میں دونوں برابر ہیں' چند شواہد حاضر ہیں۔

دیوبندی فرقہ کا ترجمان ہفت روزہ پیام اسلام ۱۲ اگست ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے' ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو زوروشور سے میلاد کا میلہ بھراجاتا ہے مسلمانوں کا لاکھوں' کروڑوں روپیہ برباد کیاجارہا ہے شوروشغب جلوس جھنڈیاں ہورہا ہے' روشنیاں گیٹ اور طرح طرح سے روپیہ پانی کی طرح اڑانے کی صورتیں کی جارہی

ہیں اور غضب یہ ہے کہ نام رکھ دیا گیا' عید میلاد النبی ﷺ

غیر مقلدین کا الاعتصام

غیر نام نہاد جمیعت اہلحدیث کا ترجمان ہفت روزہ الاعتصام ۱۴ اگست ۱۹۶۴ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ میلاد النبی منانے والے شیطان کے بھائی اور خداؤ رسول کے دشمن ہیں اس دن دکانیں بند رکھنے والے دنیاوی نقصان کے اخروی نقصان بھی کرتے ہیں (ملخصا")

غیر مقلدین کا تنظیم اہلحدیث

جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

میلاد النبی بدعت کبری ہے اس کا شریعت حصہ میں کوئی اصل و ثبوت نہیں اور شرعا" اس کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی

دیوبندی اور غیر مقلدین

عقائد میں دونوں ایک ہیں' طریقہ عملی مختلف ہے اس لئے غیر مقلدین تاحال میلاد دشمنی میں اسی طرح ہیں جیسے روز اول تھے البتہ دیوبندی بوقت ضرورت جواز کی باتیں کرجاتے ہیں بلکہ کچھ مل جائے تو میر مجلس بھی بن بیٹھیں گے اور لڈو تقسیم ہوئے تو ڈبل کا مطالبہ فرمائیں گے اس کے نمونے آتے ہیں (انشاء اللہ)

دیار ہند میں وہابیت

یہ ایک طویل داستان ہے فقیر خلاصہ عرض کرتا ہے کہ جناب محمد علی پاشا کے حملہ سے چونکہ کچھ بچ گئے تھے اور وہ عرب میں اپنے تبلیغ میں سرگرمی سے کام کر

رہے تھے اس لئے جو لوگ بیرون ممالک سے حج کیلئے عرب جاتے وہ (وہابی) بیرونی لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے اور سب حاجیوں کو وہابی مذہب کی دعوت دیتے کہ کسی طرح یہ مذہب دوسرے ممالک میں رائج ہو جائے۔ چنانچہ ہندوستان سے سید احمد صاحب ساکن بریلی ۱۲۴۲ھ میں حج کو گئے تو وہابیوں کے پھندے میں آگئے اور حج سے جب واپس ہوئے تو ان کو ہندوستان میں وہابی تبلیغ کے فریضہ کو انجام دینے کیلئے مولوی اسماعیل وہابی دھلوی اچھا کارکن پسند آیا اور سید صاحب مولوی اسماعیل کو ساتھ لے کر تبلیغ میں مصروف ہو گئے سید احمد صاحب خود تو پیر بن گئے اور ہر وقت (چپ شاہ) بن کر خاموش رہتے ہوئے لوگوں کو مریدی میں پھنساتے اور مولوی اسماعیل سے واعظ کراتے مولوی اسماعیل ہندوستان کے سب مسلمانوں کو مشرک و بدعتی کہتا اور جو لوگ پھنس جاتے ان کو سید صاحب کا مرید کرادیتا مولوی اسماعیل سے پہلے ہندوستان میں کوئی بھی وہابی نہ تھا۔ مولوی اسماعیل نے وہابی مذہب کو شائع کرنے کیلئے وہابی مذہب کی سب سے پہلی اردو کتاب تقویۃ الایمان تصنیف کرکے ہندوستان میں ایک دائمی فتنہ و فساد کی بنیاد ڈال دی کہ آج تک دیوبندی و سنی اختلافات کا سلسلہ سبب اسی (تقویۃ الایمان) کی بدولت عنفوان شباب پر چل رہا ہے پھر اس تقویۃ الایمان کی تعلیمات سے متاثر ہونے والے وہابیوں کے دو گروہ بن گئے ایک گروہ تو ائمہ اربعہ کی تقلید سے بالکل منحرف ہو کر غیر مقلد ہو گیا جس کی سرپرستی سید احمد صاحب کے خلیفوں عبدالحق بنارسی، عبداللہ صفی پوری و نذیر حسین دھلوی و ضیاء الدین وغیرہ نے کی، اور چونکہ خود سید احمد صاحب غیر مقلدیت کی طرف راغب تھے اس لئے سید صاحب کی حیات میں ہی سید صاحب کے اہلسنت و جماعت حنفی ساتھیوں پر بھی بوجہ سید صاحب کی رفاقت کے غیر مقلدیت و وہابیت کا نشہ چڑھ گیا تھا اور ائمہ اربعہ کے انکار کا جذبہ پیدا ہو کر گاہے بگاہے بحث و تمحیص کی شکل بھی اختیار کرلیتا تھا چنانچہ سید صاحب کا از حد معتقد مورخ غلام رسول مہر لکھتا

ہے۔

سید صاحب کلکتہ میں بحری سفر کا انتظام فرما رہے تھے تو ایک موقعہ پر مولوی عبدالحق و مولوی رجب علی و منشی مرزا جان لکھنؤی کے درمیان تقلید و عدم تقلید پر بحث ہوئی تھی۔

سیرت سید احمد مصنفہ غلام رسول مہر حصہ اول (صفحہ نمبر۱) اور دوسرا گروہ بظاہر حنفی رہا مگر تقویتہ الایمان وغیرہ وہابی اعتقاد پر ایمان لایا اس گروہ کی سرپرسی محمد قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی وغیرہ دیوبندیوں نے کی اور پہلے طبقہ نے اپنے کو (محمدی) اہلحدیث، وہابی وغیرہ مختلف ناموں سے مشہور کیا۔ دوسرے گروہ نے اپنے آپکو (دیوبندی) اہل توحید وغیرہ کے ناموں سے منسوب کیا اور گویا دونوں پارٹیاں الگ الگ نظر آتی رہیں، مگر اعتقادات میں سب متحد ہو کر مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک کہنے میں آج تک سرگرم عمل ہیں اور پھر (دیوبندی وہابی) اپنے خارجی وہابی ہونے کے خود بھی معترف ہیں۔

دیوبندی مذہب

دیوبندی مذہب وہابی مذہب کا وہ خطرناک گروہ ہے کہ جو لوگ ائمہ اہلسنّت کے مقلد ہونے کے مدعی ہیں اور بظاہر وہابیوں کی طرح ترک تقلید وغیرہ نہیں کرتے اور بعض اعمال میں حنفیوں سے مشابہت رکھتے ہیں اس لئے عام مسلمان بہت آسانی سے ان کے فریب میں آجاتے ہیں مگر حقیقتاً" تمام اعتقادات متعلقہ توحید و رسالت اور بعض اعمال میں بھی (دیوبندی) وہابیوں سے متحد ہیں اور جمہور اہل اسلام کو سلف صالحین کے عقائد سے برگشتہ کرتے ان کو وہابی بناتے اور بزرگان سلف کو مشرک و بدعتی کہتے ہیں، دیوبندی وہابی، ہر دو جماعتیں مکمل طور پر دو قالب اور یک جان ہو کر سرگرم عمل ہیں اور دیوبندی، وہابی خارجی سازش سے متاثر ہونے والے ان لوگوں

کا نام جنہوں نے ہندوؤں میں میل جول اور انگریزوں کی حکومت کی مذہبی آزادی سے فائدہ اٹھاکر خارجیت کی کافی تبلیغ کی ہے۔

دیوبندی مذہب' کا بانی مولوی اسماعیل غیر مقلد دھلوی ہے' اسی وجہ سے اس فرقہ کا پہلا نام (اسماعیلی مذہب) تھا مگر چونکہ بعدہ اس مذہب کا مرکز مدرسہ دیوبند بن گیا اور دیوبند سے اس کا عام رواج ہوا' اس لئے اب اس کا نام دیوبندی مذہب کے نام سے مشہور ہے۔

دیوبندی مذہب کا بانی مولوی اسماعیل صاحب اولا" غیر مقلد وہابی تھا اور اس نے وہابی مذہب کے مرکز نجد سے وہابی مذہب کی ہی تبلیغ شروع کی تھی اور رفع یدین وغیرہ کا از حد پابند تھا اس نے دھلی وغیرہ کے گردونواح میں غیر مقلد قسم کے لوگ پیدا بھی کرلئے تھے مگر چونکہ ہندوستان' میں عام مسلمان صحیح العقیدہ تھے اس لئے ان کو وہابی بنانے میں اسماعیل کو کوئی نتیجہ خیز کامیابی نہ ہوئی اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ نے اسماعیل کی تردید کرائی اور سرحدی علاقے کے علما نے اسماعیل سے مناظرہ کرکے اس کو صاف شکست دی تو اسماعیل نے اپنی چالاکی سے کام لے کر اپنے آپ کو بظاہر حنفی بنا لیا اور حنفیت کے پردے میں وہابی عقائد کی ایک جماعت پیدا کرلی جو کہ ابتداء (اسماعیلی) کے نام سے مشہور ہوئی اور بعدہٗ وہ فرقہ ایک مستقل (دیوبندی) مذہب کے نام سے مروّج ہو گیا اس کی تفصیل اسماعیل کے بیان میں گزر چکی ہے اس دیوبندی مذہب کے عقائد از حد خطرناک ہیں اور دیوبندیوں کے عقائد اسلامی عقائد سے قطعا" لگاؤ نہیں رکھتے بلکہ دیوبندی مذہب خارجی جماعت کا ایک گروہ ہے اس کی تفصیل فقیر نے (ابلیس تا دیوبند) میں عرض کردی ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمتہ اللہ

آپ اپنے فتاویٰ عزیزی میں فرماتے ہیں فقیر کے مکان میں سال میں دو مجلسیں

ہوتی ہیں ایک ذکر میلاد اور دوسری شہادت حسین' چار پانچ سو بلکہ ایک ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں' درود شریف پڑھتے ہیں' آخر میں قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے اور پانچ آیت پڑھ کر کھانے کی جو چیز موجود ہوتی ہے اس پر فاتحہ کیا جاتا ہے اگر یہ جائز نہ ہوتا تو فقیر ہرگز نہ کرتا۔

تعارف

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی قدس سرہ کو کون نہیں جانتا آپ تیرھویں صدی کے مجدد اور دیوبندی بریلوی و دیگر جملہ علمائے ہند و پاک کے شیخ اور استاذ ہیں یہاں تک کہ مولوی اسماعیل دھلوی کے استاذ اور حقیقی مرشد بھی۔

وہ صرف مولود میلاد شریف کے قائل بلکہ سالانہ اس مجلس کے انعقاد کے عامل بھی ہیں آپ کے دور میں ہی خطہ ہند میں وہابیت نے اسماعیل دھلوی کو آلہ کار بنایا تو آپ نے نہ صرف اسماعیل دھلوی کو اپنی جائیداد سے محروم کردیا باوجودیہ کہ وہ حقیقی بھتیجا تھا آپ نے اسے اپنی مسند اور جائیداد سے محروم کرکے شاہ اسحاق اپنے نواسہ کو مسند پر بٹھایا اور آپ کی آخری عمر میں بینائی جاتی رہی فرمایا کہ اگر میری بنیائی ساتھ دیتی تو اسماعیل دھلوی کے عقائد و خیالات کا اثنا عشرہ (رد شیعہ) کی طرح اس کا بھی رد لکھتا۔

مولانا احمد سعید مجدد رحمۃ اللہ

آپ ان اکابر علماء مشائخ کے استاذ و مرشد ہیں جن کے غیر مقلدین اور فضلائے دیوبند مرید اور شاگرد ہیں سلسلہ نقشبندیہ کے تو پیران پیر ہیں ہی علماء میں مولانا احمد علی محدث سہارنپوری محشی بخاری اور مولانا ارشاد حسین مجددی اور مولانا فیض الحسن سہارنپوری' مولانا عبدالقیوم بن مولانا عبدالحئ کے استاذ ہیں بہت بڑے صاحب کمال بزرگ ہیں مدینہ طیبہ میں ۱۲۷۷ھ وصال ہوا۔

آپ کے معنوی و علمی کمالات کے مخالفین (میلاد) بھی معترف ہیں آپ نے صرف میلاد شریف کے موضوع پر تین رسالے تحریر فرمائے تینوں مطبوع ہو چکے ہیں تصانیف المیلاد المولفین میں تفصیل عرض کرونگا

لطیفہ

اہل سنت میں ہمارے اکثر علماء و اکابر کی سند الحدیث حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے واسطہ سے شاہ عبدالعزیز کا اسم گرامی ثبت ہے حضرت غزالی زماں علامہ احمد سعید شاہ صاحب کاظمی ملتانی رحمہ اللہ کو مولوی صادق دیوبندی بہاولپور نے کہا کہ آپ لوگوں کی سند الحدیث منقطع ہے۔ اس لئے کہ شاہ احمد سعید مجددی نے شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی سے نہیں پڑھا۔ شاہ اسحاق سے پڑھا حضرت غزالی زماں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تذکرہ علماء' ہند فارسی میں صاف لکھا ہے کہ موصوف شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمتہ اللہ کے تلمیذ عزیز اوران سے بھی مستند ہیں منگوا کر مولوی مذکور کو حوالہ دکھایا تو بہت سخت شرمسار ہوا' چونکہ فقیر اویسی غفرلہ کا دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بھی ان دنوں مسجد کوثر میں ابتدائی عمر میں تھا خوش قسمتی سے آپ کی قیام گاہ فقیر کے دارالعلوم کے قریب تھی فقیر روزانہ بعد عصر آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا تو ایک دن یہ واقعہ سنایا اور تذکرہ علمائے ہند مصنفہ رحمن علی اصل فارسی کی زیارت بھی کرائی فقیر نے جسارت کرتے ہوئے کتاب مانگ لی آپ نے بلا تردد کتاب عطا فرمادی اب وہ کتاب تبرک کے طور پر فقیر کے پاس ہے۔

مولانا محمد اسحاق دھلوی ماتہ مسائل میں تحریر فرماتے ہیں

درمولود ذکر ولادت خیر البشر است ﷺ کہ آں موجب فرحت و سرور است ودر شرع اجتماع برائے فرحت و سرور کہ خالی ازبدعات و محرمات باشد آمد است فی

الواقعہ فرحت مثل والدت آں سرور ﷺ درامر دیگر نیست

ترجمہ "مجلس میلاد میں حضور علیہ السلام کے حالات ولادت دہرائے جاتے ہیں اور یہ موجب فرحت و سرور ہے اور شریعت میں اجازت ہے کہ فرحت و سرور کے مقامات پر جہاں حرام اور بدعت نہ ہو ہم جمع ہوں"۔

فائدہ

بعض منکرین میلاد' اسی مسلک پر قائم ہوئے اور زیادہ تر اسی بات پر زور بھی دیتے ہیں کہ اس مجلس میں منکرات شرعیہ کا وجود ہوتا ہے اس لئے اس میں شمولیت ناجائز ہے مگر اس وقت جب وہ دوسری سیاسی مجالس میں یا دیگر مجالس وعظ اور قومی مفاد کی مجالس میں بغیر کھٹکے چلا جانا بہتر سمجھتے ہیں حالانکہ وہاں ہزاروں واہیاں تباہیاں ہوتی ہیں ان میں چلے جانے کو موجب صد فخر و مباہات سمجھتے ہیں اس سے ہم نے یقین کرلیا ہے کہ اصل حقیقت وہی ہے کہ تحریک وہابیت سے تاحال وفاداری کا اعلان ہے کبھی کبھی کوئی عذر کرتے ہیں' کبھی کچھ' ورنہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ کی نہیں مانتے تو کم ازکم شاہ اسحاق کی مان لو کہ تم بھی محفل میلاد اسی طرح منعقد کرلیا کرو جو منکرات شرعیہ سے خالی ہو' لیکن

ایں خیال است و محال است و جنون

مولانا عبدالحئی لکھنوی

محشی ھدایہ و دیگر درسی کتب وغیرہ نے لکھا جو لوگ میلاد کی محفل کو بدعت مذمومہ کہتے ہیں' خلاف شرع کہتے ہیں۔ دن اور تاریخ کے تعین کے بارے میں لکھتے ہیں جس زمانے میں بطرز مندوب محفل میلاد کی جائے باعث ثواب ہے اور حرمین' بصرہ' شام' یمن اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشی اور محفل میلاد کار خیر کرتے ہیں اور قرات اور سماعت میلاد میں اہتمام

کرتے ہیں اور ربیع الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی ان ممالک میں میلاد کی محفلیں ہوتی ہیں اور یہ اعتقاد نہ کرنا چاہیئے کہ ربیع الاول میں میلاد شریف کیا جائے گا ورنہ نہیں۔ (فتاوی عبدالحئی جلد ۲' صفحہ ۲۸۳)

تعارف

مولانا عبدالحئی لکھنوی مرحوم کو فضلائے دیوبند خوب جانتے ہیں ان کے کتب درس نظامی کے آخری کورس پر حواشی جیسے ہدایہ و شرح وقایہ اور منطق و معقول کی بڑی بڑی کتب کی شراح و حواشی اور عربی تصانیف عرب و عجم میں مشہور ہیں' ان کی اس شہرت پر بعض فضلائے دیوبند نے اسے چودھویں صدی کا مجدد مانا ہے ان کے فتاوی عبدالحئی میں بہترین مضامین میلاد مندرج ہیں' ان کا مزید تعارف علمائے ہند پر تاریخ کی کتب میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

مفتی عنایت احمد کاکوری رحمۃ اللہ

مفتی عنایت احمد کاکوری رحمہ اللہ (مولف علم الصیغہ) نے فرمایا' حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلامیہ میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کرکے مولود شریف پڑھتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شرینی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیم ہے اور سبب ہے ازدیاد محبت کا جناب رسول ﷺ کی بارھویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد شریف نبوی میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں برمکان ولادت آنحضرت ﷺ (تاریخ حبیب اللہ صفحہ ۷ مطب علیمی لاہور و مطبوعہ قدیم صفحہ ۱)

تعارف

مفتی عنایت احمد رحمۃ اللہ محتاج تعارف نہیں آپ کی علم الصیغہ کتاب علم

الصرف میں درس نظامی کے کورس میں داخل ہے بہت بڑے محقق عالم دین تھے آپ کی کتاب (حبیب اللہ) سیرت کے موضوع پر بہترین تصنیف ہے ہماری بہاولپور کے جامعہ عباسیہ کے نصاب تعلیم بھی داخل رہی اور فضلائے دیوبند نے اس کتاب پر بہترین آراء کا اظہار خیال کیا ہے' کتاب کا تعارف ملاحظہ ہو

کتاب حبیب اللہ پر اعتماد

فضلائے دیوبند کو میلاد سے انکار کے باوجود اس کتاب پر بھرپور اعتماد کیا چنانچہ چند حوالے ملاحظہ ہوں!

مولوی اشرف علی تھانوی نے اسی تاریخ حبیب اللہ سے ایک قصہ نقل کر کے لکھا مگر چونکہ کتاب حبیب اللہ نہایت معتبر کتاب ہے پس موجودہ کتاب سے اس قصہ کی نقل کافی ہے۔ کرامات صحابہ صفحہ ۶۰ مطبوعہ کراچی (نشر الطیب کی چودھویں فصل اسی سے ماخوذ ہے! تاریخ مذکور تھانوی صاحب کے معتبر مان لینے کے بعد اب دیوبندی قطب ارشاد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (جن کا دعوی ہے حق وہی ہے جو ان کی زبان سے نکلتا ہے) (تذکرہ ۲/۱۷ کا ایک واقعہ سنیئے جو تاریخ حبیب اللہ کے متعلق ہے۔

کسی ایک شخص نے گنگوہی صاحب سے کہا کہ وہ مولود جو جائز ہے پڑھ کر دکھلا دیجئے تو گنگوہی صاحب نے مولوی خلیل احمد کو تاریخ حبیب اللہ مصنفہ مفتی عنائت احمد صاحب مرحوم دے کر کہا کہ تم ہی جا کر پڑھ لو وہ تشریف لے گئے تو وہاں دری بچھی ہوئی تھی' صاحب مکان نے کہا کہ اگر یہ بھی ممنوع ہو تو اس کو بھی اٹھادوں' مولوی صاحب نے کہا نہیں' آخر مولود شریف شروع ہوا (تذکرہ الرشید جلد دوم صفحہ ۳۸۴)۔

قارئین کرام ! دیکھا مجلس میلاد جیسی نزاعی مجلس میں بھی اگر مولود

پڑھنے کی ضرورت پڑی تو تاریخ مذکور سے ہی استفادہ کیا گیا جہاں اس واقعہ سے تاریخ حبیب اللہ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے وہاں دین میں ان کی اجارہ داری کا بھی پتہ چلتا ہے جن امور کو جب چاہیں دوسروں کیلئے بدعت بنالیں اور جب چاہیں وہی کام اپنے لئے عین ایمان بنالیں اس کی دلیل یہ ہے کہ یہی مولوی صاحب فتوی دے چکے ہیں کہ کوئی ساعرس اور میلاد درست نہیں بلکہ جس میلاد میں صرف روایات صحیح پڑھی جاویں اس میں بھی شریک ہونا ناجائز ہے لیکن جب اپنے کسی معتقد نے کہا تو اسی کو جائز بنالیا کیا اس تضاد بیانی کا نام حق ہے جو کہ گنگوہی صاحب کی زبان سے نکلتا ہے (نعوذ باللہ)

بہر حال مفتی صاحب مرحوم کی ذات اور تاریخ حبیب اللہ پر اعتماد کا ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو' مفتی اول دیوبند' مفتی عزیز الرحمان صاحب برادر شبیر احمد عثمانی حضور علیہ السلام کے سایہ نہ ہونے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ تاریخ حبیب اللہ میں مفتی عنایت احمد رحمتہ اللہ لکھتے ہیں کہ آپ کا بدن نور تھا اس وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا' (فتاوی دارالعلوم دیوبند جلد اول صفحہ ۱۴۲)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ

علمائے دیوبند کے پیرومرشد نے فرمایا

ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہئے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان ومکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں (شمائم امدادیہ ص ۹۳)

آگے چل کر فرماتے ہیں

مولد شریف تمام اھل حرمین کرتے ہیں' اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔ (شمائم امدادیہ صفحہ ۸۷'۸۸)

حضرت حاجی صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ میں اپنا معمول بھی بیان فرماتے ہیں۔

فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

تعارف

حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ کا مسلک وہی ہے جو ہم اہلسنّت کا ہے اور فضلائے دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی قاسم نانوتوی' مولوی اشرف علی تھانوی کے پیرومرشد ہیں اسی لئے ہم نے دیوبندیوں کو دعوت دے رکھی ہے کہ حاجی صاحب کے عقائد کے مطابق اپنے عقائد کا اعلان کردو اور گستاخانہ عبادت کو آگ میں ڈالدو' ہم سب ایک ہو جائیں لیکن .... بہرحال حاجی صاحب کو میلاد شریف کی محفل سے ایک گونہ عشق تھا اس کے بعد قارئین سوچ لیں کہ پیرومرشد تو میلاد شریف کو عشق کی منزل سمجھے اور مرید اسے شرک و بدعت کہے تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جو مرید پیرومرشد کے خلاف چلے وہ مرید (بارقم) نہیں مرید (بالفتح) باغی ہے۔

قبلہ عالم سید مہر علی شاہ صاحب

آپ فتاوی مہریہ صفحہ ۱۹ میں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کیلئے خوشی میلاد جائز ہے۔

تعارف

آپ کی ذات تعارف کی محتاج نہیں ہم اہلسنّت کیلئے آپ کی ذات سبحان اللہ لیکن فضلائے دیوبند کو (تو مان نہ مان میں تیرا مہمان) اپنا ہمنوا مانتے ہیں بلکہ آپ کی

ذات پر فخرو ناز کرتے ہیں۔

ماہنامہ الرشید دار العلوم دیوبند نمبر صفحہ ۸۷ میں حضرت گولڑی کو بایں الفاظ خراج تحسین پیش کیا ہے پنجاب میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے (مہر منیر) تھے۔ قطب زمانہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہ کے خلفیہ اکمل تھے اسی نمبر میں متعدد جگہ پیر صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مرحوم نے انہیں فتنہ قادیان کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا

فائدہ

حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو جتنا دیوبندیوں نے لکھا ہے اس سے بھی بڑھ کر تھے بلکہ سلسلہ صابریہ میں حاجی امداد اللہ رحمتہ اللہ کے خلفیہ بھی تھے' لیکن افسوس یہ ہے کہ وہ پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بات ماننے کو تیار نہیں۔

شیخ الدلائل مولٰنا عبدالحق مہاجر مکی رحمۃ اللہ

آپ نے اپنے رسالہ' الدرالمنظم میں میلاد شریف کے فضائل و فوائد کے ساتھ قرون اولی سے اپنے دور کے علماء کرام تک مسلسل محافل میلاد کا اثبات فرمایا

تعارف

آپ حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ کے خلیفہ اعظم تھے انگریز کے تسلط برہند کے دوران مکہ معظمہ ہجرت کر گئے نجدیوں کے تسلط سے پہلے حرمین طیبین میں آپ دلائل الخیرٰت کے شیخ مقرر تھے' آپ بہت بڑے ولی کامل تھے اور ظاہری علم کے بحر العلوم' عربی میں تفسیر سات جلدوں میں لکھی مزید تعارف (تصانیف المیلاد و المئولفین) میں پڑھیئے

مولانا رحمت اللہ کیرانوی

انعقاد مجلس میلاد بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے غنا' باجہ اور کثرت سے روشنی بے ہودہ نہ ہو بلکہ روایات صحیح کے موافق ذکر معجزات اور ذکر ولادت حضرت ﷺ کیا جاوے اور بعد اس کے طعام پختہ یا شیرینی بھی تقسیم کی جائے اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ اس زمانے میں جو ہر طرف سے پادریوں کا شور اور بازاروں میں اور ان پادریوں کی طرح بلکہ ان سے زیادہ شور مچا رہے ہیں۔

ایسی محفل کا انعقاد ان شروط کے ساتھ جو میں نے اوپر ذکر کیں اس وقت میں فرض کفایہ میں ہیں مسلمان بھائیوں کو بطور نصیحت کہتا ہوں کہ ایسی مجالس کرنے سے نہ رکیں اور تعین یوم میں اگر یہ عقیدہ نہ ہو کہ اس دن کے سوا اور دن جائز نہیں تو کچھ حرج نہیں اور جواز اس کا بخوبی ثابت ہے اور قیام وقت ذکر میلاد کے چھے سو برس سے جمہور علماء صالحین نے متکلمین اور صوفیہ صافیہ اور علماء محدثین نے جائز رکھا ہے' تعجب ہے ان منکروں سے ایسے بڑھے کہ فاکہانی مغربی کے مقلد ہو کر جمہور سلف صالح کو متکلمین اور محدثین اور صوفیہ سے ایک ہی لڑی میں پرو دیا اور ان کو ضال مضل بتلایا اور خدا سے نہ ڈرے کہ اس میں لوگوں کے استاد اور پیر بھی تھے مثل حضرت شاہ عبدالرحیم دھلوی اور ان کے صاحبزادے شاہ رفیع الدین اور ان کے بھائی شاہ عبدالعزیز دہلوی اور ان کے نواسے حضرت مولانا محمد اسحاق دہلوی قدس اللہ اسراہم سب کے سب انہی ضال مضل میں داخل ہوئے جاتے ہیں اف ایسی تیزی پر کہ جس کے موافق جمہور متکلمین اور محدثین اور اور صوفیہ سے حرمین مصر اور شام اور یمن اور دیار عجمیہ میں لاکھوں گمراہی میں ہوں اور یہ حضرات چند ہدایت پر یا اللہ ہمیں اور ان کو ہدایت کر اور سیدھے راستہ پر چلا۔ آمین (تقریظ برانوار ساطعہ ۳۱۴' ۳۱۵)

تعارف

مولانا رحمت اللہ کیرانی مہاجر مکی رحمہ اللہ محتاج تعارف نہیں فضلائے دیو بند کے استاد ہیں اور انگریزوں کے دور میں تمام اہل اسلام کے محسن بھی مولوی ابوالحسن ندوی فرماتے ہیں کہ آج سے ایک صدی قبل جب کہ عیسائی فتنہ نے اپنا سر اٹھایا تو اس فتنہ کا مقابلہ حضرت مولانا رحمتہ اللہ کیرانوی بانی مدرسہ صولیتہ نے کیا' پمفلٹ مدرسہ صولیتہ صفحہ ۲ اسی واقعہ کو ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیو بند نمبر میں بھی تحریر کیا ہے قدرے تفصیل سے اسی پمفلٹ کے صفحہ نمبر۸ پر ہے۔

یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ قدرت الٰہی نے برصغیر میں اسلام کے بقاء و تحفظ کیلئے جس منفرد روزگار ہستی کو منتخب کیا وہ حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب تھے۔

صدیق الحسن بھوپالی غیر مقلد

سو جس کو حضرت کو میلاد سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا رسول کی اس نعمت پر نہ کرے وہ مسلمان نہیں (النفحات الغبریہ)

تعارف

بعض غیر مقلدین وہابیہ نے اس صدیق حسن بھوپالی کو اس صدی کا مجدد مانا اس نے سینکڑوں کتابیں عربی میں لکھیں اور بڑی ضخیم' مزید تعارف تفصیلات المیلاد المصنفین میں آئے گا (انشاء اللہ)

لطیفہ

مولانا برخوردار ملتانی محشی ! اس طرح شرح عقائد نے لکھا کہ اس بھوپالی نے میلاد شریف پر طعن و تشنیع کی تو ذلیل و خوار ہوا اس کے بعد شائد اللہ نے توبہ کی توفیق دی تو میلاد شریف کے فضائل میں ایک کتاب لکھی النفحات الغبریہ فی مولد خیر البریہ

مولانا ابو محمد عبد الحق دہلوی

مصنف تفسیر حقانی رحمتہ اللہ لکھتے ہیں کہ محفل میلاد خصوصاً" اس پر آشوب زمانہ میں نہایت نیک کام اور باعث ترویک اسلام بین العلوم ہے اب جو لوگ اس محفل متبرک میں بعض بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں یہ کیا اس سے کوئی اس نفس فعل کو برا کہہ سکتا ہے، نہیں ہرگز نہیں میرے نزدیک جس فریق نے بدعت سیئہ کے معنی یہ لئے قرون ثلثہ کے بعد جو بات پیدا ہوئی ہے وہ بدعت سیئہ ہے اس نے بڑی غلطی کی (تقریظ برانوار ساطعہ صفحہ ۳۰۸)

تعارف

آپ اپنے دور میں ایک نمایاں حیثیت کے مالک تھے تفسیر حقانی لکھ کر انگریزوں کے تمام غلط اعتراضات کے جوابات دیئے اس کے علاوہ اور تصانیف بھی مصنف ہیں

فضلائے دیوبند

مولوی خلیل احمد انیٹھوی المهند المعروف بہ عقائد علمائے دیوبند میں لکھتے ہیں مولانا احمد علی سہارنپوری سے کسی نے سوال کیا کہ مجلس میلاد کس طریقہ سے جائز ہے اور کس طریقے سے ناجائز تو مولانا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں، سبب خیروبرکت ہے اس کے آگے مولوی انبیٹھوی صاحب اپنا فیصلہ دیتے ہیں، پس اگر مجلس میلاد منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے (عقائد علمائے دیوبند صفحہ ۵۷، ۵۸)

تعارف کتاب (المهند)

یہ کتاب امام اہلسنّت شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے حسام الحرمین کے بعد

فضلائے دیوبند نے اپنی صفائی کے طور لکھوائی جس پر اکابر دیوبند نے اپنے عقائد کا اظہار کیا اور یہ اس وقت لکھی گئی جب حرمین طیبین سے وہابیت کو راندہ درگاہ بنایا گیا اور جب وہ کچھ اقتدار حاصل کر چکے تو یہی فضلائے دیوبند ہیں جنہیں لکھا کہ میلاد کہنا کنہیا کا جنم تو ہے براہین قاطعہ اور کہا کہ میلاد اگر صحیح روایات سے بیان کیا جائے تب بھی ناجائز ہے (فتاویٰ رشیدیہ) یہ حوالے ابتداء کتاب ھذا میں فقیر لکھ چکا ہے)

انکشاف حقیقت

قارئین حیران ہوں گے کہ یہ حضرت ایسا کیوں کرتے ہیں کہ کبھی جائز کبھی ناجائز تو فقیر کو ان کے مذہب کا معاملہ سے یقین ہوا ہے کہ ان کا طریقہ ذالوجھین ہے جس طرح کا فائدہ محسوس کیا قلم کا رخ ادھر گھما دیا اس کی تفصیل فقیر نے اپنی کتاب "دیوبندی شترمرغ ہیں لکھ دی ہے"۔

میلاد کے چودہ سو سال

فقیر نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے چودھویں صدی تک مسلسل ثبوت پہنچایا ہے ہاں اطوار کی تبدیلی ضرور ہوئی اور وہ اصل مسئلہ کی حقیقت کے خلاف نہیں جیسے دوسرے اصطلاحات شرعیہ کا حال ہے میلاد شریف کو بھی یونہی سمجھ لیجئے پھر جب اسی میلاد کی ہیئت کذائیہ پر امت کا اتفاق ہوا تو اس کے جواز میں اکابر امت ہیں ان میں اکثر وہ بھی ہیں جنہیں ہر صدی کا مجدد مانا گیا ہے مثلاً پہلی صدی کے مجدد خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ آپ کی پیدائش ۹ ھ میں اور وصال ۱۰۱ ھ میں ہوا۔ اس اعتبار سے آپ کو دوسری صدی کا مجدد کہنا چاہئے لیکن تمام علماء کا اسی بات پر اتفاق ہے کہ آپ پہلی صدی کے مجدد ہیں، دوسری صدی کے مجدد سیدنا امام شافعی و سیدنا امام حسن بن زیاد ہیں تیسری صدی کے مجدد قاضی ابوالعباس ابن شریح شافعی، امام ابوالحسن اشعری اور محمد بن جریر طبری

ہیں، چوتھی صدی کے مجدد امام ابوبکر بن قلانی و امام ابوحامد اسفرائٹی ہیں، پانچویں
صدی کے مجدد قاضی فخرالدین حنفی و امام محمد بن عمر غزالی ہیں چھٹی صدی کے مجدد
امام فخرالدین رازی ہیں ساتویں صدی کے مجدد امام تقی الدین بن دقیق العبد ہیں
آٹھویں صدی کے مجدد امام زین الدین عراقی علامہ شمدالدین جزری اور علامہ سراج
الدین بلقینی، نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی اور علامہ شمس الدین
سخاوی ہیں، دسویں صدی کے مجدد امام شہاب رملی اور ملا علی قاری ہیں، گیارہویں
صدی کے مجدد امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی، حضرت شیخ محقق مولانا شاہ عبدالحق
محدث دھلوی اور حضرت علامہ عبدالواحد بلگرامی مصنف سبع سنابل شریف ہیں،
بارھویں صدی کے مجدد شہنشاہ ہندوستانی ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب بہادر
عالمگیر بادشاہ غازی، حضرت سیدی شاہ کلیم اللہ چشتی دھلوی، حضرت شیخ غلام نقش بند
لکھنوی اور حضرت قاضی محب اللہ بہاری ہیں تیرھویں صدی کے مجدد حضرت
عبدالعزیز محدث دھلوی اور چودھویں صدی کے امام احمد رضا بریلوی یہ ان کے علاوہ
ہیں جنہوں نے خدمت اسلام میں نام پیدا کیا، مثلاً" ابن الجوزی اور وہ بھی ہیں جس
پر مخالفین کو اعتماد ہے، جیسے ابن تیمیہ اور ابن کثیر وغیرہ وغیرہ فاکہانی مالکی ان کے
مقابلے میں طفل مکتب بھی نہیں اور وہ بھی انعقاد اجماع کے بعد بول پڑا اور ایسے محمد
بن عبدالوہاب اسے تو محققین اہل علم بھی نہیں مانتے اس کے باوجود کوئی بضد ہے تو
اس کا کیا علاج۔

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ

جتنا اہل اسلام نے اس بابرکت محفل سے عقیدت کا اظہار کیا اس سے بڑھ کر
مخالفین نے بغض و عداوت کا مظاہرہ کیا نمونے ملاحظہ ہوں۔
مولوی محمد حسین فقیر نے لکھا

ہزاروں فاسق و فاجر ہیں جمع محفل میں عجیب نفس کی لذت ہے محفل میلاد جو چشم دل بھی ہے، بینا تو دیکھ شیطان کو اس کے زیر حکومت ہے محفل میلاد حرام فعل ہو یا ہو حلال ان کیلئے قضائے جملہ حاجات ہے، محفل میلاد پر ہی ہے، داڑھی تو موچھے بڑی ہی ہیں اکثر کی بھری انہی سے بکثرت ہے محفل میلاد بہت ندائے رسول خدا میں شامل ہیں یہ مشرکوں کی علامت ہے محفل میلاد۔

حربہ فقیر

ایسی مجلس (میلاد) ناجائز ہے اور اس میں شریک ہونا گناہ ہے الخ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی، فتوی (محفل مولد شریک کرنے والے کنھیا کا جنم کرنیوالوں سے بھی بڑھ کر ہیں وہ تو سال بھر میں اکثر کرتے ہیں یہ جب چاہتے ہیں خرافات فرضی اور سانگ ولادت کا کرلیتے ہیں صفحہ ۱۴۱ (براہین قساطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی)

آخری گزارش اور جواب

یہ پرانے حوالے ہیں نئے حوالے پڑھیں تو فیصلہ فرمائیں گے کہ یہ اہل فتاوی ابلیس سے دو قدم آگے ہیں، لیکن جب کوئی مفاد دنیوی مد نظر ہو گا تو یہی مفتی صاحبان محفل میلاد کے میر مجلس نظر آئیں گے اور لڈو تقسیم ہوتے ہیں تو سب سے پہلے ان کا دست دراز ہو گا، آزمانا ہو تو اپنے علاقہ میں آزمالیں ورنہ ریڈیو، ٹیلی ویژن کی مجالس میں شریک مجلس اتنی فیصد (۸۰) یہی حضرات ہوتے ہیں۔ منکرین چونکہ چالباز ہیں انہیں منوانا ہمارے بس کا روگ نہیں۔

اجماع اور میلاد

الحمدللہ فقیر نے از قرون ثلاثہ تا تحریک وہابیت میلاد شریف کا اجماع سے

بطریق اتم اثبات کیا اور لفظ میلاد باوجود از منہ ثلاثہ میں موجود نہ ہونے کے قاعدہ شرعیہ میں مندرج اور داخل ہے لہٰذا مامور بہ ہوگا جس کا امتحان ظاہر ہے از منہ ثلاثہ کے بعد دوسری اصطلاحات شرعیہ کی طرح جب سے اصطلاحا اور بہت کذائیہ معمول بہ ہوا کسی کا بھی انکار منقول نہیں بلکہ جن اکابر پر انہیں علمی ناز ہے وہ نہ صرف قائل و عامل بلکہ میلاد شریف کے فضائل و دلائل پر ان کی مستقل تصانیف موجود ہیں اور ان کے وہ اکابر جنہوں نے اہلسنّت کے عقائد و مسائل میں کھل کر مخالفت کی بلکہ اس مخالفت پر قید و بند صعوبتیں برداشت کیں لیکن اپنے موقف پر ڈٹے رہے لیکن ان کے زمانہ سے پہلے اور ان کی موجودگی میں مجالس و محافل میلاد بہیئت کذائیہ بڑے زور اور پر رونق طور منعقد ہوتی رہیں تو انکار کے بجائے استحسان و استجاب کا فتوی دیا جیسے ابن تیمیہ و ابن کثیر و ابن الجوزی وغیر ھم۔

تاج فاکہانی مالکی

سابق دور میں صرف فاکہانی کا اختلاف منقول ہے لیکن وہ اجماع کے مضر نہیں اس لئے کہ اس کی پیدائش اور انکار سے پچاس سال پہلے اجماع منعقد ہو گیا تھا' انعقاد اجماع صدیوں سے چلا آرہا ہے اب فاکہانی کا انکار کس قطار میں دوسرا میلاد شریف کے مجوزین و قارئین و عاملین و مصنّفین اور اسے قرآن و حدیث سے ثابت کرنے والوں کے مقابلہ میں فاکہانی کس شمار میں

حیثیت اجماع

متفقہ فیصلہ ہے کہ اجماع کسی دور اور زمانہ کا محتاج نہیں جس دور میں منعقد ہو انعقاد کے بعد انکار (شذ شذنی فی النار) کی وعید میں داخل ہے۔

اصول فقہ میں اجماع کی بحث بڑی تفصیل سے پڑھی پڑھائی جاتی ہے اھل علم کو اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں لیکن افسوس کہ فضلائے دیوبند خود اور

ان کی جماعت کے عوام نجدیوں وہابیوں کی طرح الجھ جاتے ہیں فقیر ان کے شیخ قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی تصریحات عرض کرتا ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک عبارت لکھ کر کہا

کہ اس سے واضح ہے کہ امت کے کسی معمول پر امت اور ائمہ کی طرف سے انکار ورد نہ ہونا اس کے اجماع ہونے کی دلیل ہوتا ہے اب اس قاعدہ کا استدلال معروف حدیث شریف سے کیا کہ جس کو ایمان والے اچھا سمجھیں وہ خدا کے نزدیک بھی اچھی چیز ہے (کلمہ طیبہ صفحہ ۷۰)

تبصرہ اویسی غفرلہ

فقیر اوراق گزشتہ امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اکابر علما فقہا و محدثین اور اولیاء کے علاوہ خود دیوبندی فرقہ کے بڑوں کی تصریحات لکھ آیا ہے۔

مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے لہٰذا یہ اجماع امت ہوا جس کا انکار کرنے سے دین باطل ہو جاتا ہے جیسا کہ خود قاری صاحب بھی لکھتے ہیں کشف الاسرار نامی کتاب کے حوالے سے اجماع کا انکار کردیا اس نے اپنا دین باطل کر لیا' کیونکہ اصول دین کا دارومدار ہی اجماع پر ہے (ایضاء صفحہ ۷۱)

دور اجماع

اجماع امت کیلئے دور صحابہ کا اس میں شریک ہونا بھی کوئی ضروری چیز نہیں یعنی اگر کسی مسئلہ پر دور صحابہ کے بعد بھی کوئی کسی دور میں اجماع منعقد ہو جائے تب بھی وہ مسئلہ اجماع ہی سے ثابت شدہ مانا جائے گا ایضاء ۷۴' اس بات کو انہوں نے احکام القرآن اصول فخر الاسلام بزدوی کے حوالوں سے بھی ثابت کیا ہے' بلکہ لکھتے ہیں کہ اجماع کیلئے کسی ایک قرن کا اجماع بھی کافی ہے جسے اجماع ہی سجھا جائے گا' ایضا" صفحہ ۷۸

فائدہ

حضرت شہاب الدین قسطلانی، محدث ابن جوزی، ملا علی قاری، شیخ عبدالحق محدث دہلوی مفتی عنایت احمد کاکوری علیھم رحمتہ جیسے اکابرین نے کئی قرنوں کا اجماع ثابت کیا ہے۔

قاعدہ

بہت سے مباحات اصلیہ جو صحابہ کرام کے زمانہ میں زیر عمل نہیں آئے مگر اباحت اصلیہ کے تحت جائز ہیں یا بہت سے اجتہادی مسائل جو زمانہ صحابہ میں زیر عمل تو کیا زیر علم بھی نہیں آئے مگر بعد میں کسی اصول شرعی سے مستنبط ہوئے تو وہ اس لئے ناجائز نہیں قرار پا سکتے کہ ان کے بارے میں صحابہ کا عمل منقول نہیں کہ وہاں سرے سے عمل موجود ہی نہیں بلکہ علم بھی سامنے نہیں پس ایسے جائز مسائل پر جب بھی امت عمل پیرا ہو جائے اسے اس کا حق ہے اور وہ عمل شرعی ہو کر ہی ادا ہو گا

توضیح از اویسی غفرلہ

قاری طیب صاحب منکرین کلمہ طیبہ کے جواب میں کچھ کہہ رہے ہیں ان کے مذہب کے سراسر خلاف ہے یعنی یہاں تو یہ لکھا جا رہا ہے کہ جائز مسائل پر جب بھی امت عمل پیرا ہو جائے گی تو وہ عمل شرعی ہو کر ہی پورا ہو گا، خواہ صحابہ کا عمل موجود ہو یا نہ لیکن اس کے برعکس ان کے طبقے کے علماء کہتے ہیں کہ جو کام صحابہ نے نہیں کئے اگر کوئی کرے گا تو وہ بدعتی ہے اب ان متضاد باتوں کا حل وہ خود کریں ہم پوچھتے ہیں کہ ذکر رسول، سیرت رسول، بیان کرنا جائز نہیں لوگوں کا بلا کر مجلس منعقد کر کے پیدائش سے لے کر وصال تک کی زندگی جو سراپا اعجاز سراپا رحمت سراپا برکت ہے،

بیان کرنا جائز نہیں اگر جائز ہے تو پھر تمہارے ہی قاعدے کے مطابق یہ عمل شرعی ہو کر ہی ادا ہو گا جب بھی امت اس پر عمل پیرا ہو جائے خواہ صحابہ کا عمل بعینہ منقول ہو یا نہ ہو اس کو بعد کہنے والے خود گمراہی میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ اس کا جواز ہم نے علمائے امت اور خود علمائے دیوبند سے بھی کردیا ہے آج تک یہ لوگ اس سوال پر اڑے ہوئے ہیں کہ اس کا ثبوت صحابہ کے دور سے ثابت کرو کہ وہ مجلس میلاد کیا کرتے تھے یا نہیں تو ہم نے متعدد حوالہ جات سے ثابت کردیا ہے کہ صحابہ بھی مجلس وعظ کیا کرتے تھے جس میں ذکر پیدائش اور معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا کرتے تھے گو اس کا نام مجلس میلاد نہ تھا مگر اس کے باوجود یہ لوگ مسلمانوں کو فریب دینے کیلئے کہتے ہیں کہ لفظ میلاد ثابت کرو تو ان کے اس سوال کا جواب ہم ان ہی کے قاری صاحب سے دلوائے دیتے ہیں۔

حجت کے سلسلہ میں مستقلاً "فعل صحابہ کا مطالبہ کیا جانا شرعی فن استدلال کو چیلنج کرنا ہے۔ ایضاً صفحہ ۱۱۰

توثیق اجماع

فقیر نے قرون اولیٰ سے میلاد شریف کی شرعی حیثیت استحباب کا ثبوت پیش کرکے صدیوں تک اس کے دوسرے شرعی مسائل کی طرح مختلف اطوار سے میلاد شریف جاری رہا' اندریں دوران کسی کا انکار کا ثبوت نہیں ملتا حالانکہ دواؤد ظاہری و دیگر بد مذاہب ہر مسئلہ پر طبع آزمائی کرتے رہے لیکن کسی نے اس پر طبع آزمائی تو بجائے ماند انکار تک کسی کو موقعہ نہ ملا اگر کسی کو انکار ہوتا تو منقول ہوتا پھر جب باقاعدہ (بہ ہیت کذائیہ) ۶۰۴ھ میں اجماع منعقد ہو گیا چنانچہ سبط ابن الجوزی نے لکھا کہ۔

وکان یحفر فی المولد اعیان العلماء و الصوفته

میلاد شریف کی محافل و مجالس میں بڑے بڑے مستند علماء اور صوفیا کرام تشریف لاتے۔

اور امام جلال الدین رحمتہ اللہ حسن المقصد میں فرماتے ہیں۔

احدثہ لک عادل عالم و قصد بہ التقرب الی اللہ عزوجل وحضر عندہ فیہ العلماء و الصالحون من غیر نکیر (رسالہ حسن المقصد والمحاوی للفتاوی)

اسے ایک عادل عالم بادشاہ نے جاری کیا اللہ تعالی کے تقرب کی نیت سے اس میں بلا انکار عام علماء و صلحاء تشریف لائے۔

یہ اجماع ۶۰۴ھ میں ہوا اور پہلے فقیر مخالفین کے قاری صاحب کی تصریحات لکھ چکا ہے کہ اجماع کسی زمانہ کا محتاج نہیں' درس نظامی کی مستند اور مشہور کتاب مسلم الثبوت کے آخر تتمہ میں ہے ان اتفاق العلماء المحققین علی مر الاعصار حجتہ کا لاجماع اور شارح بحر العلوم نے اس مقام پر تحت قولہ المحققین یہ لکھا کہ وان کانو غیر مجتھدین مطلب یہ نکل آیا کہ اتفاق علماء اہل تحقیق کسی امر پر جو مدت دراز سے چلا آتا ہو اگر وہ علماء کرام مجتہد بھی نہ ہوں تب بھی حجت ہے مثل اجماع کے۔

لطفیہ

نمبرا قاری طیب نے یہ کتاب اپنی دیوبندی برادری کے ان افراد کے رد میں لکھی جنھوں نے دیوبند میں ہی شور برپا کیا کہ کلمہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کا کوئی ثبوت ہو تو پیش کرو' قاری صاحب نے کتاب کا نام ہی کلمہ طیبہ لکھا کہ اسے اس طرح کے دلائل سے ثابت کیا جیسے ہم میلاد شریف کو یہ کتاب دیکھ کر میں ہنس پڑا کہ پہلے یہ برادری میلاد و عرس اور گیارہویں کی دشمن تھی اب خود اسلام کی جڑ کو ہاتھ

لگایا ہے۔ خدا خیر کرے!

قاعدہ اصول فقہ

یہ بھی اصول فقہ کا مسلم قاعدہ ہے کہ جب کسی مسئلہ پر اجماع منعقد ہو جائے تو اس کے بعد ایک آدھا مخالف اجماع کو نہیں توڑ سکتا' تاریخ شاہد ہے کہ صدیوں تک کسی کا اختلاف تو بجائے ماند انکار بھی ثابت نہیں سوائے فاکہانی مالکی کے اور اس کے انکار پچاس سال کے بعد ہوا اس لئے فاکہانی ۶۵۴ھ میں پیدا ہوا اور وہ اس انکار میں تنہا ہے چند ایک اقوال مخالفین نقل کرتے ہیں تو وہ بھی اس اجماع کے بعد کے ہیں اور فاکہانی کو کسی نے کسی شمار و قطار میں بھی نہ لکھا اور بدستور اسی طرح محافل و مجالس بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوتی رہیں چنانچہ فقیر تفصیل سے لکھ آیا ہے' بڑے بڑے ائمہ مثلاً حضرت ملا علی قاری اور علامہ حلبی اور قسطلانی وغیرہ نقل کرتے ہیں' **ثم لازال اہل الاسلام سائر الاقطار والمدن الکبار یتحفلون فی شہر مولدہ و یغنون بقراء ہ مولد الکریم یظہر علیہما برکاتہ' کل فضل عمیم** اور علی قاری نے کل ملکون میں مولد شریف کا ہونا ثابت کیا ہے جس کا جی چاہے ان کے رسالہ مورد الروی میں دیکھے کہ وہ لکھتے ہیں یہ بات کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً" و غرباً" تعظیما" اور ملک مصر اور ملک اندلس اور ممالک مغربی اور ملک روم اور ملک عجم اور ملک ہندوستان وغیرہ میں کمال اہتمام اور احتشام سے ہوتے ہیں محفلیں مولد شریف کی اور یہ بھی لکھا ہے ومن تعظیم مشاعہم و علماء ہذا المولد العظم و المجلس المکرم انہ لایاباہ احد فی حضورہ رجاء ادراک نورہ ضمیر غائب لفظ ہم راجع ہے' جمع مذکورین و مشہور امصار مذکورہ بالا کی طرف اب معنی یہ ہوا کہ اس محفل کی تعظیم ان سب ملکوں کے مشائخ طریقت ور علماء شریعت اس قدر کرتے ہیں کہ کوئی اس میں حاضر ہونے سے انکار نہیں کرتا انتہا مقبولیت اور شہرت اور کثرت

اس عمل پاک کی کلام ملا علی قاری وغیرہم سے ظاہر ہو گئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ علما اور مشائخ میں کوئی انکار نہیں کرتا تھا اس سے ظاہر ہوا کہ وہ جو کوئی ایک دو آدمی ادھر انکار کرتا رہا وہ مخالف ہزاروں بلکہ لاکھوں کا اور خلاف سواد اعظم سمجھ کر ہر دور اور ہر عہد میں غیر مقبول اور متروک عمل رہا اور کلام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ **ثم لازال اہل الاسلام فی سائر لاقطار المدن الکبار یعملون المولد** جو سیر حلبی میں منقول ہے اسی طرح کلام ابن الجزری و **لازال اہل الاسلام یتحفلون بشہر مولدہ علیہ الصلواہ والسلام** جو مواہب لدینہ للشیخ شہاب الدین قسطلانی میں منقول ہے ان میں لفظ لازال اہل الاسلام اجماع جماہیر اہل اسلام اور استمرار کا فائدہ دے رہا ہے۔

دعوت غور و فکر

فقیر نے قرون اولیٰ سے لے کر تحریک وہابیت تک ہر صدی کا میلاد شریف مختلف طریقوں سے واضح کیا ہے سوائے فاکہانی کے اس کا صریح انکار کسی سے ثابت نہیں اور فاکہانی مالکی المذہب اور اجماع کے انعقاد کے بعد اختلاف کر رہا ہے ایسا انکار شرعاً ناقابل قبول بلکہ مردود ہے اصطلاح شرع میں اس کا نام خرق الاجماع ہے اور اجماع کے خلاف عمل کرنا خطاء ہے وہ مجتہد ہے تو اسے معاف ہے اگر غیر مجتہد ہے اور بعض ضد کے خلاف کرتا ہے تو مجرم ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی و نصلہ جہنم وساء ت مصیرا

اسی طرح اجماع کے خلاف جتنی وعیدات قرآن و احادیث میں وارد ہیں اس کا مستحق ہے

فاکہانی کی کسی نے نہ مانی

فاکہانی کا دور علمی ساتویں صدی کے اواخر کا ہے جب کہ فقیر نے پہلے لکھا ہے کہ اس کی پیدائش ۶۵۴ھ میں ہے پیدائش سے اس کی تعلیم تک ۲۰ سال ملا کر بقایا چند سال علمی کاوش میں گزارے تو اس دور کے بعد ساتویں سے گیارہویں صدی تک کوئی بھی اس کا ہمنوا نہ ہوا اگر کوئی ہو گا تو غیر معلوم پانچ صدیاں گزریں ان میں فقیر کی عبارات منقولہ کو دیکھ لیا جائے' ان میں ابن تیمیہ' ابن کثیر' (جو مخالفین کے مقتداء ہیں) سمیت کیسے کیسے آئمہ ومشائخ وعلماء وفقہا اور شرقا" وغربا" اور شمالا" و جنوبا" عرب و عجم میں صدائیں درودوں کی آتی رہیں بلکہ اس دن میں مدارس میں چھٹی کرنے کے مطالبے ہوئے اور فی الواقع چھٹی منائی گئی۔

حکایت

حضرت کمال اذفری رحمتہ اللہ علیہ الطالع السعید میں فرماتے ہیں کہ ہم سے ہماری ثقہ دوست ناصر الدین محمود بن العماد رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے بیان کیا کہ ابو الطیب محمد بن ابراہیم سبتی مالکی رحمتہ اللہ تعالی علیہ نزیل قوس جو علماء عمل سے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت (۱۲ ربیع الاول) کو مدرسے کے پاس سے گزرتے اور کہا کرتے اے فقیہ! یہ روز عید ہے بچوں کو چھٹی کردو اور اپنے گھر واپس بھیج دو' تو وہ ہمیں چھٹی کر کے گھروں کو واپس بھیج دیتے یہ ان کی تقریر اور عدم انکار کی دلیل ہے۔ اور یہ صاحب مذہب امام مالک کے نامور فقیہ اور کئی علوم میں صاحب فن' متقی اور متورع بزرگ تھے وفات ان کی ۶۹۵ھ میں ہوئی۔

لاجواب مالکی کا فاکہانی مالکی کو جواب

فاکہانی مالکی کے اپنے ہم مشرب کا واقعہ ہے اور وہ بھی اسی صدی اور اسی سن (سالوں) میں جن سالوں میں فاکہانی کی زندگی کے لمحات ہیں لیکن یہ بزرگ فاکہانی سے علم و عمل اور تقوی وطہارت میں بڑھ کر ہیں کیونکہ یہ حضرت ابو جہان کے استاد بزرگ ہیں اور فاکہانی کی تو تاریخ میں کہانی تک نہیں ملتی

سوال

فاکہانی کی طرح چند اور علماء سے بھی انکار منقول ہے؟

جواب

مخالفین کی عادت ہے کہ معمولی سہارا مل جائے تو اسے خوب اچھالتے ہیں اولا" تو وہ انکار ایسے ہو گا جیسے امام ابن امیر الحاج اور سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہما جیسا سختی سے عامل' عموما" وہابی' دیوبندی اس قسم کے بزرگوں کے اقوال نقل کرتے ہیں اور وہ بھی ادھورے اسی لئے لازم ہے کہ ان کی اصل عبارات کو آگے پیچھے (سیاق و سباق) دیکھ لیا کریں' الحمد اللہ فقیر نے چھان بین کی ہے تو جنہیں مخالفین' منکرین' میلاد کہتے لکھتے ہیں وہ سب میلاد کے قائل عامل بلکہ اس پر تصانیف لکھنے والے۔ ہاں انکار امور نامشروعہ سے ہے' مخالفین نے وہی اور امور نامشروعہ کی وجہ کو چھوڑ کر صرف ان کے اقوال عدم جواز لکھ مارے ان کا سب سے بڑا مقتدا ابن تیمیہ اسی طرح کہتا اور لکھتا ہے جیسا کہ فقیر نے گزشتہ اوراق میں اس کی اقتضاء الصراط المستقیم (کتاب) کا حوالہ لکھا اور ہمارے اکابر میں سیدنا مجدد الف ثانی ہوں یا سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہما سب متفق ہیں کہ نامشروع امور میلاد میں نہ ہو' ورنہ میلاد شریف کا کون انکار کرتا ہے بلکہ خود منکرین کی عبارت کو غور سے دیکھ لیا جائے تو وہ بھی یہی کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ

جواب نمبر ۲

فاکہانی کا اپنا دور ہو' فاکہانی کے بعد کا جو بھی انکار میں اس کے تابع ہوئے وہ خطاء کی پیروی ہے جو ناجائز ہے اصطلاح شرع میں اس کو اختلاف نہیں کہہ سکتے اور اگر کوئی اس کو اختلاف ہی قرار دے اور کسی علاقہ کے دس پانچ مولوی ایک جرگہ باندھ کر اور اس عمل پاک کا انکار کر کے صورت اختلاف ظاہر کریں تب بھی وہ اختلاف شرعی نہ ہو گا اس لئے کہ اختلاف کا مبداء ایک شخص ہے۔

جواب نمبر ۳

فاکہانی کی تحقیق میں کچھ وزن ہوتا تو مشاہیر علماء و مشائخ اور محققین میں پانچ صدیوں میں سے کوئی تو اس کی تائید کرتا یہاں تو معاملہ بر عکس ہے فقیر نے اگرچہ چند نمونے کے ہر صدی کی ایک دو علماء آئمہ کرام کا ذکر کیا ہے لیکن ان میں بھی "فاکہانی کی تردید کی تصریح اور اس کے دلائل کی بھرپور دلائل سے مزمت کی گئی مثلاً" امام جلال الدین سیوطی جیسے مجدد وقت اور محقق زمان نے حسن المقصد میں فاکہانی کی کس طرح تردید فرمائی ہے۔

جواب نمبر چار

مان لیا کہ فاکہانی کا اختلاف ہے کچھ تو ہے لیکن یہ بھی اصول اسلام اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد صریح کے خلاف ہے چنانچہ محدثین انس سے مرفوعا" روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **انا رایتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم** "جب تم علماء امت میں اختلاف دیکھو تو جس بات پر سواد اعظم ہو اس کی پیروی کرو"۔

ازالہ وہم

بالسواد الاعظم کے معنے میں ہیر پھیر کر کے طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں وہ قابل التفات نہیں، جمہور محدثین کے نزدیک اس کے معنے وہ ہیں جو مولانا احمد علی محدث سہارنپور مرحوم نے حاشیہ مشکواہ میں شرح ملا علی قاری سے نقل کئے ہیں کہ **یعبر عن الجاعتہ الکثیرہ والمراد ماعلیہ اکثر المسلمین** یعنی سواد اعظم سے مراد جماعت کثیر ہوتی ہے یعنی تم پیروی اس کی کرو جس پر اکثر مسلمان ہوں اور اسی طرح مولانا اسحاق صاحب کے شاگرد رشید نواب قطب الدین خان صاحب نے مشکواہ کے ترجمہ مظاہر الحق میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے، جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر علماء کے ہوں ان کی پیروی کرو۔

فائدہ

مراد اکثر علماء سے کس فریق کے علماء ہیں اس کو علم اصول کی کتاب توضیح میں واضح کردیا کہ وہ اہل السنۃ والجماعت ہونی چاہئیں عبارت یہ ہے **والسواد اعظم عامته المسلمين ممن ہو امته مطلقته والمراد بالامته المطلقته اهل سنت والجماعت** اور یہ بھی علم اصول میں معلوم ہو چکا ہے کہ جس عمل پر مدت دراز سے اتفاق علماء محققین کا ہو وہ شرع میں حجت اور دلیل حقیقی ہے اور میلاد شریف کو صدیاں گزری ہیں تمام علماء و مشائخ اس کے عامل و کامل چلے آرہے ہیں اختلاف ہوا تو تحریک وہابیت کے بعد یا اس سے پہلے فاکہانی نے کچھ اختلاف کیا تو ہو دوسرے اختلافات کی طرح مٹ کر رہ گیا۔

دعائے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سالت ربی ان لا تجتمع امتی علی ضلاله فا عطا ینها (طبرانی)

ترجمہ "میں نے اپنے رب سے دعا مانگی کہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہو تو اللہ تعالی نے میرا سوال پورا فرمایا"۔

فائدہ

علامہ عینی و دیگر محدثین رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی دعا رد نہیں ہوتی الحمد للہ یہ دعا بھی قبول ہوئی کہ آپ کی امت کا اجماع بھی دلائل شرعیہ میں حجت ہے چنانچہ خود حضور علیہ السلام نے اس کیلئے واضح فرمادیا کہ

ان الله لا يجمع هذه الامته على الصلواه ابدا

"اس امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا" اور فرمایا لا یجمع امتی علی الضلالہ' میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی اور یہ میلاد شریف

بہیئت کذائیہ ۶۰۴ھ سے تاحال جاری ہے سوائے تحریک وہابیت کے بانی اور اس کے عشاق کے اس کا کوئی منکر نہیں۔

بعد اجماع اختلاف کالعدم

فاکہانی اور تحریک وہابیت کا بانی کس قطار و شمار میں ہیں جب کہ صحابہ کرام کے دور میں جمہور کے مقابلہ میں بعض صحابہ کا قول و عمل کالعدم ہوجاتا آج اگر اس پر کوئی عمل کرے تو گمراہ متصور ہو اس کے بے شمار نظائر احادیث مبارکہ میں موجود ہیں، چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت امیر المومنین عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما جنب والے کو تیمم سے منع فرماتے تھے (صحیح مسلم صفحہ ۱۶ جلد ۱) دیکھئے یہ حکم صحابی کا ہے اور صحابی بھی کیسے خلفائے راشدین میں لیکن اس قول پر کسی نے ائمہ مذہب میں عمل نہیں کیا۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز چاشت سے منع فرماتے تھے (زرقانی صفحہ ۱۳)

اختلاف کا کیا اعتبار

جب کسی فعل کا اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہو اس کی ہیت کذایہ کے اختلاف پر اختلاف ہونا فطری امر ہے لیکن اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں جمہور پر اعتماد ضروری ہے چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

احادیث کا کتاب میں جمع کرنا، تفسیر کرنا قرآن کا جمع کرنا مسائل فقہ کا جمع کرنا ان چیزوں کا جو اعمال قلوب سے متعلق ہیں، حضرت عمر اور ابو موسٰی اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ تعالی عنھم نے انکار کیا لیکن اکثر نے اجازت دی اور دوسری بات پر ایک جماعت تابعین شعبی وغیرہ نے اور تیسری بات پر امام احمد نے اور ایک جماعت نے انکار کیا اور اسی طرح قرآن شریف کی کتابت میں اختلاف ہے احیاء

العلوم وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسن بصری اور ابن سیرین انکار کرتے تھے کہ قرآن شریف میں خمس و عشر لکھے جائیں اور شعبی اور ابراہیم زیروزبر کو مکروہ جانتے تھے بلکہ اسے ہمارے ائمہ متقدمین سب مکروہ جانتے تھے اور شرح بخاری میں .سند صحیح ثابت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس قرآن میں لکھی جائیں اور یہ بھی روایت ہے کہ وہ جہاں لکھی دیکھتے تھے، چھیل دیتے تھے اور کتب فقہ حنفیہ میں ہے کہ حضرت امام اعظم اور ابو یوسف اور محمد رحمتہ اللہ علیہم اجمعین قرآن اور حدیث اور فقہ کی تعلیم و تدریس اور امامت اور وعظ اور اذان کی تنخواہ ناجائز سمجھتے تھے، معین تنخواہ پر انکار کیا اس پر علماء نے کشف الظنون میں ہے کہ جب علماء ماورالنہر کو خبر پہنچی کہ بغداد میں مدرسے دینی قائم ہوئے بہت سے غمگین ہوئے کہ اب تک ابرار طالب آخرت خالصاللہ پڑھتے پڑھاتے تھے، ان میں بعض افراد کاملین نکل آتے تھے اب اجرت قرار پائی تو علماء طالب الدنیا ہوں گے۔

بدعت اذان

ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ **الاذان الاول یوم الجمعتہ بدعتہ** یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں وہی اذان تھی جو خطیب کے آگے کہی جاتی ہے اب جمعہ کی اذان اول ہوتی ہے اس میں حضرت ابن عمر نے اختلاف فرمایا کہ یہ بدعت ہے ایسے ہی تفسیر عزیزی پارہ الم میں ہے کہ قرآن شریف کی بیع بہت سے صحابہ و تابعین کے نزدیک ناجائز ہے ابراہیم حنفی اور اعمش و ابی موسٰی اشعری و حسن بصری و سعید بن مسیب و عبداللہ ابن عمر اور امیر المومنین عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین انہی انکار کرنے والوں میں سے ہیں (یہ صرف نمونہ کے طور چند مسائل عرض کئے ورنہ ہزاروں مسائل اختلاف صحابہ و تابعین میں ایسے ہیں تو اگر مخالفین کے قاعدہ کو مان لیا جائے کہ میلاد شریف میں فاکہانی کا اختلاف تھا تو اس طرح ہر مسئلہ میں کوئی مخالف ضرور ہوگا،

کیونکہ وہ باتیں بہت کم ہیں کہ جس پر کسی کا انکار نہ ہوا ہو' اور چند باتیں جو ہم نے اوپر لکھی ہیں' ایک ہیں ان میں سے اور بہت باتیں ہیں جو بدعت اور انکار کی زد میں ہیں' لیکن اسلام میں نہ صرف رائج بلکہ اسلام کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہیں۔

فاکہانی کی تردید

فاکہانی نے خرق الاجماع کا ارتکاب کیا تو علماء محققین نے اسے معاف نہ کیا تردید کے انبار لگادئے جیسے امام سیوطی رحمتہ اللہ نے حسن المقصد میں وغیرہ وغیرہ یہ ایسے ہیں جیسے ابن تیمیہ نے درجنوں مسائل مجمع علیہا کے انکار کیا تو ابن تیمیہ کے خرق الاجماع کے بعد علمائے محققین اس کے پیچھے پڑ گئے یہاں تک کہ اسے وہاں پہنچایا جہاں کا وہ مستحق تھا جیسے ابن تیمیہ کے خرق اجماع پر ان اجماعی مسائل میں کوئی فرق نہیں پڑا جیسے وہ اس کے انکار سے پہلے اجماعی تھے ایسے ہی اس کے انکار کے بعد اور وہ انکار میں تنہا رہ گیا یا اس کے مقتدی ایسے ہی فاکہانی انکار میلاد میں تنہا ہے اس کے مقتدی اس کے دور میں نہ تھے البتہ تحریک وہابیت کے بعد اس کے مقتدی بکثرت پیدا ہوگئے ہیں' وہابی دیوبندی اور بس' ابن تیمیہ کے اختلافی مسائل اور انکار اجماع کی تفصیل فقیر نے ابلیس تا دیوبند میں لکھ دی ہے۔

قیاس

اصول فقہ میں قیاس میں تین چیزیں ضروری ہیں مقیس (جو مسئلہ ثابت کیا گیا جیسے میلاد شریف بہیئت کذائیہ مقیس علیہ (جس آیت و حدیث پر اسکا قیاس کیا گیا جیسے آئمہ و محدثین نے میلاد شریف کے اثبات میں آیات و احادیث پیش فرمائی ہیں) علت جامعہ (وہ سبب جو مقیس و مقیس علیہ میں پایا گیا' جیسے ابو لہب کے قصہ سے علماء کرام نے اظہار مسرت وغیرہ کو علت جامعہ بنایا ایسے ہی پیر اور محرم کا روزہ وغیرہ وغیرہ فقیر نمونہ کی چند روایت عرض کرتا ہے۔

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا **واما بنعمت ربک فحدث** (پ ۳۰) "اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو"

قل بفضل اللہ و برحمتک فبذلک فلیفرحو ھو خیر مما یجمعون (پ ۱۱ ع ۱۱) "فرمایئے اللہ کے فضل اور رحمت سے چاہیے، خوشی منائیں یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں"

بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۵۶۶ میں ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعمت اللہ حضرت محمد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔

فائدہ

رب تعالیٰ کی تمام نعمتوں سے بڑی نعمت یعنی نعمت عظمیٰ بلکہ تمام نعمتوں کی جان، جان جہان و جان ایمان حضور پرنور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے جن کے طفیل باقی تمام نعمتیں اور انعامات ہیں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

آیات قرآن مقیس علیہ اور میلاد مقیس اور تحدیث نعمت علت جامعہ ہے اب ہمارا سوال ہے کہ کیا حضور سرور عالم ﷺ نعمت ہیں یا نہیں، جب کہ ہم نے حدیث بخاری شریف سے آپ کا نعمت ہونے کی تصریح عرض کردی ہے اس قانون پر حضور علیہ السلام کا میلاد تحدیث نعمت ہی تو ہے۔

احادیث مبارکہ

بخاری شریف میں ہے کہ

فلما مات ابولھب اریہ بعض اھلہ بشر حیبتہ قال لہ ماذا لقیت قال ابولھب لم الق بعدکم غیر انی سقیت فی ھذہ لعتاقتی ثوبیتہ (بخاری ص

۷۶۴ کتاب الرضا) ابولہب کے مرنے کے بعد اہل خانہ میں سے بعض لوگوں نے اسے خواب میں بری حالت میں دیکھا اور اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا یہاں میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں کبھی اس سے راحت نہیں ہوتی ہاں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں اس لئے کہ میں نے حضور کی ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کردیا تھا۔

فائدہ

اس حدیث شریف اور آئمہ و محدثین نے خوب لکھا اور میلاد شریف کے جواز پر استدلال کے ساتھ منکرین کی خوب تردید لکھی اعادہ کی ضرورت نہیں رسائل میلاد میں دیکھا جاسکتا ہے۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو آپ نے دیکھا

الیہود یصومون عاشوراء فسالھم فقالو ھنا یوم اغرق اللہ فیہ فرعون و انجی فیہ موسی فنحن نصومہ شکر اللہ تعالی

ترجمہ "کہ یہود عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ اس دن اللہ تعالی نے ہم پر احسان فرمایا تھا کہ ہمارے دشمن فرعون کو غرق کردیا اور ہمارے پیغمبر موسٰی علیہ السلام کو نجات فرمائی ہم روزہ رکھتے اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ **انا حق بموسی منکم فصامہ امر بصیامہ** ترجمہ "ہمارا موسٰی سے تم سے زیادہ تعلق ہے ہم بھی یہ دن منائیں گے لہٰذا آپ نے خود روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا"۔

امام ابن حجر کا استدلال

حدیث مذکور سے امام ابن حجر مکی رحمتہ اللہ نے میلاد شریف کے جواز و

استحسان پر استدلال فرمایا ہے قاعدہ وہی ہے جو فقیر نے ابتداء میں عرض کردیا ہے چنانچہ فتاوی حدیثیہ میں لکھتے ہیں۔

فیستفاد من فعل ذلک شکر اللہ تعالی علی مامن بہ فی یوم معین من اسدا نعمتہ او بفع نقمتہ و یعاد ذلک فی نیر ذلک الیوم والشکر اللہ تعالی یحصل بانواع العبادات و السجود و الصیام والصدقتہ والتلاوہ وای نعمتہ اعظم من النعمتہ بیروز ھذا النبی الکریم نبی الرحمتہ فی ذلک الیوم

ترجمہ "اس روایت نے واضح کردیا کہ ہر اس معین دن میں جس میں نعمت کا حصول ہوا ہو اللہ تعالی کا شکریہ ادا کرنا اور اسی دن ہر سال یاد منانا جائز ہے اور شکریہ بصورت عبادت روزہ' صدقات اور تلاوت ہونا چاہئے اور میلاد کے دن حضور علیہ السلام کی صورت میں جو نعمت اس کائنات کو ملی ہے اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں لہٰذا اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے"۔

امام سیوطی کا استدلال

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے حدیث عقیقہ سے میلاد شریف پر استدلال فرمایا چنانچہ فرماتے ہیں۔

وقد امر الشرع بالعقیقتہ عند الولادہ وھی اظہار شکر و فرح بالمولود ولم یامر عند الموت بذبح ولا بغیرہ بل نہی عن النیاحتہ و اظہار الجزع فدلت قواعد الشریعتہ علی انہ یحسن فی ھذا الشہر اظہار الفرح بولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم بودن اظہار الحزن فیہ بوفات (حسن المقصد) ترجمہ شریعت نے ولادت کے موقعہ پر عقیقہ کا حکم دیا ہے اور یہ بچے کے پیدا ہونے پر اللہ کے شکر اور خوشی کے اظہار کی ایک صورت ہے لیکن موت کے وقت ایسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ' جزع وغیرہ سے منع کردیا ہے شریعت کے

مذکورہ اصول کا تقاضا ہے کہ ربیع الاول شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال پر غم"۔

فائدہ

چونکہ میلاد شریف اور اس کے مقیس علیہ قرآن ہو یا احادیث مبارکہ علت جامعہ' سرور فرحت ہے اسی لئے علماء کرام و آئمہ عظام رحمھم اللہ نے محافل میلاد شریف میں قصہ وفات نبوی بلکہ غم و الم کا کوئی قصہ ہونا نہیں چاہئے صاحب مجمع البحار اور مولانا عنایت احمد کاکوری نے تواریخ حبیب اللہ میں فرمایا

"علماء نے لکھا ہے کہ اس محفل میں ذکر وفات شریف نہ چاہئے اس لئے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے' ذکر غم جانکاہ اس میں محفل نازیبا ہے حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے" (اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ۱۲ ربیع الاول ولادت یا وفات میں ہے)۔

عقلیات

عقل کا تقاضا ہے کہ جس ذات سے انسان کو فائدہ پہنچے اس کا چرچا کرنا چاہئے چنانچہ حضرت ملا علی قاری نے ابن الجوزی کا قول نقل کیا ہے کہ جب نصاری اپنے نبی کی پیدائش کی رات کو عید اکبر مناتے ہیں تو اھل اسلام کو ان سے زیادہ اپنے نبی کی تکریم و تعظیم کرنی چاہئے (المورد الروی) اور اس چرچہ سے ثواب کے علاوہ اعدائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جلے گا اس طرح سے دوہرا ثواب چنانچہ مروی ہے۔

ان الابلیس (لعنته اللہ) اربع رنات رنته حین لعن رنته حین ولد رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم و رنته حین انزلت فاتحه الکتاب قال

الرنین والبکاء من عمل الشیطان (ابن کثیر عن سہل)

ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا دوسری مرتبہ جب اسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیل دیا گیا تیسری مرتبہ جب سرکار عالم کی ولادت باسعادت ہوئی چوتھی مرتبہ جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی اور عیون الاثر صفحہ ۲۷ جلد ا میں ہے۔

وعن عکرمہ ان ابلیس لما ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وروی تساقط النجوم وقال الجنوب قد ولد اللیلتہ ولد یفسد امرنا فقال لہ جنوب ہ لونہبت فخبلہ فلما بان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث اللہ جبریل فرکضہ برحلہ رکضتہ بفع بعدن

ترجمہ تو ابلیس نے دیکھا کہ آسمان سے تارے گر رہے ہیں اس نے اپنے لشکریوں کو کہا کہ آج وہ پیدا ہوا ہے جو ہمارے نظام کو درہم برہم کردے گا اس کے لشکریوں نے اسے کہا کہ تم اس کے نزدیک جاؤ اور اسے چھو کر جنون میں مبتلا کردو جب وہ اس نیت سے حضور کے قریب جانے لگا تو جبریل نے اسے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور اسے دور عدن میں پھینک دیا

دشمن کا دل جلانا سنت ہے

مشاہدہ شاہد ہے کہ بارہ ربیع الاول میں مسلمان پھولے نہیں سماتے ان کے ہاں عید سے بڑھ کر سماں ہوتا ہے لیکن اعدائے اسلام کو دیکھا جاتا ہے کہ ان کے ہاں صف ماتم بچھ جاتی ہے اور اعدائے دین کا دل جلانا بھی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے حج کے مناسک میں کاندھے ہلانا (طواف کے وقت) سنت ہے اس کا موجب بھی یہی ہے کہ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد پہلی دفعہ مکہ معظمہ میں

تشریف لائے تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ طیبہ میں ہجرت کے بعد بیمار پڑ گئے تو کفار نے طعنہ مارا کہ لو دیکھو مدینہ ان لوگوں کو راس نہ آیا اب دیکھو نڈھال ہو گئے طواف کرتے ہوئے لڑکھڑاتے ہیں، حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ پہلوانوں کی طرح کاندھے کو ہلا کر چلو تاکہ دشمنوں کا دل جلے (بخاری شریف)

اس سے واضح ہوا کہ دشمن کا دل جلانا سنت ہے اگرچہ اب کاندھے ہلانے کے وقت دشمن موجود نہیں، لیکن حکم تو قیامت تک جاری ہے۔

علاوہ ازیں اس روز (میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت اسلام کا رعب اعدائے اسلام پر چھا جاتا ہے بہت سے خوش بختوں کو تو اس کی شان و شوکت سے دولت اسلام نصیب ہوئی چند حکایات فقیر خیر العباد فی المیلاد میں درج کر چکا ہے ایک حکایت تبرکاً" حاضر ہے۔

عبدالواحد بن اسماعیل مصر میں ایک شخص ہر سال محفل میلاد کیا کرتا تھا، اس کے ہمسائے ایک یہودی کا گھر تھا اس کی عورت نے پوچھا کہ ہمارے ہمسایہ کو کیا ہو گیا ہے کہ ہر سال بہت خرچ کرتا ہے عالم آتے ہیں، کھانا وغیرہ کا اہتمام کرتا ہے اس کے خاوند نے جواب دیا کہ اس کے نبی اکرم کی ولادت کا مہینہ ہے اس مسلمان کے نبی اس مہینہ میں پیدا ہوئے، یہ خوشی مناتا ہے اور میلاد کرتا ہے وہ بولی کیا اس کا نبی آتا ہے ہے، پس رات کو اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور کلمہ پڑھا اور ایمان نصیب ہو گیا، صبح کو اس نے محفل میلاد منانے کا پروگرام بنایا دیکھا اس کا خاوند آگے آگے ہے وہ بولی آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ خوش نظر آرہے ہیں وہ بولا جس نبی کی تو نے زیارت کی ہے اور ایمان نصیب ہوا، تیرے بعد مجھے بھی ایمان نصیب ہو گیا اور زیارت بھی ہو گئی۔ (الدر المنظم شیخ الدلائل)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یہ امر عشق پر مبنی ہے اگر عشق رسول ﷺ ہو تو کوئی خلش نہیں اگر کسی کو اس دولت سے محرومی ہے تو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہر شے شرک اور بدعت نظر آئے گی۔

نظیر عدیم النظیر

ابتدا خط عربی میں نہ نقطے تھے نہ حرکات عربوں کو تو اس سے کوئی دقت نہ تھی لیکن عجمیوں کو تکلیف تھی، عبدالمالک بن مروان اموی کے زمانہ میں حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں قرآن مجید اعراب پر زیر زبر، پیش اور نقطے وغیرہ لکھوائے اور ہر پارہ کو ثلث، نصف ربع وغیرہ میں تقسیم کیا، یہ بنو امیہ کے عہد میں مشرق وسطی کا وائسرائے اور کمانڈر تھا اور شمشیر و سناں کا دھنی ہونے کے ساتھ ساتھ علوم و معارف کے بہرہ وافر کا مالک تھا لیکن ظلم کرنے میں اپنا ثانی آپ تھا۔

لطیفہ

ظالم حجاج کی درجنوں بدعات کو قبول کرلیا لیکن میلاد شریف کی ہیئت کی بدعت ایک عالم، عادل، سخی، بہادر، خادم اسلام مجاہد کبیر صلاح الدین ایوبی کا دست راست شاہ اربل کو بزور قلم ظالم، جاہل، فاسق، فاجر قرار دے کر نہ صرف ٹھکرا دی بلکہ اس کے خلاف ہزاروں صفحات سیاہ کر ڈالے۔

اختلاف بپا

ان نقطوں اور اعراب پر بھی علماء کرام نے نہ صرف اختلاف کیا بلکہ اسے کراہت تحریمی کا فتوی صادر فرمایا چنانچہ مناہل الفرقان جلد ۱ صفحہ ۲-۴۰۱ میں لکھتے ہیں کہ

کان العلماء فی الصدر الاول یرون کراہتہ نقطہ المصحف مبالغتہ منھم فی المحافظتہ علی ابار القرآن کما اسمہ المصحف وخوفا من علی ابار القرآن کما اسمہ المصحف و خوفا من ان یوبی نالک الی التغسیر فیہ

صدر اول میں قرآن پر نقطوں وغیرہ کو مکروہ سمجھتے تھے تاکہ قرآن مجید جیسے نازل ہوا ہے اور صدر اول میں جمع ہوا اسی طرح رہے تاکہ آنے والوں میں اس کی ہیت تبدیل نہ ہو جائے۔

فعل صدیوں بعد مستحب ہو گیا' چنانچہ علامہ مذکور مرحوم لکھتے ہیں۔

قال النووی فی کتابہ البتیان مانصر و یستحب نقطہ المصحف و شکلہ فانہ صیانتہ من اللحن فیہ الھ

امام نودی رحمتہ اللہ نے بتیان میں فرمایا کہ مصحف میں نقطے وغیرہ مستحب ہے تاکہ قرآن میں پڑھتے وقت غلطی سے حفاظت ہو۔

میلاد کی طرح

جیسے قرون اولیٰ سے چھٹی صدی تک میلاد شریف مختلف طریقوں سے ہوتا رہا پھر چھٹی صدی میں ایک طریقہ پر اجماع ہو گیا ایسے ہی لفظوں اور اعراب کا حل ہے چنانچہ مناہل العرفان میں ہے کہ جب والی عراق یعنی عبدالملک کا حکم ابولاسود کو ملا تو اس نے فتح کیلئے حرف کے اوپر نقطہ اور کسرہ کیلئے نیچے ایک نقطہ اور ضمہ کیلئے حرف کی جانب اور تنوین کیلئے دو نقطے متعین کئے۔

مگر صرف نقطوں سے اعراب کی ضرورت پوری نہ ہو سکی ابو عبدالرحمٰنؒ خلیل

کے زمانہ میں اس صنعت کو ترقی اور فتحہ کیلئے حرف کی شکل مستطیل اور کسرہ کیلئے حرف کے نیچے ضمہ کیلئے چھوٹے واو کی شکل کی گئی اور اسی ایجاد نے ایسی ترقی اور مقبولیت اختیار کی کہ اعراب کی سابق علامتیں کالعدم ہو گئیں۔

فائدہ

قرآن میں یہ دوسری بدعت جاری ہوئی اور بدعت بھی ایسی کہ جس میں قرآن مجید کے ایک ایک قرآن مجید پر اعراب اور نقطے حضور علیہ السلام اور تا اختتام دور خیر القرون نہیں تھے پھر اسے ایک ظالم حجاج نے جاری کئے پھر اس پر مختلف طریقہ جاری رہے' مثلاً زبر کیلئے حرف کے اوپر زبر کیلئے حرف کے نیچے زبر اور پیش کیلئے الٹی زیر سیبویہ کے اساتذ خلیل نے مستقل طور نیا طریقہ نکالا۔

قرون اولیٰ تا تحریک وہابیت

قرون اولی سے صدی بارھویں تک میلاد شریف دوسرے اور شرعیہ کی طرح نہایت حسن عقیدت سے منایا جاتا رہا' بلکہ اس پر مذاہب اربعہ (حنفی' شافعی مالکی' حنبلی) کے متقدر علماء و مشائخ نے تصانیف لکھیں اور اس پر دلائل قائم فرمائے اور میلاد شریف سے جو فیوضات و برکات حاصل ہوتے ہیں ان کا برملا اظہار فرمایا۔ صدیوں تک اس کے انکار کا نام و نشان تک نہیں ابن الجوزی (جب کہ صوفیہ کے خلاف تھے) اور ابن تیمیہ و ابن کثیر اور شاہ ولی اللہ پر منکرین کو ناز ہے' ان سے میلاد شریف کے استحسان و استجاب کی تصریحات موجود ہیں اسے اجماع کہا جائے تو بجا ہے۔

تحریک وہابیت کا راز

تحریک وہابیت سے ہی نہ صرف میلاد شریف بلکہ اھل اسلام کے اکثر مسائل و

احکام کو شرک و بدعت کے کھاتے میں ڈال دیا اس کا راز بستہ ہمفرے کے اعترافات سے کھلتا ہے فقیر نے (ابلیس تا دیو بند) میں تفصیل سے لکھا ہے، حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ لکھتے ہیں۔

دو ڈھائی سو سال پہلے دنیا کے تین براعظموں پر پھیلے ہوئے سواد اعظم کا شیرازہ منتشر کرنے کیلئے برطانوی محکمہ جاسوسی نے ایک جامع پروگرام بنایا اور آنیوالی صدیوں میں تسلسل و تندہی کے ساتھ اس پر عمل ہوتا رہا اس پروگرام کے مختلف اہداف تھے ان اہداف میں حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ذات اقدس اور صلحائے امت کی ذات عالیہ سرفہرست نظر آتی ہیں کیونکہ ان حضرات عالیہ سے وابستگی دین کا صحیح شعور اور اسلام کی سچی محبت پیدا کرتی ہے اور مسلمانوں کو اس حد تک دیوانہ بنا دیتی ہے کہ وہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ یہی دیوانگی دشمنان اسلام کیلئے صدیوں سے دردِ سر بنی رہی۔ اس کا علاج انہوں نے یہ سوچا کہ اندرونی طور پر بیرون سازش کے ذریعہ حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم اور صلحائے امت کی محبت مسلمانوں سے چھین کر ملت اسلامیہ کا شیرازہ، منتشر کر دیا جائے۔

اٹھارویں صدی کے ایک برطانوی جاسوسی ہمفرے کی خفیہ یاد داشتوں سے دشمنان اسلام کے پوشیدہ عزائم کا پتہ چلتا ہے ان یادداشتوں میں پہلے قوت کے ان سرچشموں کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں سے مسلمان قوت حاصل کرتے ہیں قوت کے ان سرچشموں میں مندرجہ ذیل کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) پیغمبر (اکرم صلی اللہ علیہ و سلم) اہل بیت، علماء اور علماء کی زیارت گاہوں کی تعظیم اور ان مقامات کو ملاقات اور اجتماع کا مراکز قرار دینا۔ (ہمفرے کے اعترافات، مطبوعہ لاہور)

(۲) ..... سادات کا احترام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا اس طرح تذکرہ کرنا گویا وہ ابھی زندہ ہیں اور درود و سلام کے مستحق ہیں (ہمفرے کے

اعترافات، مطبوعہ لاہور)

قوت کے مختلف سرچشموں کی نشاندہی کے بعد ان یادداشتوں میں برطانوی محکمہ جاسوسی کی طرف سے مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے، ان کی قوت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے بہت سی ہدایات دی ہیں جن کی ایک طویل فہرست ہے ان ہدایات میں مندرجہ ذیل قابل توجہ ہیں۔

(۱) ضروری ہے کہ دلائل سے ثابت کیا جائے کہ قبروں کو اہمیت دینا اور ان آرائشات پر توجہ دینا بدعت اور خلاف شرع ہے، آہستہ آہستہ ان قبروں کو مسمار کر کے لوگوں کو ان کی زیارت سے روکا جائے۔

(۲) دوسرا کام ہمیں یہ کرنا ہوگا کہ ہم حقیقی سادات اور علمائے دین کے سروں سے ان کے عمامے اتروائیں تاکہ پیغمبر خدا سے وابستگی کا سلسلہ ختم ہو اور علماء کا احترام چھوڑ دیں (ہمفرے کے اعترافات ص ۱۰۵)

(۳) پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے جانشینوں اور کلی طور پر اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں کی اہانت کا سہارا لے کر اور اسی طرح شرک و بدعت پرستی کے آداب و رسوم کو مٹانے کے بہانے مکہ و مدینہ اور دیگر شہروں میں جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کی زیارت گاہوں اور مقبروں کی تاراجی (ہمفرے کے اعتراضات ص ۱۳۰)

انتباہ

ماضی کی تاریخ آپ کے سامنے ہے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دشمن کے ان پوشیدہ عزائم کو کس کس نے پورا کیا اور بعض حضرات اب بھی پورا کرنے میں لگے ہیں، شعور لاشعوری طور پر یہ اللہ بہتر جانتا ہے، شاید ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کس عظیم بین الاقوامی سازش کا شکار ہیں۔

ماضی میں یہ سازشیں چھپی چھپی سی تھیں مگر اب گردش زمانہ نے نقاب الٹ

دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم ہوش مندی اور تدبر سے کام لیں اپنی بکھری ہوئی قوت کو یکجا کریں۔ اس کا آسان طریقہ یہی ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ دو صدیوں میں پیدا ہونیوالے فرقوں سے دامن کش ہوکر سلف صالحین کی اس راہ کو اپنائیں جس نے ہمیں مہ و پروین کا امیر بنایا تھا... ہمیں اپنے اسلام کرام سے رشتہ جوڑنا چاہئے' دشمنان اسلام نے یہ رشتہ توڑا ہے اور ہم کو کہیں کا نہ رکھا۔(جشن بہاراں ص ۳۵ تا ۳۹)

آخری فیصلہ

انگریز دشمن اسلام کی شرارت سے پہلے کے عقائد معمولات وہی ہیں جو امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی تصانیف میں ہیں اس کا اعتراف ہمارے مخالفین کو بھی ہے مثلاً مسئلہ حاضر و ناظر پر تحریک وہابیت سے پہلے کسی کو اختلاف نہ تھا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمہ اللہ تعالی نے اپنے رسالہ (اقرب التوسل بالتوجہ الی سید الرسل برحاشیہ اخبالاخبار صفحہ ۱۵۰) میں فرمایا۔

وباچندیں اختلافات کثرت مذاہب کہ درعلماء است یک کس راخلافے نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باحقیقت بے شائبہ مجاز تو ہم تاویل باقی است و براعمال امت حاضرو ناظر است

ترجمہ یعنی باوجودیکہ علمائے امت میں اختلافات اور مذاہب کی کثرت ہے اس مسئلہ (حاضر و ناظر) میں کس کا بھی اختلاف نہیں کہ حضور علیہ السلام اپنی حقیقی زندگی میں بلا تاویل بغیر احتمال مجاز کے دائم اور باقی ہیں اور امت کے اعمال پر حاضرو ناظر ہیں۔

نقوش اسلاف

نقوش اسلاف کی تلاش کی ضرورت نہیں الحمدللہ امام احمد رضا کی تصانیف تمام

نقوش از قرون اولیٰ تا تحریک وہابیت محفوظ ہیں چنانچہ سلیمان ندوی نے لکھا کہ تیسرا فریق وہ تھا جو شدت کیساتھ اپنی روش پر قائم رہا' اور اپنے آپ کو اہلسنّت کہتا رہا' اس گروہ کے زیادہ تر پیشوا بریلی اور بدایوں کے علماء تھے (حیات شبلی صفحہ ۴۴'۴۶)

دوسرا گواہ

جناب ثناء اللہ امرتسری نے سید صاحب کی تائید میں کہا۔"امرتسر میں مسلم آبادی غیر مسلم آبادی کے مساوی ہے' اسی سال پہلے قریبا" سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے" (شمع توحید ص ۴۰)

تیسرا گواہ

معروف مورخ شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں۔

انہوں نے (فاضل بریلوی) نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی (موج کوثر صفحہ ۷)

فائدہ

جو اسلاف صالحین رحمھم اللہ کے نقش قدم پر ہے وہ ان کے نزدیک بدعت ہے اور جو گندے عقیدے اور غلط مسائل انہوں نے خود گھڑے وہ سنت (معاذ اللہ)

عجب رنگ ہیں زمانے کے

برعکس زندگی نام نہند کافور

گواہ چہارم

ہندوستان کے مشہور محقق مالک رام رقم طراز ہیں

جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ بریلی مولانا احمد رضا خان مرحوم کا وطن ہے وہ

بڑے سخت گیر قسم کے قدیم الخیال عالم تھے (نذر عرشی صفحہ ۱۱۳)

اس مسئلے کی وضاحت کے بعد یہ دیکھنا چاہئے کہ اختلافات کس بات پر شروع ہوئے کیا اختلافات کی بنیاد فاتحہ' میلاد' قیام' گیارہویں شریف' حاضر و ناظر' علم غیب' نور بشر اور دعا بعد نماز ایسے مسائل ہیں یا کچھ اور؟

گواہ پنجم

اس سلسلے میں علمائے دیوبند کے ایک ممتاز فرد منظور احمد نعمانی لکھتے ہیں شاید بہت سے لوگ ناواقفی سے یہ سمجھے ہیں کہ میلاد و قیام' عرس و قوالی' فاتحہ' تیجہ' دسواں' بیسواں' چالیسواں' برسی وغیرہ رسوم کے جائز و ناجائز اور بدعت وغیرہ ہونے کے بارے میں مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں جو نظریاتی اختلاف پایا جاتا ہے' یہی دراصل بریلوی اور دیوبندی اختلاف ہے' مگر یہ سمجھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان ان مسائل میں اختلاف تو اس وقت سے ہے' جبکہ دیوبند کا مدرسہ قائم بھی نہ ہوا تھا اور مولوی احمد رضا خان صاحب بھی پیدا نہیں ہوئے تھے اس لئے ان مسائل کو دیوبندی بریلوی اختلاف نہیں کہا جاسکتا' علاوہ ازیں ان مسائل کی حیثیت کسی فرقہ کے نزدیک بھی ایسی نہیں کہ ان کے ماننے یا نہ ماننے کی وجہ سے کسی کو کافر یا اہلسنت سے خارج کیا جاسکے۔ (فیصلہ کن مناظرہ صفحہ ۶)

الحمد للہ

• فقیر نے میلاد شریف اصول اربعہ کی چاروں قسموں سے ثابت کردیا اور ساتھ ہی انکار والوں کا جہاں رشتہ جڑتا ہے وہ بھی واضح کردیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ میلاد کرنے والوں کا تعلق بواسطہ اسلاف حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اب اختیار بدست مختار کہ وہ اپنا رشتہ بواسطہ نجدی انگریز سے جوڑے یا بوسیلہ اسلام صالحین رحمہم اللہ بارگاہ حبیب خدا ﷺ میں حاضری دے۔

شاہ اربل کا تحفہ میلاد کی تحقیق اور میلادی شاہان اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی خلق قبل الاشیاء نور نبینا من نورہ فھو صلی اللہ تعالی وعلیہ وسلم نور الا نوار و وعلی آلہ واصحابہ الاظہار

امابعد! ایک برادری نے میلاد شریف بدعت کی رٹ لگا کر ایسا بدنام کیا کہ عوام سمجھنے لگ گئے کہ واقعی یہ محافل بدعت ہیں حالانکہ بدعت نہیں بلکہ یہ دوسرے تمام اسلامی احکام کی طرح خیر القرون کا ایک اسلامی عمل ہے تو جیسے دوسرے احکام کے طریقے بدلتے رہے اور اسماء بھی صدیوں بعد رکھے گئے ایسے ہی میلاد شریف کو سمجھئے مثلاً" ہماری فقہ اس کے جملہ احکام و مسائل خیر القرون میں تھے لیکن نہ اس کے یہی اصطلاحی اسماء اگر کوئی بدماغ فقہ اسلامی کو بدعت کہ کر ٹھکرائے اور بدعت کا الزام لگائے تو ہم اسے اسلام دشمن کہیں گے ایسے ہی دشمن میلاد کو سمجھیئے۔

قاعدہ اسلامی

عادت الٰہی یہی ہے کہ کائنات کی ہر شے اور فکر و عمل کو رفتہ رفتہ آگے بڑھاتا ہے پھر شباب تک پہنچتا ہے کوئی چیز اچانک ابتدا سے انتہا تک نہیں پہنچ پاتی صدیاں لگتی ہیں۔

میلاد شریف

سرکار دو عالم ﷺ خلفائے راشدین تابعین تبع تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور صلحائے امت رحمھم اللہ تعالی کی سنتوں اور طریقوں کو اپنے دامن میں

لئے ہوئے ہے ولادت باسعادت کی خوشیاں بھی رفتہ رفتہ سمٹ کر ایک نقطے پر آگئیں اور پھر باضابطہ اور باقاعدہ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں سجنے لگیں اور ان کو سجنا تھا۔ توریت میں اشارے ہورہے تھے انجیل میں اشارے ہورہے تھے اور قرآن میں صاف صاف ہدایت کی جارہی ہے تو پھر شباب کی وہ گھڑی کب آئی؟ سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ میلاد کی مجلسوں کا رواج غالباً چوتھی صدی سے ہوا اور علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کارروائی میلاد تین صدیوں تک محفل میلاد صلی اللہ علیہ وسلم ضابطہ میں نہ آئی پھر جو اس کا سلسلہ شروع ہوا تو آج تک قائم ہے وہ لکھتے ہیں۔ "اسکے بعد سے برابر تمام ملکوں اور شہروں میں اہل اسلام عید میلاد مناتے رہے ہیں اس رات لوگ مختلف صدقات دیتے ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات سناتے ہیں جس کے برکات ان پر ظاہر ہوتے آئے ہیں۔"

مروجہ میلاد شریف کی تاریخ

میلاد شریف کو مروجہ اہتمام کے ساتھ منعقد کرنے کی ابتدا اربل کے حکمران سلطان مظفر الدین نے کی جس کا پورا نام ابو سعید کوکبری بن زین الدین علی بن سبکتگین ہے اس کا شمار عظیم المرتب سلاطین اور فیاض امراء میں ہوتا ہے اس نے کئی اور نیک کارنامے بھی سرانجام دیئے اور یادگاریں قائم کیں کوہ تاسیون کے دامن میں جامع مظفری تعمیر کرائی۔ (حسن المقصد السیوطی)

چونکہ مروجہ میلاد شریف زندگی بھر پررونق طریقہ اور زرکثیر خرچ کرتا رہا اس کے بعد یہ سلسلہ مسلسل چل رہا ہے اسی لئے اس مروجہ محفل کا موجد انہیں سمجھا جارہا ہے اور وہابی دیوبندی بلا سوچے سمجھے میلاد شریف کی دشمنی میں ان کی ایجاد سمجھ کر میلاد مروجہ کو بدعت سیئہ اور انہیں غلط اور برے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ فقیر نے میلاد شریف کی "شرعی حیثیت" ایک علیحدہ تصنیف میں لکھ دی ہے اور اسی تصنیف میں شاہ اربل مرحوم کی شخصیت کا تعارف کرکے اس سے قبل و بعد کے بادشاہان اسلامی کے میلاد شریف کے محافل کا ذکر کرکے اس باب کا نام "شاہ اربل کا تحفہ میلاد اور میلادِ بادشاہان اسلام" رکھا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

ھذا آخر ماسطرہ الساطر

ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ' بہاولپور (پاکستان)